الصَّرْفُ أُمُّ الْعُلُومِ وَالنَّحْوُ أَبُوهَا

قانونچہ کامروی

قوانین صرف کا ایک بہترین مجموعہ

مرتب

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (زید مجدہم)

تسہیل و تلخیص

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

مجلس علمی جامعہ دار العلوم تعلیم الاسلام کامل پور موسیٰ اٹک

اَلصَّرْفُ اُمُّ الْعُلُوْمِ وَالنَّحْوُ اَبُوْهَا

قانونچہ کامروی

قوانین صرف کا ایک بہترین مجموعہ

مرتب

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب (زید مجدھم)

تسھیل و تلخیص

مولانا حبیب الرحمٰن صاحب

ناشر

ادارۃ الحفیظ کاملپور موسیٰ اٹک

نام کتاب..........**قانونچہ کامروی**
مرتب..............استاذ العلماء حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہ العالی
طبع ہفتدہ...........رمضان المبارک ۱۴۴۲ھ بمطابق مئی ۲۰۲۱ء
ناشر..............ادارۃ الحفیظ کاملپور موسیٰ اٹک
قیمت.....:/۱۷۰..

﴿فہرست﴾

تقریظ

یادگار اسلاف استاد العلماء شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو اٹک

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم

نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم

امّا بعد! پیش کردہ کتاب یعنی ''قانونچہ کامروی'' اس کے مؤلف مولانا محمد حسین المعروف کامروی بابا رحمة اللّٰه علیه کی املائی غیر مطبوعہ قلمی تحریر ہے جو اب اختصار اور تسہیل قوانین کے ساتھ اردو میں لکھا گیا ہے۔ بابا کامروی کے طلبہ کا دارالعلوم دیوبند میں علم الصرف اور ترکیب میں داخلہ امتحان نہیں ہوتا تھا جس طرح اٹھی ضلع منڈی بہاء الدین کے طلبہ کا داخلہ امتحان دیوبند میں منطق و فلسفہ میں نہ لیا جاتا تھا۔ کیونکہ بابا کامروی اور اٹھی علمی لیاقت اور استعداد کا دوسرا نام تھا۔

درس گاہ بابا اٹھی سے پاکستان کے اکابر علماء، شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحبؒ المتوفی ۱۹۸۰ء اور جامع المنقول والمعقول شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدینؒ المتوفی ۱۴۱۰ھ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالقدیرؒ المتوفی ۱۹۹۴ء وغیرھم نے فنون کی کتب پڑھیں۔

بابا کامروی سے سینکڑوں طلباء کرام نے قانونچہ کامروی اور بابا اٹھی حضرت مولانا غلام رسولؒ اور حضرت مولانا ولی اللہؒ سے منطق و فلسفہ پڑھا اور تدریس کے ستارے بنے اور آفتاب و مہتاب بن کر چمکے۔ فخر المدرسین استاد نا المکرّم حضرت مولانا غلام ربانی ہزارویؒ المتوفی ۷ جون ۱۹۸۹ء نے بابا کامروی اور بابا اٹھی سے بہت فیض پایا اور ان سے فنون کی تمام کتابیں راقم الحروف، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد صابر رحمة اللّٰه علیه المتوفی ۱۰ شعبان المعظم ۱۴۲۳ھ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد امتیاز خان صاحب دامت فیوضهم نے پڑھیں۔ استاد نا المکرّم کا یہ فیض (قانونچہ کامروی) ان کے تلمیذ فاضل عزیز قابل اور مقبول مدرس مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مدظلہ نے مرتب کیا۔

مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب نے دارالعلوم معارف القرآن حسن ابدال میں سینکڑوں طلباء کو قانونچہ صرف پڑھایا۔ پھر اسے مرتب کر کے شائع کیا آج کل حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب جامعہ تعلیم الاسلام کامل پور موسیٰ اٹک میں مدرس ہیں، جس کے بانی و مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا رشید احمد صاحب دامت فیوضهم ہیں۔ اس جامعہ کا سنگ بنیاد شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان

صاحب نے رکھا۔ علاقہ چھچھ کے غیور بزرگ عالم مولانا عبدالحکیم صاحب جیسے اکابر عالم ربانی، عابد، زاہد جو شیخ الحدیث مولانا سیف الرحمٰن صاحب مدظلہ کے والد بزرگوار ہیں عرصہ دراز تک اس جامعہ میں تدریس فرماتے رہے ہیں اور جامعہ میں شیخ الحدیث مولانا ظہور الحق صاحب دامت فیوضھم بھی چھ سال تک تدریس فرماتے رہیں اس جامعہ کی زمین حضرت مہتمم صاحب کے عم محترم حاجی عبدالاحد نے وقف فرمائی رحمۃ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اب تو نونچہ کا مروی کی دوبارہ جدید طرز پر اشاعت فخر المدرسین حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مد ظلہ اپنی نگرانی میں کرا رہے ہیں۔ اللہ کریم سے دعا ہے کہ اس تالیف میں اور اس کی اشاعت پر بابا کا مروی، استاذنا المکرم مولانا غلام ربانی ہزاروی، مرتب حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب اور ان کے معاونین مولوی حبیب الرحمٰن صاحب اور انعام اللہ خان کو ثواب دارین عطا فرمائے اور اس کتاب کو شرف قبولیت بخشے اور اس کا فیض عام فرمائے۔ آمین

(شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا) عبدالسلام (رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ)

خادم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن حضرو

یکم رجب المرجب ۱۴۲۷ھ بمطابق ۱۷ اگست ۲۰۰۶ء

حالات مصنف

نام ونسب: قانونچہ کامروی کے مصنف کا اسم گرامی **مولانا محمد حسین** ہے (المتوفی ۱۳۷۷ھ) اور وہ کامروی بابا جی کے لقب سے معروف ومشہور ہوئے۔ والد محترم کا اسم گرامی محمد جلال الدین تھا۔

تحصیل علم اور اساتذہ: آپ نے شہرائے چراغ (نزد شہرائے سعد اللہ) تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک میں جامع المنقول والمعقول امام الصرف حضرت مولانا قاضی محمد جیؒ سے علم صرف ونحو کی تحصیل کی۔ اور علم میراث حضرو کے قریب ایک گاؤں دریا میں ماہر علوم و فنون حضرت مولانا محمد جیؒ سے پڑھا۔ اس کے بعد دیگر کئی مقامات میں مختلف اکابر سے کسب فیض کیا۔

تدریس: مختلف مقامات سے تکمیل علوم کے بعد بابا جی جامع مسجد قدیم کامرہ خورد میں تقریباً ۵۳ یا ۵۴ سال تک علوم دینیہ کی تدریس فرماتے رہے۔ بابا جیؒ بالخصوص صرف ونحو میں اپنا عدیل نہیں رکھتے تھے جس کی وجہ سے کئی علماء کرام تکمیل علوم کے بعد پھر علم صرف ونحو میں مہارت حاصل کرنے کے لیے آپ کے پاس تشریف لاتے۔

تلامذہ: کثیر تعداد آپ سے علمی فیض حاصل کرنے کے لیے آیا کرتی تھی حتی کہ فلپائن سے وسطِ ایشیا تک کے طلبہ کا آنا معلوم ہو سکا ہے۔ آپ کے تلامذہ کی مکمل فہرست ملنا مشکل ہے۔ البتہ چند مشہور شاگردوں کے نام پیش کیے جاتے ہیں:

۱) حضرت مولانا غلام ربانی صاحبؒ منڈی پھلرواں سرگودھا۔

۲) حضرت مولانا شیر محمد صاحبؒ پنڈ سلطانی ضلع اٹک۔

۳) حضرت مولانا مفتی زین العابدین صاحبؒ جو تبلیغی جماعت کے معروف ومشہور اکابرین میں سے تھے۔

۴) حضرت مولانا مفتی محمد عثمان قاسمی صاحبؒ شمس آباد اٹک۔

۵) حضرت مولانا قاری اکبر شاہ صاحبؒ اسلام آباد۔

۶) شیخ الحدیث حضرت مولانا سراج الدین صاحب پشاور بارہ۔

۷) حضرت مولانا ولی اللہ شاہ صاحب واہ کینٹ۔

۸) مشہور مناظر حضرت مولانا محمد زبیر شاہ صاحب فتح جنگ۔

۹) حضرت مولانا قاضی انوار الحق صاحب اٹک۔

۱۰) حضرت مولانا قاضی میر عالم بالاکوٹی صاحب گوجر خان۔

دامت برکاتهم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

رَبِّ يَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ وَتَمِّمْ بِالْخَيْرِ وَبِكَ نَسْتَعِيْنُ يَا فَتَّاحُ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ

باب اوّل

صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلضَّرْبُ (زدن، مارنا)

ضَرَبَ يَضْرِبُ ضَرْبًا فَهُوَ ضَارِبٌ وَ ضُرِبَ يُضْرَبُ ضَرْبًا فَذَاكَ مَضْرُوْبٌ لَمْ يَضْرِبْ لَمْ يُضْرَبْ لَا يَضْرِبُ لَا يُضْرَبُ لَنْ يَّضْرِبَ لَنْ يُّضْرَبَ.

اَلْاَمْرُ مِنْهُ: اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ.

وَالنَّهْيُ عَنْهُ: لَاتَضْرِبْ لَاتُضْرَبْ لَايَضْرِبْ لَا يُضْرَبْ.

وَالظَّرْفُ مِنْهُ: مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضَارِبُ مُضَيْرِبٌ.

وَالْاٰلَةُ مِنْهُ: مِضْرَبٌ مِضْرَبَانِ مَضَارِبُ مُضَيْرِبٌ مِضْرَبَةٌ مِضْرَبَتَانِ مَضَارِبُ مُضَيْرِبَةٌ مِضْرَابٌ مِضْرَابَانِ مَضَارِيْبُ مُضَيْرِيْبٌ.

وَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ: اَضْرَبُ اَضْرَبَانِ اَضْرَبُوْنَ اَضَارِبُ اُضَيْرِبٌ.

وَالْمُؤَنَّثِ مِنْهُ: ضُرْبٰى ضُرْبَيَانِ ضُرْبَيَاتٌ ضُرَبٌ ضُرَيْبٰى.

وَفِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ: مَا اَضْرَبَهُ وَ اَضْرِبْ بِهٖ وَ قِيْلَ ضَرُبَ.

صرف کبیر

فعل ماضی معلوم

ضَرَبَ	مارا اس ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر غائب
ضَرَبَا	مارا ان دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
ضَرَبُوْا	مارا ان سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائبین
ضَرَبَتْ	مارا اس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
ضَرَبَتَا	مارا ان دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
ضَرَبْنَ	مارا ان سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
ضَرَبْتَ	مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو مردوں نے		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
ضَرَبْتُمْ	مارا تم سب مردوں نے	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
ضَرَبْتِ	مارا تو ایک عورت نے		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
ضَرَبْتُمَا	مارا تم دو عورتوں نے	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
ضَرَبْتُنَّ	مارا تم سب عورتوں نے		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
ضَرَبْتُ	مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	میں	صیغہ واحد متکلِم
ضَرَبْنَا	مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلِم مع الغیر

صرف کبیر

فعل ماضی مجہول

ضُرِبَ	مارا گیا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
ضُرِبَا	مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
ضُرِبُوْا	مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
ضُرِبَتْ	ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
ضُرِبَتَا	ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
ضُرِبْنَ	ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
ضُرِبْتَ	مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
ضُرِبْتُمَا	مارے گئے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
ضُرِبْتُمْ	مارے گئے تم سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
ضُرِبْتِ	ماری گئی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
ضُرِبْتُمَا	ماری گئیں تم دو عورتوں	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتین
ضُرِبْتُنَّ	ماری گئیں تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
ضُرِبْتُ	مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
ضُرِبْنَا	مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل مضارع معلوم

یَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
یَضْرِبَانِ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
یَضْرِبُوْنَ	مارتے ہیں یا ماریں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
تَضْرِبُ	مارتی ہے یا مارے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
تَضْرِبَانِ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
یَضْرِبْنَ	مارتی ہیں یا ماریں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
تَضْرِبُ	مارتا ہے یا مارے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
تَضْرِبَانِ	مارتے ہو یا مارو گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
تَضْرِبُوْنَ	مارتے ہو یا مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطبین
تَضْرِبِیْنَ	مارتی ہے یا مارے گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
تَضْرِبَانِ	مارتی ہو یا مارو گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
تَضْرِبْنَ	مارتی ہو یا مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
اَضْرِبُ	مارتا ہوں یا ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
نَضْرِبُ	مارتے ہیں یا ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل مضارع مجہول

يُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
يُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبَین
يُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائیں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبِین
تُضْرَبُ	ماری جاتی ہے یا ماری جائے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتَین
يُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہیں یا ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
تُضْرَبُ	مارا جاتا ہے یا مارا جائیگا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
تُضْرَبَانِ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
تُضْرَبُوْنَ	مارے جاتے ہو یا مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطَبِین
تُضْرَبِيْنَ	ماری جاتی ہے یا ماری جائی گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
تُضْرَبَانِ	ماری جاتی ہو یا مار جاؤ گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتَین
تُضْرَبْنَ	ماری جاتی ہو یا ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
أُضْرَبُ	مارا جاتا ہوں یا مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
نُضْرَبُ	مارے جاتے ہیں یا مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

اسم فاعل

ضَارِبٌ	مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم فاعل
ضَارِبَانِ	مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم فاعل
ضَارِبُوْنَ	مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم فاعل
ضَرَبَةٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّابٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرَبَآءُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرْبَانٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضِرَابٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضُرُوْبٌ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسر اسم فاعل
ضَارِبَةٌ	مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَتَانِ	مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم فاعل
ضَارِبَاتٌ	مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم فاعل
ضَوَارِبُ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُرَّبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم فاعل
ضُوَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم فاعل
وَّ ضُوَيْرِبَةٌ	اور تھوڑا مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث مصغرہ اسم فاعل

صرف کبیر

اسم مفعول

مَضْرُوْبٌ	مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبَانِ	مارے ہوئے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم مفعول
مَضْرُوْبُوْنَ	مارے ہوئے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم مفعول
مَضْرُوْبَةٌ	ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَتَانِ	ماری ہوئی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم مفعول
مَضْرُوْبَاتٌ	ماری ہوئی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم مفعول
مَضَارِیْبُ	مارے ہوئے سب مرد یا سب عورتیں	صیغہ جمع مکسر مشترک اسم مفعول
مُضَیْرِیْبٌ	تھوڑا مارا ہوا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغر اسم مفعول
وَمُضَیْرِیْبَةٌ	اور تھوڑا ماری ہوئی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث مصغرہ اسم مفعول

صرف کبیر

فعل جحد معلوم

لَمْ یَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ یَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو مردوں نے	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَمْ یَضْرِبُوْا	نہیں مارا ان سب مردوں نے		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا اس ایک عورت نے	گزشتہ	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا ان دو عورتوں نے		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَمْ یَضْرِبْنَ	نہیں مارا ان سب عورتوں نے	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَمْ تَضْرِبْ	نہیں مارا تو ایک مرد نے		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو مردوں نے		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطبین
لَمْ تَضْرِبُوْا	نہیں مارا تم سب مردوں نے	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطبین
لَمْ تَضْرِبِیْ	نہیں مارا تو ایک عورت نے		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَمْ تَضْرِبَا	نہیں مارا تم دو عورتوں نے	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطبتین
لَمْ تَضْرِبْنَ	نہیں مارا تم سب عورتوں نے		صیغہ جمع مؤنث مخاطبات
لَمْ اَضْرِبْ	نہیں مارا میں ایک مرد یا ایک عورت نے	میں	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نَضْرِبْ	نہیں مارا ہم دو مردوں یا دو عورتوں نے یا سب مردوں یا سب عورتوں نے		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل جحد مجہول

لَمْ يُضْرَبْ	نہیں مارا گیا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَمْ يُضْرَبَا	نہیں مارے گئے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَمْ يُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں ماری گئی وہ ایک عورت	گزشتہ	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَمْ يُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَمْ تُضْرَبْ	نہیں مارا گیا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں مارے گئے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
لَمْ تُضْرَبُوْا	نہیں مارے گئے تم سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَمْ تُضْرَبِیْ	نہیں ماری گئی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَمْ تُضْرَبَا	نہیں ماری گئیں تم دو عورتوں	گزشتہ	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتین
لَمْ تُضْرَبْنَ	نہیں ماری گئیں تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
لَمْ اُضْرَبْ	نہیں مارا گیا میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لَمْ نُضْرَبْ	نہیں مارے گئے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی معلوم

لَایَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا یَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَایَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہیں یا نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَاتَضْرِبُ	نہیں مارتا ہے یا نہیں مارے گا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطَب
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لَاتَضْرِبُوْنَ	نہیں مارتے ہو یا نہیں مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتَضْرِبِیْنَ	نہیں مارتی ہے یا نہیں مارے گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لَاتَضْرِبَانِ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لَاتَضْرِبْنَ	نہیں مارتی ہو یا نہیں مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
لَااَضْرِبُ	نہیں مارتا ہوں یا نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبُ	نہیں مارتے ہیں یا نہیں ماریں گے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر
فعل نفی مجہول

لَایُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَایُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتُضْرَبُ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت	حال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَایُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہیں یا نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں	یا	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَاتُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہے یا نہیں مارا جائیگا تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد	استقبال	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبُوْنَ	نہیں مارے جاتے ہو یا نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبِیْنَ	نہیں ماری جاتی ہے یا نہیں ماری جائی گی تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لَاتُضْرَبَانِ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتین
لَاتُضْرَبْنَ	نہیں ماری جاتی ہو یا نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
لَااُضْرَبُ	نہیں مارا جاتا ہوں یا نہیں مارا جاؤنگا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبُ	نہیں مارے جاتے ہیں یا نہیں مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی معلوم مؤکّد با لن ناصبہ

لَنْ یَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یَّضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَنْ یَّضْرِبُوْا	ہرگز نہیں ماریں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں ماریں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَنْ یَّضْرِبْنَ	ہرگز نہیں ماریں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَنْ تَضْرِبَ	ہرگز نہیں مارے گا تو ایک مرد	استقبال	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
لَنْ تَضْرِبُوْا	ہرگز نہیں مارو گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَنْ تَضْرِبِیْ	ہرگز نہیں مارے گی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لَنْ تَضْرِبَا	ہرگز نہیں مارو گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتَین
لَنْ تَضْرِبْنَ	ہرگز نہیں مارو گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
لَنْ اَضْرِبَ	ہرگز نہیں ماروں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَنْ نَّضْرِبَ	ہرگز نہیں مارینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نفی مجھول مؤکّد با لن ناصبه

لَنْ یُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَنْ یُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبَین
لَنْ یُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جائیں گے وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں ماری جائے گی وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتَین
لَنْ یُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جائیں گی وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَنْ تُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جائے گا تو ایک مرد	استقبال	صیغہ واحد مذکر مخاطَب
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لَنْ تُضْرَبُوْا	ہرگز نہیں مارے جاؤ گے تم سب مرد		صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَنْ تُضْرَبِیْ	ہرگز نہیں ماری جائی گی تو ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَنْ تُضْرَبَا	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم دو عورتیں	میں	صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبتَین
لَنْ تُضْرَبْنَ	ہرگز نہیں ماری جاؤ گی تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات
لَنْ اُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارا جاؤں گا میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَنْ نُضْرَبَ	ہرگز نہیں مارے جائینگے ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل امر حاضر معلوم

اِضْرِبْ	مارتوایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
اِضْرِبَا	ماروتم دومرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
اِضْرِبُوْا	ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
اِضْرِبِیْ	مارتوایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
اِضْرِبَا	ماروتم دوعورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَین
اِضْرِبْنَ	ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

اِضْرِبَنَّ	ضرور بضرور مارتوایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطَب
اِضْرِبَانِّ	ضرور بضرور ماروتم دومرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
اِضْرِبُنَّ	ضرور بضرور ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
اِضْرِبِنَّ	ضرور بضرور مارتوایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
اِضْرِبَانِّ	ضرور بضرور ماروتم دوعورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَین
اِضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور ماروتم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

اِضْرِبَنْ	ضرور مارتوایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطَب
اِضْرِبُنْ	ضرور ماروتم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
اِضْرِبِنْ	ضرور مارتوایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ

صرف کبیر

فعل امر حاضر مجہول

لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطَب
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لِتُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لِتُضْرَبِیْ	چاہیے کہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لِتُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکَّد با نون تاکید ثقیلہ

لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطَب
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لِتُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لِتُضْرَبِنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لِتُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکَّد با نون تاکید خفیفہ

لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطَب
لِتُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لِتُضْرَبِنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ

صرف کبیر

فعل امر غائب معلوم

لِيَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيَضْرِبُوْا	چاہیے کہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبْ	چاہیے کہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِتَضْرِبَا	چاہیے کہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيَضْرِبْنَ	چاہیے کہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لِاَضْرِبْ	چاہیے کہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبْ	چاہیے کہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ

لِيَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيَضْرِبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِتَضْرِبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيَضْرِبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لِاَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد بانون تاکید خفیفہ			
لِيَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر غائب
لِيَضْرِبُنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِاَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنَضْرِبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں	میں	صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل امر غائب مجهول

لِيُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبَا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيُضْرَبُوْا	چاہیے کہ مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتُضْرَبْ	چاہیے کہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِتُضْرَبَا	چاہیے کہ ماری جائیں وہ دو عورتیں	استقبال	صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيُضْرَبْنَ	چاہیے کہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		جمع مؤنث غائبات
لِاُضْرَبْ	چاہیے کہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبْ	چاہیے کہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکد بانون تاکید ثقیلہ

لِيُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لِيُضْرَبُنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِتُضْرَبَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لِيُضْرَبْنَانِّ	چاہیے کہ ضرور بضرور ماری جائیں وہ سب عورتیں	میں	جمع مؤنث غائبات
لِأُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبَنَّ	چاہیے کہ ضرور بضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکد بانون تاکید خفیفہ

لِيُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جائے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لِيُضْرَبُنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں وہ سب مرد	زمانہ	صیغہ جمع مذکر غائبین
لِتُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور ماری جائے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لِأُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت	میں	صیغہ واحد متکلم
لِنُضْرَبَنْ	چاہیے کہ ضرور مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نہی حاضر معلوم

لَاتَضْرِبْ	نہ مارتو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لَاتَضْرِبُوْا	نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتَضْرِبِیْ	نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَاتَضْرِبَا	نہ مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لَاتَضْرِبْنَ	نہ مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَاتَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارتو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لَاتَضْرِبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتَضْرِبِنَّ	ضرور بضرور نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لَاتَضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ مارو تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارتو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتَضْرِبُنْ	ضرور نہ مارو تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتَضْرِبِنْ	ضرور نہ مارتو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ

صرف کبیر

فعل نہی حاضر مجہول

لَاتُضْرَبْ	نہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَا	نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبُوْا	نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبِیْ	نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لَاتُضْرَبْنَ	نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَاتُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد		صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارے جاؤ تم دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر مخاطَبَین
لَاتُضْرَبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبِنَّ	ضرور بضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ
لَاتُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جاؤ تم دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث مخاطَبَتَین
لَاتُضْرَبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جاؤ تم سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث مخاطَبات

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَاتُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے تو ایک مرد	زمانہ	صیغہ واحد مذکر مخاطب
لَاتُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جاؤ تم سب مرد	استقبال	صیغہ جمع مذکر مخاطَبین
لَاتُضْرَبِنْ	ضرور نہ ماری جائے تو ایک عورت	میں	صیغہ واحدہ مؤنث مخاطَبہ

صرف کبیر

فعل نہی غائب معلوم

لَایَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبَین
لَایَضْرِبُوْا	نہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبِین
لَاتَضْرِبْ	نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَاتَضْرِبَا	نہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتَین
لَایَضْرِبْنَ	نہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَااَضْرِبْ	نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبْ	نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَایَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے وہ ایک مرد		صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ دو مرد	زمانہ	صیغہ تثنیہ مذکر غائبَین
لَایَضْرِبُنَّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبِین
لَاتَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے وہ ایک عورت	استقبال	صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَاتَضْرِبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتَین
لَایَضْرِبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماریں وہ سب عورتیں	میں	صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَااَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَایَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب
لَایَضْرِبُنْ	ضرور نہ ماریں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتَضْرِبَنْ	ضرور نہ مارے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَااَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماروں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانَضْرِبَنْ	ضرور نہ ماریں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

صرف کبیر

فعل نہی غائب مجہول

لَایُضْرَبْ	نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب
لَایُضْرَبَا	نہ مارے جائیں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَایُضْرَبُوْا	نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَاتُضْرَبْ	نہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحد مؤنث غائبہ
لَاتُضْرَبَا	نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَایُضْرَبْنَ	نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَااُضْرَبْ	نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَانُضْرَبْ	نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید ثقیلہ

لَا یُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں وہ دو مرد		صیغہ تثنیہ مذکر غائبین
لَا یُضْرَبُنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَا تُضْرَبَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جائیں وہ دو عورتیں		صیغہ تثنیہ مؤنث غائبتین
لَا یُضْرَبْنَانِّ	ضرور بضرور نہ ماری جائیں وہ سب عورتیں		صیغہ جمع مؤنث غائبات
لَا اُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نُضْرَبَنَّ	ضرور بضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

مؤکّد با نون تاکید خفیفہ

لَا یُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جائے وہ ایک مرد	زمانہ استقبال میں	صیغہ واحد مذکر غائب
لَا یُضْرَبُنْ	ضرور نہ مارے جائیں وہ سب مرد		صیغہ جمع مذکر غائبین
لَا تُضْرَبَنْ	ضرور نہ ماری جائے وہ ایک عورت		صیغہ واحدہ مؤنث غائبہ
لَا اُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارا جاؤں میں ایک مرد یا ایک عورت		صیغہ واحد متکلم
لَا نُضْرَبَنْ	ضرور نہ مارے جائیں ہم دو مرد یا دو عورتیں یا سب مرد یا سب عورتیں		صیغہ متکلم مع الغیر

وَالظَّرْفُ مِنْهُ

مَضْرِبٌ	مارنے کی ایک جگہ	صیغہ واحد اسم ظرف
مَضْرِبَانِ	مارنے کی دو جگہیں	صیغہ تثنیہ اسم ظرف
مَضَارِبُ	مارنے کی سب جگہیں	صیغہ جمع اسم ظرف
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے کی ایک جگہ	صیغہ واحد مصغر اسم ظرف

وَالْآلَةُ مِنْهُ

مِضْرَبٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَبَةٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَبَتَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِبَةٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ
مِضْرَابٌ	مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد اسم آلہ
مِضْرَابَانِ	مارنے کے دو آلے	صیغہ تثنیہ اسم آلہ
مَضَارِيْبُ	مارنے کے سب آلے	صیغہ جمع اسم آلہ
مُضَيْرِيْبٌ	تھوڑا مارنے کا ایک آلہ	صیغہ واحد مصغر اسم آلہ

وَ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلِ الْمُذَكَّرِ مِنْهُ

اَضْرَبُ	زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبَانِ	زیادہ مارنے والے دو مرد	صیغہ تثنیہ مذکر اسم تفضیل
اَضْرَبُوْنَ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر سالم اسم تفضیل
اَضَارِبُ	زیادہ مارنے والے سب مرد	صیغہ جمع مذکر مکسّر اسم تفضیل
اُضَيْرِبُ	تھوڑا سا زیادہ مارنے والا ایک مرد	صیغہ واحد مذکر مصغّر اسم تفضیل

وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ

ضُرْبٰی	زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَيَانِ	زیادہ مارنے والی دو عورتیں	صیغہ تثنیہ مؤنث اسم تفضیل
ضُرْبَيَاتٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث سالم اسم تفضیل
ضُرَبٌ	زیادہ مارنے والی سب عورتیں	صیغہ جمع مؤنث مکسر اسم تفضیل
ضُرَيْبٰی	تھوڑا سا زیادہ مارنے والی ایک عورت	صیغہ واحدہ مؤنث مصغرہ اسم تفضیل

وَ فِعْلُ التَّعَجُّبِ مِنْهُ

مَا اَضْرَبَهٗ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَاَضْرِبْهٖ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب
وَ قِيْلَ ضَرُبَ	کتنا اچھا مارا اس ایک مرد نے	صیغہ واحد مذکر غائب

مقدمة الصرف

ہر علم کے شروع کرنے سے پہلے تین باتوں کا جاننا ضروری ہے:

۱) تعریف ۲) موضوع ۳) غرض وغایت

۱) تعریف علم الصرف: اَلصَّرْفُ عِلْمٌ بِاُصُوْلٍ يُعْرَفُ بِهَا اَحْوَالُ اَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ۔

۲) موضوع علم الصرف: اَلْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ۔

۳) غرض وغایت: صِيَانَةُ الذِّهْنِ عَنِ الْخَطَاءِ اللَّفْظِيِّ فِيْ كَلَامِ الْعَرَبِ مِنْ حَيْثُ الصِّيْغَةِ۔

اہل عرب اپنی اصطلاح میں زبر کو فتحہ، زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمہ کہتے ہیں یہ نام انکے خاص ہیں عام نام انکا حرکت ہے۔ جس حرف پر فتحہ ہو اس کو مفتوح اور جس پر ضمہ ہو اس کو مضموم اور جس پر کسرہ ہو اس کو مکسور کہتے ہیں، اصطلاح عام میں انکو متحرک کہا جاتا ہے۔ جس حرف پر شد ہو اسے مشدّد کہتے ہیں۔ اور حرکت کے نہ ہونے کو سکون کہتے ہیں۔ جس حرف پر سکون ہو اس کو ساکن کہتے ہیں۔ جس حرف پر دو حرکتیں ہوں تو دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ تنوین وہ نون ساکن ہے جو کلمہ کی آخری حرکت کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

کلمہ: کلمہ وہ لفظ ہوتا ہے جو معنٰی مفرد کے لیے وضع کیا جائے۔ کلمہ کی تین اقسام ہیں:

۱) اسم ۲) فعل ۳) حرف

اسم: وہ کلمہ ہے جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم ہو جائے اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی نہ پایا جائے، جیسے رَجُلٌ، فَرَسٌ وغیرہ۔

۲) فعل: وہ کلمہ ہے جس کے معنٰی بغیر دوسرے کے ملائے معلوم ہو جائیں اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے نَصَرَ، يَنْصُرُ وغیرہ۔

۳) حرف: وہ کلمہ ہے جس کا معنٰی دوسرے کلمہ کے ملائے بغیر معلوم نہ ہو، جیسے مِنْ، فِيْ وغیرہ، جب تک انکے ساتھ کوئی اسم یا فعل نہ ملائیں گے ان کا مطلب سمجھ نہ آئے گا۔

اسم کی پہلی تقسیم:

پھر اسم کی دو قسمیں ہیں: ۱) ظاہر ۲) ضمیر

اسم ضمیر: وہ اسم ہے کہ جس میں متکلم، مخاطب یا غائب کا حال بیان کیا جائے، جیسے اَنَا، نَحْنُ، اَنْتَ، یہ سب اسم ضمیر ہیں ما

سوائے انکے سب اسم ظاہر ہیں۔

پھر اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں: ۱) مرفوع ۲) منصوب ۳) مجرور

مرفوع علامت فاعل کی ہے، منصوب علامت مفعول کی ہے اور مجرور علامت مضاف الیہ کی ہے۔

پھر مرفوع کی دو قسمیں ہیں۔

۱) مرفوع متصل ۲) مرفوع منفصل

مثال مرفوع متصل کی: ضَرَبَ، ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، ضَرَبَتْ، ضَرَبَتَا، ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُمْ، ضَرَبْتِ، ضَرَبْتُمَا، ضَرَبْتُنَّ، ضَرَبْتُ، ضَرَبْنَا۔

مثال مرفوع منفصل کی: هُوَ، هُمَا، هُمْ، هِيَ، هُمَا، هُنَّ، اَنْتَ، اَنْتُمَا، اَنْتُمْ، اَنْتِ، اَنْتُمَا، اَنْتُنَّ، اَنَا، نَحْنُ۔

ضمیر مرفوع متصل کی دو قسمیں ہیں: ۱) بارز ۲) مستتر

۱) **بارز**: بارز کا لغوی معنٰی ظاہر ہونے والا ہے اور اصطلاح میں بارز وہ ضمیر ہوتی ہے جو فعل کے لام کلمہ سے ملی ہوئی ہو اور اس کے بغیر فعل تام نہ ہو، جیسے ضَرَبَا، ضَرَبُوْا، اور وہ حروف جو ضَرَبَ کے آخر میں آتے ہیں سوائے تاء تانیث ساکنہ کے سب ضمیر مرفوع متصل بارز ہیں۔

۲) **مستتر**: لغت میں چھپی ہوئی کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ ضمیر ہوتی ہے جو ظاہر نہ پڑھی جائے بلکہ اپنی طرف سے اعتبار کی جائے۔

مستتر کی دو قسمیں ہیں: ۱) واجب الاستتار ۲) جائز الاستتار

۱) **واجب الاستتار**: وہ ضمیر ہوتی ہے جو صیغہ واحد مذکر مخاطب اور متکلم کے دونوں صیغوں میں آتی ہے بالاتفاق اور صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ میں آتی ہے بالاختلاف، لیکن سوائے ماضی کے کیونکہ ماضی میں ان صیغوں میں ضمیر بارز ہوتی ہے۔ بالاختلاف کا مطلب یہ ہے کہ ماضی کے علاوہ صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ کی ضمیر میں اختلاف ہے، جمہور کے نزدیک اس میں یاء ضمیر بارز ہوتی ہے اور بعض صرفیوں کے نزدیک اس میں ضمیر مستتر واجب الاستتار ہوتی ہے۔

۲) **جائز الاستتار**: وہ ضمیر ہوتی ہے جو فعلوں کے غائب اور غائبہ کے صیغوں میں آتی ہے اور صفات میں مطلقاً۔ مطلقاً کا معنٰی یہ ہے کہ خواہ صیغہ مفرد ہو یا تثنیہ، جمع مذکر ہو یا جمع مؤنث ہو، اس میں ضمیر خواہ متکلم کی ہو یا مخاطب کی یا غائب کی۔

پھر منصوب کی دو قسمیں ہیں: ۱) منصوب متصل ۲) منصوب منفصل

۱) **منصوب متصل**: وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے ملی ہوئی ہو اور یہ فعلوں، حروف مشبہ بالفعل اور اسمائے افعال کے بعد آتی ہے

،مثال فعلوں کی، جیسے ضَرَبَهٗ،ضَرَبَهُمَا،ضَرَبَهُمْ،ضَرَبَهَا،ضَرَبَهُمَا،ضَرَبَهُنَّ،ضَرَبَكَ،ضَرَبَكُمَا،ضَرَبَكُم، ضَرَبَكِ، ضَرَبَكُمَا، ضَرَبَكُنَّ،ضَرَبَنِيْ،ضَرَبَنَا۔

مثال حروف مشبہ بالفعل کی اِنَّهٗ،اِنَّهُمَا،اِنَّهُمْ،اِنَّهَا،اِنَّهُمَا،اِنَّهُنَّ،اِنَّكَ،اِنَّكُمَا،اِنَّكُمْ،اِنَّكِ،اِنَّكُمَا، اِنَّكُنَّ، اِنَّنِيْ،اِنَّنَا۔

حروف مشبہ بالفعل کل چھ ہیں: اِنَّ،اَنَّ، كَاَنَّ،لَيْتَ،لٰكِنَّ،لَعَلَّ۔

مثال اسمائے افعال کی: رُوَيْدَهٗ،رُوَيْدَهُمَا،رُوَيْدَهُمْ،رُوَيْدَهَا،رُوَيْدَهُمَا،رُوَيْدَهُنَّ،رُوَيْدَكَ،رُوَيْدَكُمَا، رُوَيْدَكُمْ، رُوَيْدَكِ،رُوَيْدَكُمَا،رُوَيْدَكُنَّ،رُوَيْدَنِيْ،رُوَيْدَنَا۔ اسمائے افعال کی دو قسمیں ہیں: ۱) بمعنٰی فعل ماضی، جیسے هَيْهَاتَ ، شَتَّانَ ، سَرْعَانَ ۲) بمعنٰی امر حاضر معلوم، جیسے رُوَيْدَ ، بَلْهَ ، حَيَّهَلْ ، هَلُمَّ ، دُوْنَكَ ،عَلَيْكَ ، هَا۔

منصوب منفصل: وہ ضمیر ہوتی ہے جو اپنے عامل سے جدا ہو، جیسے اِيَّاهٗ،اِيَّاهُمَا،اِيَّاهُمْ،اِيَّاهَا،اِيَّاهُمَا،اِيَّاهُنَّ،اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا،اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ،اِيَّاكُمَا،اِيَّاكُنَّ،اِيَّايَ،اِيَّانَا۔

مجرور: کی ایک ہی قسم ہے **مجرور متصل:** یہ وہ ضمیر ہوتی ہے جو حروف جارہ اور اسمائے مضاف کے بعد آئے اور ترکیب میں مضاف الیہ واقع ہو، مثال اسمائے مضاف کی: غُلَامُهٗ، غُلَامُهُمَا،غُلَامُهُمْ،غُلَامُهَا،غُلَامُهُمَا، غُلَامُهُنَّ،غُلَامُكَ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُمْ، غُلَامُكِ، غُلَامُكُمَا، غُلَامُكُنَّ،غُلَامُنِيْ،غُلَامُنَا۔

مثال حروف جارہ کی: لَهٗ،لَهُمَا،لَهُمْ،لَهَا،لَهُمَا،لَهُنَّ،لَكَ،لَكُمَا،لَكُمْ،لَكِ،لَكُمَا،لَكُنَّ،لِيْ،لَنَا۔

حروف جارہ کل سترہ ہیں: باؤ،تاؤ، کاف،لام،واؤ،منذ،مذ،خلا،ربّ،حاشا،من،عدا،فی،عن،علٰی،حتّٰی،الٰی۔

اسم کی دوسری تقسیم:

اسم ظاہر کی دو قسمیں ہیں: ۱) معرب ۲) مبنی

معرب: وہ کلمہ ہے جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے کی وجہ سے بدلتا رہے، جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ،رَأَيْتُ زَيْدًا وَ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔

مبنی: وہ کلمہ ہوتا ہے جس کا آخر مختلف عوامل کے آنے سے نہ بدلے، جیسے جَاءَ نِيْ هٰؤُلَاءِ،رَأَيْتُ هٰؤُلَاءِ وَمَرَرْتُ بِهٰؤُلَاءِ۔

معرب کی دو قسمیں ہیں: ۱) منصرف ۲) غیر منصرف

۱) **منصرف:** وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں تینوں حرکتیں تنوین سمیت پڑھی جائیں، جیسے جَاءَ نِيْ زَيْدٌ،رَأَيْتُ زَيْدًاوَ مَرَرْتُ بِزَيْدٍ۔

غیر منصرف: وہ ہوتا ہے جس کے آخر میں کسرہ اور تنوین نہ پڑھی جائیں، جیسے جَاءَ نِيْ اَحْمَدُ،رَءَيْتُ اَحْمَدَ وَمَرَرْتُ بِاَحْمَدَ۔

اسم کی تیسری تقسیم:

اسم معرب کی تین قسمیں ہیں: ۱) مصدر ۲) مشتق ۳) جامد

۱) مصدر: لغت میں نکلنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مصدر وہ کلمہ ہے جس سے فعل کی بناء کی جائے اور اردو میں ترجمہ کرتے وقت آخر میں ''نا'' آئے، جیسے اَلضَّرْبُ مارنا، اَلْاَکْلُ کھانا۔

۲) مشتق: اشتقاق سے ہے جو لغت میں چیرنے اور پھاڑنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مشتق وہ کلمہ ہوتا ہے جو مصدر سے بنایا جائے۔ یعنی مصدر کے معنٰی اور مادہ باقی رکھتے ہوئے دوسری شکل اور معنٰی پیدا کیے جائیں۔

اسمائے مشتقات کی سات قسمیں ہیں: ۱) اسم فاعل ۲) اسم مفعول ۳) صفت مشبہ ۴) اسم تفضیل ۵) صیغہ مبالغہ ۶) اسم آلہ ۷) اسم ظرف (پہلے پانچ کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں)۔

۳) جامد: لغت میں بانجھ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں جامد وہ کلمہ ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ مصدر سے مشتق ہو۔

اسم کی چوتھی تقسیم (شش اقسام)

اسم جامد کی تین قسمیں ہیں: ۱) ثلاثی ۲) رباعی ۳) خماسی

پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: ۱) مجرد ۲) مزید اس طرح کل چھ قسمیں ہوئیں انہیں شش اقسام بھی کہتے ہیں۔

۱) مجرد: وہ ہوتا ہے جس میں تمام حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے رَجُلٌ۔

۲) مزید: وہ ہوتا ہے جس میں کوئی حرف زائد ہو، جیسے حِمَارٌ۔

حروف اصلی: وہ ہوتے ہیں جو فاء عین لام کلمہ کے مقابلے میں ہوں اور تمام گردانوں میں پائے جائیں۔

حروف زائدہ: وہ ہوتے ہیں جو فاء عین لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں۔ صرفی حضرات نے وزن کرنے کی لیے فاء عین لام کلمہ کو میزان مقرر کیا ہے۔ جس کلمہ کا وزن کیا جائے اسے موزون کہا جاتا ہے۔

قاعدہ: وزن کرنے کا قاعدہ یہ ہے کہ فاء عین لام کلمہ کی شکل موزون کی شکل کے مثل بنالی جائے اور جو حرف فاء کلمہ کے مقابلے کے مقابلے میں ہو اس کو فاء کلمہ اور جو حرف عین کلمہ کے مقابلے میں ہو اس کو عین کلمہ اور جو حرف لام کلمہ کے مقابلے میں ہو اس کو لام کلمہ کہتے ہیں۔ جو حرف پڑھنے میں پہلے آئے اس کو ماقبل اور جو حرف پڑھنے میں بعد میں آئے اس کو مابعد کہتے ہیں۔ نیز **''مصدر اور مشتق من المصدر مجرد اور مزید بولنے میں اپنی فعل ماضی کے پہلے صیغے کے تابع ہونگے''**۔

حروف اصلی، ثلاثی میں تین، فاء عین اور ایک لام، رباعی میں چار، فاء عین اور دو لام اور خماسی میں پانچ ہیں فاء عین اور تین لام۔

ثلاثی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں تینوں حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے رَجُلٌ بروزن فَعُلٌ ۔

ثلاثی مزید: وہ ہوتا ہے کہ جس میں تین حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے حِمَازٌ بروزن فِعَالٌ ۔

رباعی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں چار حروف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے دِرْهَمٌ بروزن فِعْلَلٌ ۔

رباعی مزید: وہ ہوتا کہ جس میں چار حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو، جیسے قِرْطَاسٌ بروزن فِعْلَالٌ ۔

خماسی مجرد: وہ ہوتا ہے کہ جس میں پانچ حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد نہ ہو، جیسے جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ ۔

خماسی مزید: وہ ہوتا ہے کہ جس میں پانچ حروف اصلی کے علاوہ کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے خَنْدَرِيْسٌ بروزن فَعْلَلِيْلٌ ۔

چہار اقسام:

فعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) ثلاثی (۲) رباعی پھر ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں: (۱) مجرد (۲) مزید اس طرح کل چار قسمیں ہوئیں انھیں چہار اقسام بھی کہتے ہیں ۱) ثلاثی مجرد ۲) ثلاثی مزید ۳) رباعی مجرد ۴) رباعی مزید

ثلاثی مجرد کی مثال جیسے نَصَرَ بروزن فَعَلَ، ثلاثی مزید کی مثال اَكْرَمَ بروزن اَفْعَلَ، رباعی مجرد کی مثال جیسے دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ، رباعی مزید کی مثال جیسے تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ ۔

ہفت اقسام:

تمام انعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ مذکورہ سات اقسام سے باہر نہیں ان کو ہفت اقسام بھی کہتے ہیں جو اس شعر میں مذکور ہیں ۔

صحیح است ومثال است ومضاعف لفیف وناقص ومہموز واجوف

صحیح: صحیح لغت میں تندرست کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں صحیح وہ کلمہ ہے جس کے فاء، عین، لام کلمے کے مقابلے میں نہ کوئی حرف علت ہو نہ ہمزہ ہو اور نہ ہی دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے ضَرَبَ بروزن فَعَلَ ۔

حرف علت تین ہیں: واؤ، الف اور یاء، جن کا مجموعہ "وای" ہے۔

مہموز: لغت میں ہمزہ دیے ہوئے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مہموز وہ کلمہ ہے جس کے تین حروف اصلی میں سے ایک حرف ہمزہ ہو اگر ہمزہ فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مہموز الفاء ۔ اگر عین کلمہ کے مقابلہ میں ہو تو مہموز العین اور اگر لام کلمہ کے مقابلے میں ہو تو اس کو مہموز اللام کہتے ہیں ۔ مثال مہموز الفاء کی، جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ ۔ مثال مہموز العین کی، جیسے سَئَلَ بروزن فَعَلَ ۔ مثال مہموز اللام کی، جیسے قَرَئَ بروزن فَعَلَ ۔

مثال: لغت میں مانند کو کہتے ہیں۔ اصطلاح صرف میں مثال وہ کلمہ ہے جس کے فاء کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہو تو مثال واوی کہا جاتا ہے، جیسے وَعَدَ بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو مثال یائی کہا جاتا ہے، جیسے یَسَرَ بروزن فَعَلَ ۔

اجوف: لغت میں خالی پیٹ کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو ۔ اگر واؤ ہو تو اجوف واوی کہتے ہیں، جیسے قَالَ بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو اجوف یائی کہتے ہیں، جیسے بَاعَ بروزن فَعَلَ (جو اصل میں قَوَلَ اور بَيَعَ تھے)

ناقص: لغت میں دم کٹے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں ناقص وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو۔ اگر واؤ ہو تو اس کو ناقص واوی کہتے ہیں، جیسے دَعَا بروزن فَعَلَ اور اگر یاء ہو تو ناقص یائی کہتے ہیں، جیسے رَمٰی بروزن فَعَلَ (یہ اصل میں دَعَوَ اور رَمَيَ تھے)

لفیف: لغت میں لپیٹے ہوئے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں لفیف کی دو قسمیں ہیں: ۱) لفیف مقرون ۲) لفیف مفروق

۱) **لفیف مقرون**: وہ ہوتا ہے جس کے فاء، عین یا عین، لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَيْلٌ ، طَيٌّ ۔

۲) **لفیف مفروق**: وہ ہوتا ہے کہ جس کے فاء اور لام کلمہ کے مقابلے میں حرف علت ہو، جیسے وَقٰی بروزن فَعَلَ (جو اصل میں وَقَيَ تھا)

مضاعف: لغت میں دوچند کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں مضاعف کی دو قسمیں ہیں:

۱) مضاعف ثلاثی ۲) مضاعف رباعی

۱) **مضاعف ثلاثی**: وہ ہوتا ہے جس کا فاء، عین یا عین، لام کلمہ ایک جنس کے ہوں، جیسے دَدَنٌ ، تَتَرَ ، مَدَّ ۔

۲) **مضاعف رباعی**: وہ ہوتا ہے جس کا فاء کلمہ ولامِ اول اور عین کلمہ ولامِ ثانی ایک جنس کے ہوں، جیسے مَضْمَضَ، خَضْخَضَ۔

﴿اَبْنِیَۃُ الصَّرف﴾

﴿صرف کبیر فعل ماضی معلوم﴾

ضَرَبَ: را از ضَرْباً بنا کردند، حرف اوّل را بر حال خود گزاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ وآخرش را مبنی برفتحہ ساختہ ضَرَبَ شد۔

ضَرَبَا: را از ضَرَبَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبَا شد۔

ضَرَبُوا: را از ضَرَبَ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ما قبل واؤ را ضمہ دادہ ضَرَبُوا شد۔

ضَرَبَتْ: را از ضَرَبَ بنا کردند، تائے ساکنہ محضہ از برائے علامت تانیث در آخرش در آوردہ ضَرَبَتْ شد۔

ضَرَبَتَا: را از ضَرَبَتْ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ما قبل الف را فتحہ دادہ ضَرَبَتَا شد۔

ضَرَبْنَ: را از ضَرَبَتْ بنا کردند نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ضَرَبَتْنَ شد، پس اجتماع دو علامت تانیث شد در یک کلمہ وایں چنیں ثقیل بود، لہٰذا تائے واحدہ را حذف کردہ ما قبل نون را ساکن کردہ تا توالی اربع حرکات لازم نیاید فِیْ مَا هُوَ كَالْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ، ضَرَبْنَ شد۔

ویا کہ ضَرَبْنَ: را از ضَرَبَتْ بنا کردند، تاء واحدہ را حذف کردہ، بجائش نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ما قبل نون را ساکن کردہ تا توالی اربعہ حرکات لازم نیاید فِیْ مَا هُوَ كَالْكَلِمَةِ الْوَاحِدَةِ ضَرَبْنَ شد۔

ضَرَبْتَ: را از ضَرَبَ بنا کردند، تائے مفتوحہ علامت واحد مذکر مخاطب وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ما قبل تاء را ساکن کردہ كَمَا فِيْ ضَرَبْنَ، ضَرَبْتَ شد۔

ضَرَبْتُمَا: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ضَرَبْتَا شد پس میم مفتوحہ میان الف وتاء در آوردہ، ما قبل میم را ضمہ دادہ، ضَرَبْتُمَا شد۔

ضَرَبْتُمْ: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، واؤ علامت جمع مذکر وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ، ضَرَبْتَو شد پس میم مفتوحہ میان تاء وواؤ در آوردہ ما قبل میم را ضمہ دادہ ضَرَبْتُمُوْ شد پس میم را بمنزلِ اسم دانستہ لہٰذا واؤ را حذف کردہ بعدہ میم را ساکن کردہ ضَرَبْتُمْ شد۔

ضَرَبْتِ: را از ضَرَبْتَ بنا کردند فتحہ تاء را بکسرہ بدل کردہ لِلْفَرْقِ بَيْنَ الْمُذَكَّرِ وَ الْمُؤَنَّثِ، ضَرَبْتِ شد۔

ضَرَبْتُمَا: را از ضَرَبْتَ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل در آخرش در آوردہ ما قبل الف را فتحہ دادہ، ضَرَبْتَا شد پس میم مفتوحہ

میان الف وتاء درآوردہ، ماقبل میم راضمہ دادہ، ضَرَبْتُمَا شد۔

ضَرَبْتُنَّ: راازضَرَبْتِ بنا کردند، نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ ضَرَبْتِنَ شد، پس میم ساکنہ میان تاء ونون درآوردہ ماقبل میم راضمہ دادہ ضَرَبْتُمْنَ شد، پس دوحرف قریب المخرج دریک جا بہم آمدند لہٰذا میم رانون کردہ ونون رادرنون ادغام کردہ ضَرَبْتُنَّ شد۔

ویاکہ ضَرَبْتُنَّ: راازضَرَبْتِ بنا کردند، نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ ضَرَبْتِنَ شد، پس نون ساکنہ میان تاء ونون درآوردہ ماقبل نون راضمہ دادہ ضَرَبْتُنْنَ شد، پس دوحرف ازیک جنس دریک جا بہم آمدند اول ساکن ثانی متحرک اول رادرثانی ادغام کردہ ضَرَبْتُنَّ شد۔

ضَرَبْتُ: راازضَرَبَ بنا کردند، تاء مضمومہ علامت واحد متکلم وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ ماقبل تاء راساکن کردہ کَمَا فِیْ ضَرَبْنَ، ضَرَبْتُ شد۔

ضَرَبْنَا: راازضَرَبْتُ بنا کردند، تاء واحدہ راحذف کردہ بجائش "نا" ضمیر متکلم مع الغیر وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ ضَرَبْنَا شد۔

﴿صرف کبیر فعل ماضی مجہول﴾

ضُرِبَ الخ: راازضَرَبَ الخ بنا کردند، حرف اول راضمہ دادہ ماقبل آخر راکسرہ دادہ ضُرِبَ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل مضارع معلوم﴾

یَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ: راازضَرَبَ بنا کردند یک یک حرف مفتوح ازحروف اتین باسکان فاء کلمہ دراولش درآوردہ، ماقبل آخر راکسرہ دادہ، ضمہ اعرابی رادرآخرش درآوردہ، یَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ شدند۔

یَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ: راازیَضْرِبُ تَضْرِبُ بنا کردند، الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل ونون مکسورہ عوض ازضمہ اعرابی کہ درواحدان بوددرآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ یَضْرِبَانِ تَضْرِبَانِ شدند۔

یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ: راازیَضْرِبُ تَضْرِبُ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر وضمیر فاعل ونون مفتوحہ عوض ازضمہ اعرابی کہ درواحدان بوددرآخرش درآوردہ ماقبل واؤ راضمہ دادہ یَضْرِبُوْنَ تَضْرِبُوْنَ شدند۔

یَضْرِبْنَ: راازتَضْرِبُ بنا کردند، تاء واحدہ راحذف کردہ بجائش یاء درآوردہ بعدہ نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ، ماقبل نون راساکن کردہ لِاَنَّهُ الْاَصْلُ، یَضْرِبْنَ شد۔

تَضرِبِیْنَ: رااز تَضرِبُ بنا کردند، یائے ساکنہ علامت واحدہ مؤنث مخاطبہ وضمیر فاعل نزد بعض ونون مفتوحہ عوض از ضمہ اعرابی کہ در تَضرِبُ بود درآخرش درآوردہ، تَضرِبِیْنَ شد۔

تَضرِبَانِ: رااز تَضرِبِیْنَ بنا کردند، یائے واحدہ راحذف کردہ، بجائش الف علامت تثنیہ وضمیر فاعل درآوردہ، بعدہ فتحہ نون بکسرہ بدل کردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، تَضرِبَانِ شد۔

تَضرِبْنَ: رااز تَضرِبِیْنَ بنا کردند، یاء ونون راحذف کردہ بجائش نون مفتوحہ علامت جمع مؤنث وضمیر فاعل درآخرش درآوردہ، ماقبل نون راساکن کردہ، لِاَنَّہُ الْاَصْلُ، تَضرِبْنَ شد۔

﴿صرف کبیر فعل مضارع مجہول﴾

یُضْرَبُ تُضْرَبُ اُضْرَبُ نُضْرَبُ الخ: رااز یَضْرِبُ تَضْرِبُ اَضْرِبُ نَضْرِبُ الخ بنا کردند، حرف اول راضمہ دادہ، ماقبل آخر رافتحہ دادہ، یُضْرَبُ تُضْرَبُ اُضْرَبُ نُضْرَبُ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر اسم فاعل﴾

ضَارِبٌ: رااز یَضْرِبُ بنا کردند، یا حرف مضارعت راحذف کردہ، فاءکلمہ رافتحہ دادہ بعدہ الف از برائے علامت اسم فاعل درآوردہ، عین کلمہ رابرحال خود گزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ، ضَارِبٌ شد۔

ضَارِبَانِ: رااز ضَارِبٌ بنا کردند الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہردو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، ضَارِبَانِ شد درحالت رفعی وضَارِبَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

ضَارِبُوْنَ: رااز ضَارِبٌ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہردو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ ماقبل واؤ راضمہ دادہ، ضَارِبُوْنَ شد درحالت رفعی وضَارِبِیْنَ شد درحالت نصبی وجری۔

ضَرَبَۃٌ: رااز ضَارِبٌ بنا کردند، حرف اول رابرحال خود گزاشتہ، الف واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ رافتحہ دادہ، بعدہ تائے متحرکہ از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، ضَرَبَۃٌ شد۔

ضُرَّابٌ: رااز ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ رابضمہ بدل کردہ، عین کلمہ رامشدد مفتوح ساختہ، بعدہ الف از برائے علامت جمع تکسیر درآوردہ، ضُرَّابٌ شد۔

ضُرَّبٌ: رااز ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ رابضمہ بدل کردہ، الف واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ رامشدد مفتوح ساختہ از برائے

علامت جمع تکسیر، ضُرُبٌ شد۔

ضُرْبٌ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، الف وحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را ساکن کردہ از برائے علامت جمع تکسیر، ضُرْبٌ شد۔

ضُرَبَآءُ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ، بعدہٗ الف ممدودہ از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، تنوین تمکن را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، ضُرَبَآءُ شد۔

ضُرْبَانٌ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را ساکن کردہ، بعدہٗ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، ضُرْبَانٌ شد۔

ضِرَابٌ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بکسرہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، بعد از عین کلمہ الف از برائے علامت جمع تکسیر در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، ضِرَابٌ شد۔

ضُرُوْبٌ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، الف واحدہ را حذف کردہ، بعد از عین کلمہ واؤ ساکن از برائے علامت جمع تکسیر در آوردہ، ماقبل واؤ را ضمہ دادہ، ضُرُوْبٌ شد۔

ضَارِبَةٌ: را از ضَارِبٌ بنا کردند، تائے متحرکہ از برائے علامت تانیث در آخرش در آوردہ، ماقبل تاء را فتحہ دادہ، ضَارِبَةٌ شد۔

ضَارِبَتَانِ: را از ضَارِبَةٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، ضَارِبَتَانِ شد در حالت رفعی وضَارِبَتَیْنِ شد در حالت نصبی وجری۔

ضَارِبَاتٌ: را از ضَارِبَةٌ بنا کردند، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ در آخرش در آوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، ضَارِبَتَاتٌ شد پس اجتماع دو علامت تانیث شد در یک کلمہ وایں چنیں ثقیل بود لہذا تائے اُولیٰ را حذف کردہ ضَارِبَاتٌ شد۔

ضَوَارِبُ: را از ضَارِبَةٌ بنا کردند، حرف اوّل را برحال خود گذاشتہ، ثانی کہ مدّہ زائدہ بود آں را بواؤ مفتوحہ بدل کردہ، سوم جاء الف از برائے علامت جمع اقصیٰ در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را برحال خود گذاشتہ، تائے واحدہ را حذف کردہ تنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ از برائے ضدیت منع صرف، ضَوَارِبُ شد۔

ضُرَّبٌ: را از ضَارِبَةٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ، الف وتاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را مشدد مفتوح از برائے علامت جمع تکسیر ساختہ، ضُرَّبٌ شد۔

ضُوَیْرِبٌ وَضُوَیْرِبَةٌ: را از ضَارِبٌ وَضَارِبَةٌ بنا کردند، فتحہ حرف اوّل را بضمہ بدل کردہ، ثانی کہ مدّہ زائدہ بود آں را بواؤ

مفتوحہ بدل کردہ، سوم جاء یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ باقیاں رابرحال خود گذاشتہ ضُوَیْرِبٌ وَضُوَیْرِبَۃٌ شدند۔

﴿صرف کبیر اسم مفعول﴾

مَضْرُوْبٌ: رااز یُضرَبُ بنا کردند، یاءِ حرف مضارعت راحذف کردہ، بجائش میم مفتوحہ از برائے علامت اسم مفعول درآوردہ، فاء کلمہ رابرحال خود گذاشتہ، عین کلمہ راضمہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ، مَضرُبٌ شد بروزن مَفْعُلٌ واین چنیں درکلام عرب نیاید مگر مَکْرُمٌ وَمَعُونٌ وایشاں بہم شاذ اند لہٰذا ضمہ عین کلمہ رااشباع نمودہ تا کہ از وواؤ پیدا شود مَضرُوبٌ شد۔

مَضْرُوْبَانِ: رااز مَضرُوبٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یااز تنوین یااز ہردو کہ درواحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، مَضرُو بَانِ شد درحالت رفعی و مَضرُوْبَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبُوْنَ: رااز مَضرُوبٌ بنا کردند، واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض از ضمہ یااز تنوین یااز ہردو کہ درواحد بود درآخرش درآوردہ ماقبل واؤ راضمہ دادہ، مَضرُوْبُونَ شد درحالت رفعی و مَضرُوْبِیْنَ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبَۃٌ: رااز مَضرُوبٌ بنا کردند، تائے متحرکہ از برائے علامت تانیث درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، مَضرُوبَۃٌ شد۔

مَضْرُوْبَتَانِ: رااز مَضرُوبَۃٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یااز تنوین یااز ہردو کہ درواحد بود درآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ، مَضرُوبَتَانِ شد درحالت رفعی و مَضرُوبَتَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضْرُوْبَاتٌ: رااز مَضرُوبَۃٌ بنا کردند، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ مضرُوبَتَاتٌ شد پس اجتماع دو علامت تانیث شد دریک کلمہ واین چنیں ثقیل بُو دلہٰذا تاء اُولیٰ راحذف کردہ مَضرُوبَاتٌ شد۔

مَضَارِیْبُ: رااز مَضرُوبَۃٌ بنا کردند، حرف اوّل رابرحال خود گذاشتہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جاء الف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں راکسرہ دادہ، تاء واحدہ را حذف کردہ، تنوین تمکن رامتقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِوْبُ شد پس واؤ ساکن مُظہر ماقبلش مکسور آں واؤ رابیابدل کردہ مَضَا رِیْبُ شد۔

مُضَیْرِیْبٌ وَّمُضَیْرِیْبَۃٌ: رااز مَضرُوبٌ وَ مَضرُوبَۃٌ بنا کردند، حرف اوّل راضمہ دادہ ثانی رافتحہ دادہ سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، عین کلمہ راکسرہ دادہ مُضَیْرِوْبٌ وَّمُضَیْرِوْبَۃٌ شدند پس واؤ ساکن مُظہر ماقبلش مکسور، آں واؤ رابیابدل کردہ، مُضَیْرِیْبٌ وَّمُضَیْرِیْبَۃٌ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل جحد معلوم﴾

لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ الخ : رااز یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ بنا کردند، چوں لم جازمہ جحد یہ دراولشاں درآوردہ وآخرشاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در پنج پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت ہفت صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در دو دو صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ، لَمْ یَضْرِبْ لَمْ یُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نفی مضارع معلوم ومجہول﴾

لَا یَضْرِبُ لَایُضْرَبُ الخ : رااز یَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ بنا کردند، چوں لا نافیہ غیر عاملہ دراولشاں درآوردہ وآخرشاں را ہیچ عمل نہ کردہ مگر معنیٰ مثبت را بمنفی گردانیدہ زیرا آنچہ کہ دخل او در معنیٰ است نہ کہ در لفظ، لَا یَضْرِبُ لَایُضْرَبُ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نفی مضارع معلوم ومجہول مؤکد بالن ناصبہ﴾

لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ الخ : رااز یَضْرِبُ، یُضْرَبُ الخ بنا کردند چوں لن ناصبہ نافیہ تاکیدیہ دراولشاں درآوردہ وآخرشاں را نصب دادہ، علامت نصبی بظہور فتحات شد در پنج پنج صیغہ، وسقوط نونات اعرابی شد در ہفت ہفت صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در دو دو صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لَنْ یَّضْرِبَ لَنْ یُضْرَبَ الخ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل امر حاضر معلوم ومجہول﴾

اِضْرِبْ الخ: رااز تَضْرِبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، تاءِ حرف مضارعت را حذف کردہ، مابعد تاء ساکن ماند چوں ابتداء بسکون محال بود پس نظر کردہ بسوئے عین کلمہ کہ او مضموم نہ بود لہٰذا ہمزہ وصلیہ مکسورہ دراولشاں را درآوردہ وآخرشاں را وقف کردہ، علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی است وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ،اِضْرِبْ الخ شدند۔

لِتُضْرَبْ الخ : رااز تُضْرَبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، چوں لام امریہ جازمہ دراولشاں درآوردہ وآخرشاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در یک صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ وسقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا آنچہ مبنی است وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لِتُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿مؤکّد بانون تاکید ثقیلہ﴾

اِضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ: کہ دراصل اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد، ماقبلش رامبنی برفتحہ گشت، اِضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ شدند۔

اِضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ: کہ دراصل اِضْرِبَا لِتُضْرَبَا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد اِضْرِبَانَّ لِتُضْرَبَانَّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او بانون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ اِضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ شدند۔

اِضْرِبُنَّ لِتُضْرَبُنَّ: کہ دراصل اِضْرِبُوْا لِتُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد، اِضْرِبُوْنَّ لِتُضْرَبُوْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ ونون مدغم علیٰ غیر حدّہٖ اول ایشاں واؤ ساکن مدہ بود آں واؤ راحذف کردہ، ضمہ ماقبل واؤ را برحال خود گزاشتہ تاکہ دلالت کند برحذفیت واؤ اِضْرِبُنَّ لِتُضْرَبُنَّ شدند۔

اِضْرِبِنَّ لِتُضْرَبِنَّ: کہ دراصل اِضْرِبِیْ لِتُضْرَبِیْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد اِضْرِبِیْنَّ لِتُضْرَبِیْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان یاء ونون مدغم علیٰ غیر حدّہٖ اول ایشاں یائے ساکنہ مدہ بود آں یاء راحذف کردہ کسرہ ماقبل یاء را برحال خود گزاشتہ تاکہ دلالت کند برحذفیت یاء اِضْرِبِنَّ لِتُضْرَبِنَّ شدند۔

اِضْرِبْنَانِّ لِتُضْرَبْنَانِّ: کہ دراصل اِضْرِبْنَ لِتُضْرَبْنَ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد، پس اجتماع ثلاثہ نونات زوائد شد در یک کلمہ وایں چنیں درکلام عرب مستکرہ مستثقلہ پنداشتند لہٰذا الف مفاصل رامیاں ایشاں درآوردہ اِضْرِبْنَانَّ لِتُضْرَبْنَانَّ شدند، پس فتحہ نون رابکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او بانون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ اِضْرِبْنَانِّ لِتُضْرَبْنَانِّ شدند۔

﴿مؤکّد بانون تاکید خفیفہ﴾

اِضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ: کہ دراصل اِضْرِبْ لِتُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخر ایشاں متصل شد، ماقبلش رامبنی برفتحہ گشت، اِضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ شدند۔

اِضْرِبُنْ لِتُضْرَبُنْ: کہ دراصل اِضْرِبُوْا لِتُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخر ایشاں متصل شد، اِضْرِبُوْنْ لِتُضْرَبُوْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ ونون مدغم علیٰ غیر حدّہٖ اول ایشاں واؤ ساکن مدہ بود آں واؤ راحذف کردہ، ضمہ ماقبل واؤ را

برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند بر حذفیت واوٗ اِضْرِبُنْ لِتُضْرَبُنْ شدند۔

اِضْرِبِنْ لِتُضْرَبِنْ: کہ دراصل اِضْرِبِیْ لِتُضْرَبِیْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخرایشاں متصل شد اِضْرِبِیْنْ لِتُضْرَبِیْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان یاء ونون مدغم علٰی غیرحدہ اول ایشاں یائے ساکنہ مدہ بود آں یاء را حذف کردہ کسرہ ماقبل یاء را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند برحذفیت یاء اِضْرِبِنْ لِتُضْرَبِنْ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل امر غائب معلوم ومجہول﴾

لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ الخ: رااز يَضْرِبُ يُضْرَبُ الخ سوائے مخاطب بنا کردند، چوں لام امر یہ جازمہ دراول ایشاں درآوردہ وآخر ایشاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در سہ سہ صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِيُّ مَا لَا يَتَغَيَّرُ آخِرُهُ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَيْهِ ، لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ الخ شدند۔

﴿مؤکد با نون تاکید ثقیلہ﴾

لِيَضْرِبَنَّ لِيُضْرَبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ لِاَضْرِبَنَّ لِاُضْرَبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ: کہ دراصل لِيَضْرِبْ لِيُضْرَبْ لِتَضْرِبْ لِتُضْرَبْ لِاَضْرِبْ لِاُضْرَبْ لِنَضْرِبْ لِنُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد ماقبلش را مبنی بر فتحہ گشت، لِيَضْرِبَنَّ لِيُضْرَبَنَّ لِتَضْرِبَنَّ لِتُضْرَبَنَّ لِاَضْرِبَنَّ لِاُضْرَبَنَّ لِنَضْرِبَنَّ لِنُضْرَبَنَّ شدند۔

لِيَضْرِبَانِّ لِيُضْرَبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ : کہ دراصل لِيَضْرِبَا لِيُضْرَبَا لِتَضْرِبَا لِتُضْرَبَا بودند چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد لِيَضْرِبَانَّ لِيُضْرَبَانَّ لِتَضْرِبَانَّ لِتُضْرَبَانَّ شدند، پس فتحہ نون را بکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او با نون تثنیہ فِيْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ لِيَضْرِبَانِّ لِيُضْرَبَانِّ لِتَضْرِبَانِّ لِتُضْرَبَانِّ شدند۔

لِيَضْرِبُنَّ لِيُضْرَبُنَّ: کہ دراصل لِيَضْرِبُوْا لِيُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد لِيَضْرِبُوْنَّ لِيُضْرَبُوْنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واوٗ ونون مدغم علٰی غیرحدہ اول ایشاں واوٗ ساکن مدہ بود آں واوٗ را حذف کردہ، ضمہ ماقبل واوٗ را برحال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند برحذفیت واوٗ، لِيَضْرِبُنَّ لِيُضْرَبُنَّ شدند۔

لِيَضْرِبْنَانِّ لِيُضْرَبْنَانِّ: کہ دراصل لِيَضْرِبْنَ لِيُضْرَبْنَ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخرایشاں متصل شد لِيَضْرِبْنَنَّ لِيُضْرَبْنَنَّ شدند، پس اجتماع ثلاثہ نونات زوائد شد دریک کلمہ وایں چنیں درکلام عرب مستکرہ مستثقلہ پنداشتند لہٰذا الف مفاصل را

میاں ایشاں درآوردہ لِیَضْرِبْنَانَّ لِتَضْرِبْنَانَّ شدند، پس فتحہ نون را بکسرہ بدل کردہ از برائے مناسبت او بانون تثنیہ فِیْ وُقُوْعِهَا بَعْدَ اَلِفٍ زَائِدَةٍ لِیَضْرِبْنَانِّ لِیُضْرَبْنَانِّ شدند۔

﴿بانون تاکید خفیفہ﴾

لِیَضْرِبَنْ لِیُضْرَبَنْ لِتَضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ لَاَضْرِبَنْ لَاُضْرَبَنْ لِنَضْرِبَنْ لِنُضْرَبَن: کہ در اصل لِیَضْرِبْ لِیُضْرَبْ لِتَضْرِبْ لِتُضْرَبْ لَاَضْرِبْ لَاُضْرَبْ لِنَضْرِبْ لِنُضْرَبْ بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخر ایشاں متصل شد ما قبلش را مبنی بر فتحہ گشت، لِیَضْرِبَنْ لِیُضْرَبَنْ لِتَضْرِبَنْ لِتُضْرَبَنْ لَاَضْرِبَنْ لَاُضْرَبَنْ لِنَضْرِبَنْ لِنُضْرَبَن شدند۔

لِیَضْرِبُنْ لِیُضْرَبُنْ : کہ در اصل لِیَضْرِبُوْا لِیُضْرَبُوْا بودند، چوں نون تاکید خفیفہ بآخر ایشاں متصل شد لِیَضْرِبُوْنْ لِیُضْرَبُوْنْ شدند، پس التقائے ساکنین شد درمیان واؤ ونون مدغم علیٰ غیر حدّہٖ اول ایشاں واؤ ساکن مدّہ بود آں واؤ را حذف کردہ، ضمہ ما قبل واؤ را بر حال خود گزاشتہ تا کہ دلالت کند بر حذفیت واؤ، لِیَضْرِبُنْ لِیُضْرَبُنْ شدند۔

﴿صرف کبیر فعل نہی حاضر معلوم ومجہول﴾

لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ الخ : راازتَضْرِبُ تُضْرَبُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، چوں لائے نہیہ جازمہ در اولینھا درآوردہ، وآخرینھا را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در یک یک صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لَا تَضْرِبْ لَا تُضْرَبْ الخ شدند۔

(باقی قیاس کن بر ما قبل امر حاضر معلوم ومجہول، ثقیلہ وخفیفہ۔)

﴿صرف کبیر فعل نہی غائب معلوم ومجہول﴾

لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الخ : راازیَضْرِبُ یُضْرَبُ الخ سوائے مخاطب بنا کردند، چوں لائے نہیہ جازمہ در اولینھا درآوردہ وآخرینھا را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرکات شد در چہار چہار صیغہ، وسقوط نونات اعرابیہ شد در سہ سہ صیغہ، وسقوط چیزے نہ شد در یک یک صیغہ زیرا آنچہ کہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ آخِرُهٗ بِدُخُوْلِ الْعَوَامِلِ الْمُخْتَلِفَةِ عَلَیْهِ ، لَا یَضْرِبْ لَا یُضْرَبْ الخ شدند۔

(باقی قیاس کن بر ما قبل امر غائب معلوم ومجہول، ثقیلہ وخفیفہ۔)

﴿صرف کبیر اسم ظرف﴾

مَضْرِبٌ : را از یَضْرِبُ بنا کردند، یا حرف مضارعت را حذف کردہ بجائش میم مفتوحہ از برائے علامت اسم ظرف درآوردہ، فاء و عین کلمہ را برحال خود گزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را درآخرش درآوردہ، مَضْرِبٌ شد۔

مَضْرِبَانِ : را از مَضْرِبٌ بناء کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین، یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، مَضْرِبَانِ درحالت رفعی، و مَضْرِبَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضَارِبُ : را از مَضْرِبٌ بنا کردند، حرف اول را برحال خود گزاشتہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را برحال خود گزاشتہ، تنوین تمکن را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِبُ شد۔

مُضَیْرِبٌ : را از مَضْرِبٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ باقیاں را برحال خود گزاشتہ، مُضَیْرِبٌ شد۔

﴿صرف کبیر اسم آلہ﴾

مِضْرَبٌ : را از یَضْرِبُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت را حذف کردہ بجائش میم مکسورہ از برائے علامت اسم آلہ درآوردہ، فاء کلمہ را برحال خود گزاشتہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را درآخرش درآوردہ، مِضْرَبٌ شد۔

مِضْرَبَانِ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، مِضْرَبَانِ شد درحالت رفعی ومِضْرَبَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضَارِبُ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، حرف اول وثانی رافتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، تنوین تمکن را مقدر نمودن از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِبُ شد۔

مُضَیْرِبٌ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جا یائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ حرفیکہ مابعد از علامت تصغیر بود آں را کسرہ دادہ باقیاں را برحال خود گزاشتہ، مُضَیْرِبٌ شد۔

مِضْرَبَۃٌ : را از مِضْرَبٌ بنا کردند، تائے متحرکہ از برائے وزن مِفْعَلَۃٌ درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، مِضْرَبَۃٌ شد۔

مِضْرَبَتَانِ : را از مِضْرَبَۃٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہر دو کہ در واحد بود درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ مِضْرَبَتَانِ شد درحالت رفعی و مِضْرَبَتَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

مَضَارِبُ: راازمِضرَبَۃٌ بنا کردند۔حرف اول وثانی رافتحہ دادہ،سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ حرفیکہ مابعداز برائے علامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ،تائے واحدہ راحذف کردہ،تنوین تمکن علامت اسمیت رامقدرنمودن از برائے ضدیت منع صرف،مَضَارِبُ شد۔

مُضَيرِبَۃٌ: راازمِضرَبَۃٌ بنا کردند،حرف اول را ضمہ دادہ،ثانی رافتحہ دادہ،سوم جایائے ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، حرفیکہ مابعداز علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ،باقیاں رابرحال خودگزاشتہ،مُضَيرِبَۃٌ شد۔

مِضرَابٌ : راازمِضرَبٌ بنا کردند،چہارم جاالف از برائے وزن مِفعَالٌ درآوردہ، مِضرَابٌ شد۔

مِضرَابَانِ: راازمِضرَابٌ بنا کردندالف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یاازتنوین یااز ہردوکہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ مِضرَابَانِ شددرحالت رفعی و مِضرَابَينِ شددرحالت نصبی وجری۔

مَضَارِيبُ: راازمِضرَابٌ بنا کردند،حرف اول وثانی رافتحہ دادہ سوم جاءالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ،حرفیکہ مابعداز علامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ،الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیاءگشت،تنوین تمکن رامقدر نمودن از برائے ضدیت منع صرف مَضَارِيبُ شد۔

مُضَيرِيبٌ: راازمِضرَابٌ بنا کردندحرف اول راضمہ دادہ،ثانی رافتحہ دادہ،سوم جایاءساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ،حرفیکہ مابعداز علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ،پس الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیاءگشت باقیاں رابرحال خودگزاشتہ مُضَيرِيبٌ شد۔

﴿افعل التفضيل المذكر منه﴾

اَضرَبُ: راازیَضرِبُ بنا کردند،یاءحرف مضارعت راحذف کردہ بجائش ہمزہ مفتوحہ از برائے علامت اسم تفضیل درآوردہ،فاء کلمہ رابرحال خودگزاشتہ،عین کلمہ رافتحہ دادہ،تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ،بعدہٗ تنوین تمکن رامقدرنمودن از برائے ضدیت منع صرف اَضرَبُ شد۔

اَضرَبَانِ : راازاَضرَبُ بنا کردند،الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یاازتنوین یااز ہردوکہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ اَضرَبَانِ شددرحالت رفعی،و اَضرَبَينِ شددرحالت نصبی وجری۔

اَضرَبُونَ: راازاَضرَبُ بنا کردند،واؤ ساکن علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض ازضمہ یاازتنوین یااز ہردوکہ درواحد بود درآخرش درآوردہ،ماقبل واؤراضمہ دادہ اَضرَبُونَ شددرحالت رفعی،و اَضرَبِينَ شددرحالت نصبی وجری۔

اَضَارِبُ: راازاَضْرَبُ بنا کردند،حرف اول رابرحال خودگزاشتہ ثانی رافتحہ دادہ،سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصیٰ درآوردہ، حرفیکہ مابعدازعلامت جمع اقصیٰ شدآں راکسرہ دادہ اَضَارِبُ شد۔

اُضَیْرِبٌ: راازاَضْرَبُ بنا کردند،حرف اول راضمہ دادہ،ثانی رافتحہ دادہ،سوم جایاءساکنہ از برائے علامت تصغیردرآوردہ،حرفیکہ مابعدازعلامت تصغیرشدآں راکسرہ دادہ،اُضَیْرِبُ شد باز تنوین مقدّررااظہارنمودند اُضَیْرِبٌ شد۔

﴿والمؤنث منه﴾

ضُرْبیٰ: راازاَضْرَبُ بنا کردند،ہمزہ راحذف کردہ،فاءکلمہ راضمہ دادہ،عین کلمہ راساکن کردہ،بعدۂ الف مقصورہ از برائے علامت تانیث درآوردہ،ماقبل الف رافتحہ دادہ ضُرْبیٰ شد۔

ضُرْبَیَانِ: راازضُرْبیٰ بنا کردند،الف مقصورہ رابیاءمفتوحہ بدل کردہ،الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازیاءیاازتنوین یاازہردو کہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ ضُرْبَیَانِ شددرحالت رفعی و ضُرْبَیَیْنِ شددرحالت نصبی وجری۔

ضُرْبَیَاتٌ: راازضُرْبیٰ بنا کردند،الف مقصورہ رابیامفتوحہ بدل کردہ،الف وتاءعلامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ ضُرْبَیَاتٌ شد۔

ضُرَبٌ: راازضُرْبیٰ بنا کردند،حرف اول رابرحال خودگزاشتہ،ثانی رافتحہ دادہ،بعدۂ ضمہ مع التنوین مقدّرہ رادرآخرش اظہار نمودن ضُرَبٌ شد۔

ضُرَیْبیٰ: راازضُرْبیٰ بنا کردند،حرف اول رابرحال خودگزاشتہ ثانی رافتحہ دادہ سوم جایاءساکنہ از برائے علامت تصغیردرآوردہ، ضُرَیْبیٰ شد۔

﴿فعل التعجب منه﴾

مَا اَضْرَبَهٗ: راازیَضْرِبُ بنا کردند،یاءحرف مضارعت راحذف کردہ بجائش ہمزہ مفتوحہ مسبوقہ بماتعجبیہ درآوردہ،فاءکلمہ رابرحال خودگزاشتہ،عین کلمہ رافتحہ دادہ بعدۂ "ۂ" ضمیرمنصوب متصل بفتحہ ماقبل درآخرش درآوردہ مَا اَضْرَبَهٗ شد۔

وَ اَضْرِبْ بِهٖ: راازیَضْرِبُ بنا کردند،یاءحرف مضارعت راحذف کردہ بجائش ہمزہ مفتوحہ از برائے فعل تعجب درآوردہ،فاءوعین کلمہ را بحال خودگزاشتہ بعدۂ باءحرف جارمع "ۂ" ضمیرمجرورمتصل باسکان ماقبل درآخرش درآوردہ اَضْرِبْ بِهٖ شد،پس دوحرف از یک جنس دریک جابہم آمدنداول ساکن ثانی متحرک اول رادرثانی ادغام کردہ اَضْرِبِّهٖ شد۔

ضَرُبَ: راازیَضْرِبُ بنا کردندیاءحرف مضارعت راحذف کردہ،فاءکلمہ رافتحہ دادہ،عین کلمہ راضمہ دادہ،وآخرش رامبنی برفتحہ ساختہ ضَرُبَ شد۔

قوانین برائے ثلاثی مجرد

قانون نمبر ا۔ ﴿دوعلامات تانیث والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

دوعلامات تانیث کا جمع ہونا منع ہے: فعل میں مطلقاً اور اسم میں اس شرط پر کہ دونوں ایک ہی جنس کی ہوں۔

مطلب قانون کا یہ ہے کہ دوعلامات تانیث کا فعل میں جمع ہونا مطلقاً منع ہے، مطلقاً سے مراد یہ ہے کہ خواہ دونوں علامات ایک ہی جنس کی ہوں یا الگ الگ جنس کی۔ فعل میں ایک جنس کی مثال کلام عرب میں نہیں ملتی، الگ الگ جنس کی مثال ضَرَبْنَ ہے، جو اصل میں ضَرَبْتَنَ تھا۔ اسم میں دوعلامات کا جمع ہونا تب منع ہے جب دونوں ایک ہی جنس کی ہوں، جیسے ضَارِبَاتٌ جو کہ اصل میں ضَارِبَتَاتٌ تھا اور اگر ایک جنس کی نہ ہوں تو دونوں کا جمع کرنا جائز ہے، جیسے ضُرُبَیَاتٌ، حُبْلَیَاتٌ جو بنائے گئے ہیں ضُرُبیٰ اور حُبْلیٰ سے۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿مدہ زائدہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر مدّہ زائدہ جو اسم (مفرد) میں دوسری جگہ ہو تو جب اس اسم سے جمع اقصیٰ اور اسم تصغیر بنائیں گے تو مدّہ زائدہ کو واوِ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، جمع اقصیٰ کی مثال جیسے ضَارِبَۃٌ سے ضَوَارِبُ اور تصغیر کی مثال جیسے ضَارِبٌ سے ضُوَیْرِبٌ۔

قانون نمبر ۳۔ ﴿دخول الف لام والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر نون تنوین الف لام کے دخول اور اضافت سے گر جاتا ہے وجوباً، جب کہ نون تثنیہ اور نون جمع الف لام داخل ہونے سے نہیں گرتا بلکہ صرف اضافت سے گرتا ہے وجوباً۔ تنوین میں الف لام کی مثال غُلَامٌ سے الغُلَامُ، اضافت کی مثال غُلَامٌ سے غُلَامُ زیدٍ۔ نون تثنیہ وجمع کی مثال ضَارِبَانِ، ضَارِبُوْنَ سے ضَارِبَا زَیْدٍ، ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔

قانون نمبر ۴۔ ﴿تاء مثل رَحْمَۃٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی ہے۔

ہر نون تنوین اور نون خفیفہ کو حالت وقف میں ماقبل حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، سوائے اس تنوین کے جو تاء مثل رحمۃٌ پہ ہو اسے حرف علت سے بدلنا جائز نہیں، کیونکہ تاء مثل رحمۃٌ کو حالت وقف میں ھاء ساکنہ سے بدلنا واجب ہے۔

نون تنوین کی مثال ضَارِبٌ، رَحِیْمٍ، کَرِیْمًا کو حالت وقف میں ضَارِبُو، رَحِیْمِی، کَرِیْمَا پڑھنا جائز ہے، نون خفیفہ کی مثال

اِضْرِبْنَ، اِضْرِبُنْ، اِضْرِبِنْ کواِضْرِبَا ،اَضْرِبُو ،اِضْرِبِیْ پڑھنا جائز ہے، تاءمثل رحمة کی مثال رَحْمَةٌ، قُدْرَةٌ کورَحمَہ، قُدْرَہ پڑھنا واجب ہے۔

فائدہ نمبرا: تاءمثل رَحْمَةٌ سے مراد وہ تاء ہے جو اسم میں ہو، زائدہ ہو اور جمع مؤنث سالم کی علامت نہ ہو، چنانچہ ضَرَبَتْ ، اُخْتٌ اور ضَارِبَاتٌ میں تاءمثل رَحْمَةٌ نہیں۔

فائدہ نمبر۲: اگرنون تنوین اورنون خفیفہ فتحہ کے تابع ہوتو ابدال جائز فصیح قریب الوجوب ہوگا اور اگر ضمہ یا کسرہ کے تابع ہوتو عدم ابدال جائز فصیح ہوگا۔

قانون نمبر۵۔ ﴿نون اعرابی والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہرنون اعرابی نواصب اور جوازم کے دخول، نون ثقیلہ اور خفیفہ کے لحوق اور امر حاضر معلوم کی بناء کے وقت گر جاتا ہے وجوباً۔

مطلب قانون کا یہ ہے کہ فعل مضارع سے نون اعرابی پانچ وجہوں سے وجوباً گرتا ہے:

۱) حروف جوازم کے دخول سے، جیسے لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ یَضْرِبُوْا۔ ۲) حروف نواصب کے دخول سے، جیسے لَنْ یَّضْرِبَا، لَنْ یَّضْرِبُوْا ۔ ۳) نون ثقیلہ کے لحوق سے لَیَضْرِبُنَّ۔ ۴) نون خفیفہ کے لحوق سے، جیسے لَیَضْرِبُنْ۔

۵) امر حاضر معلوم بناتے وقت، جیسے اِضْرِبَا ۔

دخول اس کو کہتے ہیں کہ کوئی حرف فعل کے شروع میں لگایا جائے اور لحوق اس کو کہتے ہیں کہ کوئی حرف فعل کے آخر میں لگایا جائے۔

عوامل جوازم کل چودہ ہیں، جن میں پانچ حروف اور نو اسماء ہیں۔

حروف یہ ہیں: اِنْ و لَمْ و لَمَّا و لامِ امر و لاء نہی۔

اسماء یہ ہیں: مَنْ و مَا و مَھْمَا و اَیٌّ و حَیْثُمَا و اِذْمَا و مَتٰی و اَیْنَمَا و اَنّٰی۔ حروف نواصب کل چار ہیں: اَنْ و لَنْ و کَیْ و اِذَنْ۔

قانون نمبر۶۔ ﴿حروف یرملون والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے اور ایک وجوبی ہے۔

۱) نون تنوین اور نون ساکن کے بعد حروف یرملون میں سے کوئی حرف آجائے تو نون کو اس حرف کی جنس کر کے ادغام کرنا واجب ہے، جیسے مَنْ یَّشَآءُ، رَعْدٌوَّبَرْق، حروف "ینمو" میں ادغام مع الغنہ ہوگا اور "لر" میں بلا غنہ۔

۲) نون متحرک کے بعد حروف یرملون آئیں تو ادغام جائز ہے، جیسے اَذِنَ یَتِیْمٌ میں اَذِنْ یَّتِیْمٌ، لیکن اس قانون کی دو شرطیں ہیں:

1 ۔نون ساکن اور حرف یرملون ایک کلمہ میں نہ ہوں جیسے دُنْیَا ، عُنْوَانٌ ۔ 2۔سکتہ واجب نہ ہو جیسے مَنْ ؔرَاق ۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿باء مطلق والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی تین شقیں ہیں:

۱) ہر نون تنوین اور نون ساکن جو باء سے پہلے آجائے تو اسے میم سے بدلنا واجب ہے، جیسے مِن بَعْدُ، لَفِیْ شِقَاقٍ بَعِیْدٍ، اسے اِقلاب کہتے ہیں۔

۲) اگر نون تنوین اور نون ساکن حروف حلقی سے پہلے واقع ہوں تو اظہار (نون کو ظاہر کر کے پڑھنا) واجب ہے، جیسے اَنْعَمْتَ عَلَیْہِم، سَوَاءٌ عَلَیْہِم۔

۳) اگر نون تنوین اور نون ساکن حروف اِخفاء سے پہلے واقع ہوں تو اخفاء کرنا (نون کو چھپا کر پڑھنا) واجب ہے۔ جیسے ءَ اَنْذَرْتَھُمْ، عَزِیْزٌ ذُوْانْتِقَام۔

فائدہ: حروف کل انتیس ہیں، جن میں سے الف نون ساکن اور نون تنوین کے بعد واقع نہیں ہوسکتا، باقی میں سے چھ حروف یرملون ہیں: یآء، رآ، میم، لام، واؤ، نون، چھ حروف حلقی ہیں: ھمزہ، ھآء، عین، حآء، غین، خآء۔ ایک حرف اقلاب ہے: بآء، ان کے علاوہ باقی پندرہ حروف اخفاء ہیں جو یہ ہیں، تآء، ثآء، جیم، دال، ذال، زا، سین، شین، صآد، ضآد، طآء، ظآء، فآء، قاف، کاف۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿امر حاضر معلوم والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر چھ صیغے امر حاضر معلوم کے، فعل مضارع مخاطب کے چھ صیغوں سے بنائے جاتے ہیں، وہ اس طرح کہ بصریوں کے نزدیک فعل مضارع کے شروع سے تاء کو حذف کرتے ہیں اور آخر میں لَمْ کا حکم جاری کرتے ہیں وجوبًا اور کوفیوں کے نزدیک لام اِمر کو اول میں لاتے ہیں اور پھر تاء کو مضارع و امر میں فرق اور لام کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کرتے ہیں۔

بہر صورت تاء کو حذف کرنے کے بعد اگر مابعد متحرک ہو تو یہی امر ہے، جیسے تَعِدُ سے عِدْ۔ اگر مابعد ساکن ہے تو شروع میں ہمزہ وصلیہ لائیں گے، جو عین کلمہ کے تابع ہوگا، اگر عین کلمہ مضموم ہو تو ہمزہ وصلیہ مضمومہ ہوگا، جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ اور اگر عین کلمہ مکسور یا مفتوح ہو تو ہمزہ وصلیہ مکسورہ ہوگا، جیسے تَعْلَمُ، تَضْرِبُ سے اِعْلَمْ، اِضْرِبْ۔ لیکن شروع میں ہمزہ وصلیہ لانے کی لیے شرط ہے کہ وہاں ہمزہ قطعیہ محذوف نہ ہو، اگر ہو تو اسے واپس لانا واجب ہے، جیسے تُکْرِمُ (جو اصل میں تُاَکْرِمُ تھا) سے اَکْرِمْ۔

اَکْرِمْ الخ را از تُکْرِمُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، تاء حرف مضارعت را حذف کردہ، مابعد تاء ساکن ماند، چوں ابتداء

بسکون محال بود لہٰذا ہمزہ قطعیہ محذوف دریں جا باز آمدہ، زیرا آنچہ علت حذفیت او زائل شد و آخر ش را وقف کردہ، علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ، و سقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ، و سقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ زیرا نچہ مبنی اند والمبنی ما لا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفة علیه اَکْرِمْ الخ شدند۔

و یا کہ اَکْرِمْ الخ را از تُکْرِمُ الخ سوائے متکلم بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش کہ اصل او تُاَکْرِمُ الخ بودند، تاء حرف مضارعت را حذف کردہ، ما بعد تاء متحرک ماند لہٰذا امر بہموں شد و آخر ش را وقف کردہ علامت وقفی سقوط حرکت شد در یک صیغہ، و سقوط نونات اعرابیہ شد در چہار صیغہ، و سقوط چیزے نہ شد در یک صیغہ، زیرا نچہ مبنی اند والمبنی ما لا یتغیر آخرہ بدخول العوامل المختلفة علیه اَکْرِمْ الخ شدند۔

قانون نمبر۹۔ ﴿ظرف والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔اس قانون کی چار شقیں ہیں:

۱) صحیح، مہموز اور اجوف کا ہر وہ باب جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پر ہو اس کی ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا اور جس کا مضارع یَفْعِلُ کے وزن پہ نہ ہو تو اس کی ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا۔ یَفْعِلُ کی مثال یَضْرِبُ، یَزْئِرُ، یَبِیْعُ سے مَضْرِبٌ، مَزْئِرٌ، مَبِیْعٌ۔ غیر یَفْعِلُ کی مثال یَعْلَمُ، یَأْمُرُ، یَقُوْلُ سے مَعْلَمٌ، مَأْمَرٌ، مَقَالٌ۔

۲) مثال کے ہر باب کی اسم ظرف مطلقًا مَفْعِلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا، جیسے یَعِدُ (جو اصل میں یَوْعِدُ تھا) یَوْجَلُ، یَوْسُمُ سے مَوْعِدٌ، مَوْجِلٌ، مَوْسِمٌ۔

۳) لفیف، ناقص اور مضاعف کی ظرف مطلقًا مَفْعَلٌ کے وزن پر آتی ہے وجوبًا، جیسے یَدْعُوْ، یَرْمِیْ سے مَدْعًا، مَرْمًا اور یَطْوِیْ، یَوْجَی سے مَطْوًی، مَوْجًی اور یَمُدُّ، یَفِرُّ سے مَمَدٌّ، مَفَرٌّ۔اس کے خلاف سب شاذ ہیں، جیسے یَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ، یَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ۔

۴) ثلاثی مزید، رباعی مجرد اور مزید کی ظرف اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر آتی ہے، جیسے یُکْرِمُ، یُدَحْرِجُ، یَتَدَحْرَجُ سے مُکْرَمٌ، مُدَحْرَجٌ، مُتَدَحْرَجٌ۔

تعلیل: ضُوْرِبَ الخ: را از ضَارَبَ الخ بنا کردند، حرف اول را ضمہ دادہ، ما قبل آخر را کسرہ دادہ، پس الف از جہت ضمہ ما قبل منقلب بواو گشت، ضُوْرِبَ الخ شدند۔

مَضَارِیْبُ: را از مِضْرَابٌ بنا کردند، حرف اول و ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصی در آوردہ، حرفیکہ ما بعد از

علامت جمع اقصیٰ شد آں را کسرہ دادہ، پس الف از جہت کسرہ ماقبل منقلب بیا گشت، تنوین تمکن را مقدر نمودن از برائے ضدیت منع صرف، مَضَارِیْبُ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿ضُورِبَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر الف اگر ضمہ کے بعد واقع ہو تو اسے واؤ اور اگر کسرہ کے بعد واقع ہو تو اسے یاء سے بدلاتے ہیں وجوباً۔ ضمہ کی مثال ضُورِبَ جو بنایا گیا ہے ضَارَبَ سے، اور کسرہ کی مثال مَضَارِیْبُ جو بنایا گیا ہے مِضْرَابٌ سے۔

قانون نمبر ۱۱۔ ﴿الف مقصورہ والا قانون﴾

حکم: چند شقیں جوازی ہیں باقی قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ الف مقصورہ کے قواعد پر مشتمل ہے اور دوسرا حصہ الف ممدودہ کے قواعد پر۔

پہلا حصہ: ہر وہ اسم جس میں الف مقصورہ ہو تو جب اس سے تثنیہ اور جمع مؤنث سالم کی بناء کی جائے تو دو صورتوں میں الف مقصورہ کو واؤ مفتوحہ اور تین صورتوں میں یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے:

واؤ سے بدلنے کی صورتیں:

۱) الف مقصورہ تیسری جگہ ہو، بدل واؤ سے ہو، جیسے عَصَا، جو اصل میں عَصَوٌ تھا، اس سے تثنیہ عَصَوَانِ اور جمع مؤنث سالم عَصَوَاتٌ ہوگا۔

۲) الف مقصورہ اصلی ہو (بدل نہ ہو) اور اس میں امالہ کرنا جائز نہ ہو، جیسے اِلٰی کا کلمہ جب کسی کا عَلَم بنا دیا جائے تو اس سے تثنیہ اِلَوَانِ اور جمع اِلَوَاتٌ ہوگا۔

یاء سے بدلنے کی صورتیں:

۱) الف مقصورہ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ ہو، جیسے ضُرْبٰی، مُصْطَفٰی، مُسْتَشْفٰی۔ ضُرْبٰی سے تثنیہ ضُرْبَیَانِ اور جمع مؤنث سالم ضُرْبَیَاتٌ ہیں، اسی طرح مُصطَفٰی، مُسْتَشْفٰی بھی ہیں۔

۲) الف مقصورہ تیسری جگہ بدل یاء سے ہو، جیسے رَحٰی (جو اصل میں رَحَیٌ تھا) اس سے تثنیہ رَحَیَانِ اور جمع مؤنث سالم رَحَیَاتٌ ہیں۔

۳) الف مقصورہ تیسری جگہ ہو اصلی ہو اور اس میں امالہ کرنا بھی درست ہو، جیسے بلٰی کا کلمہ جو کسی کا عَلَم بنا دیا جائے تو اس سے بَلَیَانِ، بَلَیَاتٌ۔

دوسرا حصہ: ہر وہ اسم جس میں الف ممدودہ ہو تو تثنیہ و جمع مؤنث سالم کی بناء کے وقت ایک صورت میں ہمزہ ممدودہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، ایک صورت میں برحال چھوڑنا واجب ہے اور چار صورتوں میں جواز الامرین ہے، یعنی ہمزہ کو برحال رکھنا اور واؤ سے بدلنا دونوں جائز ہیں۔

واؤ سے بدلنے کی صورت: الف ممدودہ تانیث کی علامت ہو جیسے حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ ، حَمْرَاوَاتٌ ۔

برحال رکھنے کی صورت: الف ممدودہ اصلی ہو، بدل بھی نہ ہو، زائدہ بھی نہ ہو جیسے قُرَّآءٌ سے قُرَّائَانِ ، قُرَّائَاتٌ ۔

جواز الامرین: الف ممدودہ بدل واؤ سے ہو، جیسے کِسَآءٌ ، بدل یاء سے ہو، جیسے رِدَاءٌ ، بدل الف سے ہو، جیسے صَحْرَآءُ (جو اصل میں صَحْرَا تھا، اشباع کے لیے ایک الف زائدہ کیا تو صَحْرَاا ہو گیا، ثانی الف کو ہمزہ سے بدلا تو صَحْرَآء ہو گیا) یا الحاق کے لیے زائدہ ہو جیسے عِلْبَآء (جو قِرْطَاسٌ کے ساتھ ملحق ہے) چنانچہ مذکورہ مثالوں سے کِسَائَانِ ، کِسَائَاتٌ ، رِدَائَانِ ، رِدَائَاتٌ ، صَحْرَائَانِ ، صَحْرَائَاتٌ ، عِلْبَائَانِ ، عِلْبَائَاتٌ بھی جائز ہے اور کِسَاوَانِ ، کِسَاوَاتٌ ، رِدَاوَانِ ، رِدَاوَاتٌ ، صَحْرَاوَانِ ، صَحْرَاوَاتٌ ، عِلْبَاوَانِ ، عِلْبَاوَاتٌ پڑھنا بھی جائز ہے۔

فائدہ اولیٰ: الف مقصورہ سے مراد ہر وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد کوئی حرف نہ ہو اور الف ممدودہ وہ الف ہے جو کلمہ کے آخر میں ہو لیکن اس کے بعد ہمزہ ہو۔

فائدہ ثانیہ: امالہ لغت میں مائل کرنے کو کہتے ہیں، اور اصطلاح صرف میں الف کو یاء اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کرنا۔ افعال متصرفہ اور اسماء متمکنہ میں تو امالہ جائز ہے لیکن اسماء مبنیات اور حروف میں امالہ جائز نہیں، سوائے تین حروف کے "بلیٰ، یا اور وہ لا جو لفظ اِمَّا لَا میں ہے" اور تین اسماء مبنیات " متٰی ، اَنّٰی ، ذَا " کے کہ ان میں امالہ جائز ہے۔

قانون نمبر ۱۲۔ ﴿ کلمہ حلقی العین والا قانون ﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی نو صورتیں ہیں۔

۱) ہر کلمہ حلقی العین جو فَعِلَ کے وزن پر ہو تو اس میں سوائے اصل کے تین وجہیں پڑھنا درست ہیں، خواہ اسم ہو یا فعل، مثال فعل کی جیسے شَهِدَ میں شَهْدَ ، شِهْدَ ، شِهِدَ اور مثال اسم کی جیسے فَخِذٌ میں فَخْذٌ ، فِخْذٌ ، فِخِذٌ پڑھنا درست ہیں۔

۲) فَعِلَ غیر حلقی العین میں سوائے اصل کے اسم میں دو اور فعل میں ایک وجہ پڑھنا درست ہے۔ اسم کی مثال جیسے کَتِفٌ میں کَتْفٌ ، کِتْفٌ اور فعل کی مثال جیسے عَلِمَ میں عَلْمَ ۔

۳)فُعِلَ حلقی العین میں سوائے اصل کے دو وجہیں پڑھنا درست ہیں، جیسے عُهِدَ میں عُهْدَ ، عِهْدَ ۔

۴)فُعِلَ غیر حلقی العین میں سوائے اصل کے ایک وجہ پڑھنا جائز ہے، جیسے ضُرِبَ میں ضُرْبَ ۔

۵)صورت فَعِلَ میں فَعْلَ پڑھنا درست ہے خواہ اول میں ہو، درمیان میں ہو یا آخر میں، اول کی مثال وَلِيَضْرِبُ میں وَلْيَضْرِبْ ۔ درمیان کی مثال جیسے مُزْدَلِفَةٌ میں مُزْدَلْفَةٌ ۔ آخر کی مثال جیسے يَكْتَسِبُ میں يَكْتَسْبُ (صورت فَعِلَ سے مراد وہ کلمہ ہے جو وزن صوری کے لحاظ سے فَعِلَ کے وزن پر ہو)۔

٦)صورت فَعُلَ میں فَعْلَ پڑھنا درست ہے بشرطیکہ فعل تعجب نہ ہو خواہ فعل میں ہو یا اسم میں ہو یا صورت میں ۔ فعل کی مثال جیسے شَرُفَ میں شَرْفَ ۔ اسم کی مثال، جیسے سَبُعٌ میں سَبْعٌ ۔ صورت کی مثال، جیسے وَهُوَ میں وَهْوَ ۔

۷)صورت فِعِلٌ میں فِعْلٌ پڑھنا جائز ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں ہو (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں)، اسم کی مثال جیسے اِبِلٌ میں اِبْلٌ ۔ صورت کی مثال، جیسے بِهِيَ میں بِهْيَ ۔

۸)صورت فُعُلٌ میں فُعْلٌ پڑھنا درست ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں) اسم کی مثال، جیسے قُفُلٌ میں قُفْلٌ اور صورت کی مثال، جیسے اُكْرِمُ میں اُكْرِمْ اور اُدْعُ میں اُدْعْ ۔

۹)صورت فُعُلٌ میں فُعْلٌ پڑھنا درست ہے، خواہ اسم میں ہو یا صورت میں (فعل میں یہ وزن مستعمل نہیں)۔ اسم کی مثال، جیسے عُنُقٌ میں عُنْقٌ اور صورت کی مثال، جیسے يَا زَيْدُ هُدًى میں يَا زَيْدُهْدًى ۔

قانون نمبر ۱۳۔ ﴿ماضی مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر باب جس کی ماضی مکسور العین ہو اور اس کا مضارع معلوم مفتوح العین ہو یا اس کی ماضی کے اول میں ہمزہ وصلیہ ہو یا تاء زائدہ مطردہ ہو تو اہل حجاز کے سوا سب صرفی ان تینوں ابواب کے مضارع معلوم میں حروف اتین کو سوائے یاء کے کسرہ کی حرکت دیتے ہیں جوازاً۔ ماضی مکسور العین کی مثال جیسے تَعْلَمُ ، اَعْلَمُ ، نَعْلَمُ میں تِعْلَمُ ، اِعْلَمُ ، نِعْلَمُ پڑھنا درست ہے۔ ماضی کے اول میں ہمزہ وصلیہ ہو، جیسے تَكْتَسِبُ ، اَكْتَسِبُ ، نَكْتَسِبُ میں تِكْتَسِبُ ، اِكْتَسِبُ ، نِكْتَسِبُ پڑھنا درست ہے۔ ماضی کے اول میں تاء زائدہ مطردہ ہو، جیسے تَتَصَرَّفُ ، اَتَصَرَّفُ ، نَتَصَرَّفُ میں تِتَصَرَّفُ ، اِتَصَرَّفُ ، نِتَصَرَّفُ پڑھنا درست ہے۔ سوائے دو بابوں اَبٰی ، يَأْبٰی اور يَئِسَ ، يَيْئَسُ کے کیونکہ ان میں یاء کو بھی کسرہ کی حرکت دینا جائز ہے۔ جیسے يَأْبٰی ، تَأْبٰی ، اٰبٰی ، نَأْبٰی میں يِأْبٰی ، تِأْبٰی ، اِيْبٰی ، نِأْبٰی پڑھنا درست ہے اور يَيْئَسُ ، تَيْئَسُ ، اَيْئَسُ ، نَيْئَسُ میں يِيْئَسُ ، تِيْئَسُ ، اِيْئَسُ ، نِيْئَسُ پڑھنا درست ہے۔

قانون نمبر ۱۴۔ **﴿الف مفاعل والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو زائدہ ہوگا یا اصلی اگر زائدہ ہو تو اسے مطلقاً ہمزہ سے بدلانا واجب ہے یعنی خواہ الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت ہو یا نہ ہو، جیسے شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ اور طَوَاوِلُ سے طَوَائِلُ ۔اور اگر حرف علت اصلی ہو تو اسے ہمزہ سے بدلانے کے لیے الف مفاعل سے پہلے بھی حرف علت کا ہونا شرط ہے، اگر الف مفاعل سے پہلے حرف علت نہ ہو تو اسے ہمزہ سے بدلنا منع ہے جیسے قَوَاوِلُ سے قَوَائِلُ پڑھنا واجب ہے اور مَقَاوِلُ سے مَقَائِلُ منع ہے لیکن ضَیَاوِنُ (جو ضَیْوِنٌ کی جمع ہے) اور مَصَائِبُ (جو مُصِیْبَةٌ کی جمع ہے) دونوں شاذ ہیں، کیونکہ پہلے میں شرط پائے جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے اور دوسرے میں شرط نہ ہونے کے باوجود قانون لگاتے ہیں۔

فائدہ اولیٰ : مفاعل سے مراد وزن صوری ہے، یعنی الف مفاعل سے مراد وہ الف نہیں جو ایسے کلمہ میں ہو جس کا حقیقی وزن مَفَاعِل ہو، بلکہ اس سے مراد ہر وہ الف ہے جو تیسری جگہ جمع اقصیٰ کی علامت کے طور پر لایا جائے اور اس کے بعد بھی دو حرف ہوں۔

فائدہ ثانیہ : وزن کی تین قسمیں ہیں: ۱) وزن صرفی ۲) وزن صوری ۳) وزن عروضی۔

وزن صرفی : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو حرکات بھی ایک سی ہوں اور اصلی و زائدہ کا لحاظ بھی رکھا جائے، جیسے ضَارِبٌ بروزن فَاعِلٌ ۔

وزن صوری : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو، حرکات بھی ایک جیسی ہوں لیکن اصلی وزائدہ کا لحاظ نہ رکھا جائے، جیسے ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ ۔

وزن عروضی : جس میں متحرک کے مقابلے میں متحرک اور ساکن کے مقابلے میں ساکن ہو، لیکن حرکات بھی ایک جیسی نہ ہوں اور اصلی وزائدہ کا لحاظ بھی نہ رکھا جائے، جیسے شَرِیْفٌ بروزن فَعُوْلُن۔

﴿ابواب ثلاثی مجرد﴾

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلنَّصْرُ وَالنُّصْرَةُ (مدد کرنا)۔

مصادر: اَلْقُعُوْدُ ، اَلْهَرْبُ ، اَلْمَطْرُ ، اَلْخُلُوْدُ ، اَلسُّقُوْطُ ، اَلنَّسْخُ ، اَلرُّقُوْدُ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْعِلْمُ (جاننا)۔

مصادر: اَلسَّعَادَةُ ، اَللُّعُوْقُ ، اَللُّبْسُ ، اَلْعَطَشُ ، اَلضَّحْکُ ، اَلْقُدُوْمُ ، اَلسَّمْعُ ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْمَنْعُ (روکنا)۔

مصادر: اَلذَّهَابُ ، اَلْمَدْحُ ، اَلْجُحُوْدُ ، اَلنُّهُوْضُ ، اَلْمَضْغُ ، اَلسَّحْقُ ، اَلصَّرْخَةُ ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعِلَ یَفْعِلُ چوں اَلْحِسْبَانُ وَالْمَحْسِبُ وَالْمَحْسِبَةُ وَالْحِسَابُ (گمان کرنا)، (اَلنِّعْمَةُ)۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مجرد صحیح از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلشَّرْفُ وَالشَّرَافَةُ (بزرگ ہونا)۔

(اس باب کے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ آئی گی)۔

مصادر: اَلْقُرْبُ ، اَلْبُعْدُ ، اَلْبَصَارَةُ ، اَلْكَثْرَةُ ، اَلصُّعُوْبَةُ ، اَلْعَظْمَةُ ، اَلْكَرَامَةُ ۔

﴿صفت مشبہ﴾

شَرِیْفٌ: راازیَشْرُفُ بنا کردند، یاء حرف مضارعت را حذف کردہ، فاءکلمہ را فتحہ دادہ، بعد از عین کلمہ یاء ساکنہ از برائے علامت صفت مشبہ درآوردہ ماقبل یاء را کسرہ دادہ، تنوین تمکن علامت اسمیّت را در آخرش درآوردہ، شَرِیْفٌ شد۔

شَرِیْفَانِ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض ازضمہ یا ازتنوین یا از ہردو کہ در واحدان بود در آخرش درآوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شَرِیْفَانِ شد در حالت رفعی و شَرِیْفَیْنِ شد در حالت نصبی وجری۔

شَرِیْفُوْنَ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، واؤ ساکنہ علامت جمع مذکر سالم ونون مفتوحہ عوض ازضمہ یا ازتنوین یا از ہردو کہ در واحدان بود، در آخرش درآوردہ، ماقبل واؤ را ضمہ دادہ شَرِیْفُوْنَ شد در حالت رفعی و شَرِیْفِیْنَ شد در حالت نصبی وجری۔

شِرَافٌ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ را بکسرہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ بجائش الف علامت جمع تکسیر درآوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، شِرَافٌ شد۔

شُرُوْفٌ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ را بضمہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، بعد از عین کلمہ واؤ ساکنہ از برائے علامت جمع تکسیر ساختہ ماقبل واؤ را ضمہ دادہ، شُرُوْفٌ شد۔

شُرُفٌ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ را بضمہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ مضموم از برائے علامت جمع تکسیر ساختہ، شُرُفٌ شد۔

شُرَفَاءُ: راازشَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاءکلمہ را بضمہ بدل کردہ، یاء واحدہ را حذف کردہ، عین کلمہ را فتحہ دادہ بعدۂ الف ممدودہ از برائے علامت جمع تکسیر در آخرش درآوردہ، ماقبل الف را فتحہ دادہ، تنوین تمکن را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، شُرَفَاءُ شد۔

شُرْفَانٌ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ رابضمہ بدل کردہ، یاء واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ راساکن کردہ، بعدۂ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ ماقبل الف رافتحہ دادہ، شُرْفَانٌ شد۔

شِرْفَانٌ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، فتحہ فاء کلمہ رابکسرہ بدل کردہ، یاء واحدہ راحذف کردہ، عین کلمہ راساکن کردہ، بعدۂ الف ونون مزیدتین از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، شِرْفَانٌ شد۔

اَشْرَافٌ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ دراوّلش درآوردہ، یاء واحدہ راحذف کردہ، بجائش الف از برائے علامت جمع تکسیر درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، اَشْرَافٌ شد۔

اَشْرِفَآءُ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ دراوّلش درآوردہ، عین کلمہ رابرحال خودگذاشتہ، یاء واحدہ راحذف کردہ، الف ممدودہ از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، تنوین تمکن رامقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، اَشْرِفَآءُ شد۔

اَشْرِفَةٌ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، ہمزہ مفتوحہ باسکان فاء کلمہ دراوّلش درآوردہ، عین کلمہ دابرحال خودگذاشتہ، یاء واحدہ راحذف کردہ، بعدۂ تاء متحرکہ از برائے علامت جمع تکسیر درآخرش درآوردہ، ماقبل تارافتحہ دادہ، اَشْرِفَةٌ شد۔

شَرِیْفَةٌ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، تاء متحرکہ از برائے علامت تانیث درآخرش درآوردہ، ماقبل تاء رافتحہ دادہ، شَرِیْفَةٌ شد۔

شَرِیْفَتَانِ: رااز شَرِیْفٌ بنا کردند، الف علامت تثنیہ ونون مکسورہ عوض از ضمہ یا از تنوین یا از ہردو کہ درواحد بوددرآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، شَرِیفَتَانِ شد درحالت رفعی وشَرِیْفَتَیْنِ شد درحالت نصبی وجری۔

شَرِیْفَاتٌ: رااز شَرِیْفَةٌ بنا کردند، الف وتاء علامت جمع مؤنث سالم مع تنوین مقابلہ درآخرش درآوردہ، ماقبل الف رافتحہ دادہ، شَرِیْفَتَاتٌ شد، پس اجتماع دوعلامت تانیث شد دریک کلمہ وایں چنیں ثقیل بود لہٰذا تاء واحدہ راحذف کردہ، شَرِیْفَاتٌ شد۔

شَرَائِفُ: رااز شَرِیْفَةٌ بنا کردند، حرف اول رابرحال خودگذاشتہ، ثانی رافتحہ دادہ، سوم جاالف از برائے علامت جمع اقصٰی درآوردہ، حرفیکہ مابعداز علامت جمع اقصٰی شدآں راکسرہ دادہ، تاء واحدہ راحذف کردہ، تنوین تمکن رامقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف شَرَایِفُ شد، پس یاء واقع شد بعداز الف مفاعل آں یاء رابہمزہ بدل کردہ، شَرَائِفُ شد۔

شُرَیِّفٌ وٌ شُرَیِّفَةٌ: رااز شَرِیْفٌ وٌ شَرِیْفَةٌ بنا کردند، حرف اول راضمہ دادہ ثانی رافتحہ دادہ، سوم جایاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر درآوردہ، حرفیکہ مابعداز علامت تصغیر شدآں راکسرہ دادہ، پس دوحرف از یک جنس دریک جا بہم آمدند اول ساکن ثانی متحرک اول رادرثانی ادغام کردہ، شُرَیِّفٌ وٌ شُرَیِّفَةٌ شدند۔

قوانین برائے ثلاثی مزید فیہ

قانون نمبرا۔ ﴿ہمزہ قطعیہ وصلیہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ زائدہ جو اول کلمہ میں واقع ہو دو قسم پر ہے: ا۔ ہمزہ وصلیہ ۲۔ ہمزہ قطعیہ۔

ہمزہ قطعیہ نو مقامات پر واقع ہوتا ہے اس کے علاوہ باقی سب ہمزے وصلیہ ہیں۔۱) باب افعال کا ہمزہ، جیسے اَکْرَمَ ۲) ہمزہ واحد متکلم، جیسے اَضْرِبُ ۳) ہمزہ جمع، جیسے اَشْرَاف ۴) ہمزہ اسم تفضیل جیسے، اَضْرَبُ ۵) ہمزہ فعل تعجب جیسے، مَا اَضْرَبَهٗ ۶) ہمزہ استفہام جیسے، ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ۷) ہمزہ اعلام جیسے، اِبْرَاهِيْمُ ۸) ہمزہ بناء جیسے، اِنَّ ، اَنَّ ، اَنَا ۹) ہمزہ ندا جیسے، اَ عَبْدَاللّٰهِ۔

ہمزہ وصلیہ کا حکم یہ ہے کہ وہ دو سببوں سے گرتا ہے۔:۱) درج کلام میں، جیسے قُلْنَا اهْبِطُوْا ۔۲) مابعد متحرک ہونے سے، جیسے سَلْ جو اصل میں اِسْئَلْ تھا (دوسرے ہمزے کی حرکت نقل کر کے ماقبل "سین" کو دی تو پہلا ہمزہ مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا) سوائے چار جگہوں کے کہ ان میں ہمزہ وصلیہ نہیں گرایا جاتا:۱) لفظ یا اللّٰہ میں ۲) لفظ البتہ میں ۳) لفظ الحسن میں ۴) ضرورت شعری کے وقت، جیسے "اِذَا جَاوَزَ الْاِثْنَيْنِ سِرٌّ فَاِنَّهٗ بِبَثٍّ وَّ تَكْثِيْرُ الْوُشَاةِ قَمِيْنٌ "۔اس مثال میں الاثنین کا ہمزہ وصلیہ ہونے کے باوجود نہیں گرایا گیا۔

ہمزہ قطعیہ کا حکم ہمزہ وصلیہ کے برعکس ہے کہ وہ مذکورہ دونوں سببوں سے نہیں گرتا، جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ، اُكَرِّمُ ، سوائے ضرورت شعری کے کہ اس کی وجہ سے ہمزہ قطعیہ گر جاتا ہے، جیسے "وَاسْتَعِيْنُ اللّٰهَ فِي الْاَلْفِيَّةِ لَهٗ اَسْمَاءٌ وَّ صِفَاتٌ قَدْ تَعَالَتْ "۔اس مثال میں اَسْتَعِيْنُ کا ہمزہ باوجود قطعی ہونے کے گرا دیا گیا ہے۔ نیز باب اِفْعَال کا ہمزہ فعل مضارع اور اس کے تمام متعلقات میں سوائے امر حاضر معلوم کے گرتا ہے وجوبا خلاف القیاس۔

يُكْرِمُ تُكْرِمُ اُكْرِمُ نُكْرِمُ : را از اَكْرَمَ بنا کردند، یک یک حرف مضموم از حروف اتین در اولش در آوردہ، ماقبل آخر را کسرہ دادہ وضمہ اعرابی را در آخرش در آوردہ، يُاَكْرِمُ تُاَكْرِمُ اُاَكْرِمُ نُاَكْرِمُ شدند پس اجتماع دو ہمزتین شد در صیغہ واحد متکلم و ایں چنیں ثقیل بود، لھذا ہمزہ ثانیہ را خلاف القیاس حذف کردہ، و در باقی صیغہ حذف کردہ طرد اللباب، يُكْرِمُ تُكْرِمُ اُكْرِمُ نُكْرِمُ شدند۔

قانون نمبر۲۔ ﴿ماضی چار حرفی والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب جس کی ماضی چار حرفی ہو تو اس کے مضارع معلوم میں حروف اتین کو ضمہ کی حرکت دیتے ہیں وجوبا، اگر ماضی چار حرفوں سے کم یا زیادہ ہو تو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں وجوبا۔ ماضی چار حرفی کی مثال، اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ ،تُکْرِمُ ،اُکْرِمُ،نُکْرِمُ ،چار حرفی سے کم کی مثال: ضَرَبَ سے یَضْرِبُ ،تَضْرِبُ ،اَضْرِبُ ،نَضْرِبُ ،چار حرفی سے زائد کی مثال: اِکْتَسَبَ سے یَکْتَسِبُ، تَکْتَسِبُ، اَکْتَسِبُ، نَکْتَسِبُ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿تاء زائدہ مطردہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب جسکی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ مطردہ ہو، یعنی قیاسی ہو تو اسکے مضارع معلوم میں ماقبل آخر کو برحال چھوڑیں گے وجوبا، اگر تاء زائدہ مطردہ نہ ہو تو ماقبل آخر کو کسرہ دیں گے وجوبا، سوائے ثلاثی مجرد کے ابواب کے کیونکہ ان میں کسرہ دینا یا نہ دینا باب کے وزن پر موقوف ہے۔ تاء زائدہ مطردہ کی مثال: تَصَرَّفَ سے یَتَصَرَّفُ، تَضَارَبَ سے یَتَضَارَبُ۔ تاء نہ ہونے کی مثال: کَرُمَ سے یَکْرُمُ۔

قانون نمبر۴۔ ﴿تاء مضارعت والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر تاء مضارعت جو تاء تَفَعُّل ، تَفَاعُل یا تَفَعْلُل پر داخل ہو جائے تو اس کے مضارع معلوم میں ایک تاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ باب تفعّل کی مثال، جیسے تَتَصَرَّفُ کہ اس میں تَصَرَّفُ پڑھنا جائز ہے، باب تفاعل کی مثال، جیسے تَتَضَارَبُ کہ اس میں تَضَارَبُ پڑھنا جائز ہے، باب تفعلل کی مثال، جیسے تَتَدَحْرَجُ کہ اس میں تَدَحْرَجُ پڑھنا جائز ہے۔

قانون نمبر۵۔ ﴿شمسی قمری والا قانون﴾

(ث، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ت، ر، ن)

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی۔

۱) اگر ان حروف میں سے کوئی حرف الف لام تعریف کے بعد واقع ہو تو لام تعریف ان حروف کی جنس کرنا واجب ہے پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اَلثَّابِتُ ،اَلدَّابِرُ ،اَلذَّاکِرُ ،اَلزَّاجِرُ ،اَلسَّامِعُ ،اَلشَّابِعُ ،اَلصَّابِرُ، اَلضَّارِبُ، اَلطَّالِبُ،

اَلظَّالِمُ، اَلتَّارِکُ، اَلرَّاکِبُ، اَلنَّاصِرُ۔

۲) اگر ان میں سے کوئی حرف لام ساکن غیر تعریف کے بعد واقع ہو تو لام ساکن کو ان کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کا جنس میں ادغام واجب ہے، جیسے بَلْ سَوَّلَتْ، بَلْ تُکَذِّبُوْنَ میں بَسَّوَّلَتْ، بَتُّکَذِّبُوْنَ پڑھنا جائز ہے، سوائے راء کے، کیونکہ اس میں ادغام واجب ہے، جیسے قُل رَّبِّ اغْفِرْ جو اصل میں قُلْ رَبِّ اغْفِرْ تھا۔

﴿ابواب ثلاثی مزید فیہ﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعَال چوں اَلْاِکْرَامُ (عزت کرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْبَاتُ، اَلْاِنْصَاتُ، اَلْاِحْضَارُ، اَلْاِنْذَارُ، اَلْاِغْلَاقُ، اَلْاِسْلَامُ، اَلْاِعْرَاضُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفْعِیل چوں اَلتَّکْرِیْمُ وَ التَّکْرِمَةُ وَالتِّکْرَامُ وَالْکِرَّامُ وَالْکِیْرَامُ وَالْکِرَّا وَالْکَرَامَةُ (بہت عزت کرنا)۔

مصادر: اَلتَّعْذِیْبُ، اَلتَّرْجِیْحُ، اَلتَّحْقِیْرُ، اَلتَّفْتِیْشُ، اَلتَّعْجِیْلُ، اَلتَّنْبِیْهُ، اَلتَّجْرِبَةُ، اَلتَّنْشِیْفُ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب مُفَاعَلَة چوں اَلْمُضَارَبَةُ وَ الضِّرَابُ وَالضِّیْرَابُ (ایک دوسرے کو مارنا)۔

مصادر: اَلْمُعَاقَبَةُ، اَلْمُبَاعَدَةُ، اَلْمُعَاتَبَةُ، اَلْمُتَابَعَةُ، اَلْمُخَادَعَةُ، اَلْمُمَانَعَةُ، اَلْمُشَابَهَةُ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعُّل چوں اَلتَّصَرُّفُ (ہاتھ کے ساتھ کام کرنا)۔

مصادر: اَلتَّجَنُّبُ، اَلتَّرَشُّحُ، اَلتَّحَصُّرُ، اَلتَّطَهُّرُ، اَلتَّقَلُّصُ، اَلتَّجَرُّعُ، اَلتَّخَلُّقُ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب تَفَاعُل چوں اَلتَّضَارُبُ (ایک دوسرے کو بہت مارنا)۔

مصادر: اَلتَّقَابُلُ، اَلتَّعَاقُبُ، اَلتَّعَاتُبُ، اَلتَّبَاعُدُ، اَلتَّحَاسُدُ، اَلتَّبَاغُضُ، اَلتَّمَارُضُ۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِنْفِعَال چوں الانْصِرَافُ (پھیرنا)۔

مصادر: اَلْاِنْشِعَابُ، اَلْاِنْقِلَابُ، اَلْاِنْشِرَاحُ، اَلْاِنْعِکَاسُ، اَلْاِنْخِدَاعُ، اَلْاِنْخِرَاقُ، اَلْاِنْعِطَافُ۔

باب ہفتم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْتِعَال چوں الاکْتِسَابُ (کوشش کرنا)۔

مصادر: اَلْاِلْتِهَابُ، اَلْاِعْتِمَادُ، اَلْاِسْتِتَارُ، اَلْاِخْتِلَاطُ، اَلْاِخْتِطَافُ، اَلْاِعْتِدَالُ، اَلْاِخْتِتَامُ۔

باب ہشتم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِسْتِفْعَالٌ چوں الاسْتِخْرَاجُ (خروج طلب کرنا)۔

مصادر: اَلْاِسْتِبْشَارُ، اَلْاِسْتِنْصَارُ، اَلْاِسْتِحْقَارُ، اَلْاِسْتِفْسَارُ، اَلْاِسْتِبْدَالُ، اَلْاِسْتِبْعَادُ، اَلْاِسْتِمْتَاعُ۔

باب نہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَال چوں الاحمرار (لال ہونا)۔

مصادر: اَلْاِصْفِرَارُ ، اَلْاِخْضِرَارُ ، اَلْاِسْوِدَادُ ، اَلْاِبْیِضَاضُ ، اَلْاِعْوِجَاجُ ، اَلْاِغْبِرَارُ ۔

باب دہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْلَال چوں الادہیمام (بہت کالا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِحْمِیْرَارُ ، اَلْاِشْہِیْبَابُ ، اَلْاِکْمِیْتَاتُ ، اَلْاِسْمِیْرَارُ ، اَلْاِصْحِیْرَارُ ۔

باب یازدہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِیْعَال چوں الاحدیداب (کبڑا ہونا)۔

مصادر: اَلْاِخْشِیْشَانُ ، اَلْاِخْلِیْلَاقُ ، اَلْاِمْلِیْلَاحُ ، اَلْاِخْرِیْرَاقُ ۔

باب دوازدہم: صرف صغیر ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب افعوّال چوں الاجلوّاذ (دوڑنا)۔ مصادر: اَلْاِخْرِوّاطُ ، اَلْاِعْلِوّاطُ ۔

﴿اَبْنِیَةُ بابِ اِفْعِلَال﴾

فعل ماضی معلوم

اِحْمَرَّ: را از اِحْمِرَارًا بنا کردند، حرف اول وثانی را بر حال خود گزاشتہ کسرہ ثالث را بفتحہ بدل کردہ الف وتنوین تمکن علامت اسمیت را حذف کردہ وآخرش را مبنی برفتحہ ساختہ اِحْمَرَرَ شد، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہر دو متحرک حرکت اولی را آنداختہ، اول را در ثانی ادغام کردہ، اِحْمَرَّ شد۔

اِحْمَرَّ تا اِحْمَرَّتَا: کہ دراصل اِحْمَرَرَ تا اِحْمَرَرَتَا بودند، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہر دو متحرک حرکت اولی را آنداختہ، اول را در ثانی ادغام کردہ، اِحْمَرَّ تا اِحْمَرَّتَا شدند۔

اِحْمَرَرْنَ الخ: بر اصل خود ماند لِعَدَمِ شَرْطِ صِحَّةِ الْاِدْغَامِ وَ هُوَ تَحَرُّكُ الثَّانِيْ ۔

فعل ماضی مجہول

اُحْمُرَّ الخ: را از اِحْمَرَّ الخ بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش کہ اصل او اِحْمَرَرَ الخ بودند، حرف اول وثالث را ضمہ دادہ ماقبل آخر را کسرہ دادہ اُحْمُرِرَ الخ شدند، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند ہر دو متحرک حرکت اولی را انداختہ، اول را در ثانی ادغام کردہ اُحْمُرَّ الخ شدند۔

اُحْمُرَّ تا اُحْمُرَّتَا: قیاس کن بر ماقبل۔

اُحْمُرِرْنَ الخ: قیاس کن بر ماقبل۔

فعل مضارع معلوم

یَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ: راازاِحْمَرَّ بنا کردند، ردکردہ بسوئے اصلش کہ اصل اواِحْمَرَرَ بود، یک یک حرف متحرک از حروف اتین دراولش درآوردہ ماقبل آخرراکسرہ دادہ وضمہ اعرابی رادرآخرش درآوردہ، یَااِحْمَرِرُ، تَااِحْمَرِرُ، اَاِحْمَرِرُ، نَااِحْمَرِرُ شدند، پس ہمزہ وصلیہ دردرج کلام ساقط شد لِاَنَّهَا تَثْبُتُ فِی الْاِبْتِدَاءِ وَتَسْقُطُ فِی الدَّرْجِ، یَحْمَرِرُ، تَحْمَرِرُ، اَحْمَرِرُ، نَحْمَرِرُ شدند، پس دوحرف از یک جنس دریک جا بہم آمدند، ہردومتحرک، حرکت اولی راحذف کردہ، اول رادرثانی ادغام کردہ، یَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ شدند۔

یَحْمَرِرْنَ، تَحْمَرِرْنَ: براصل خودماند لِعَدَمِ شَرْطِ صِحَّةِ الْاِدْغَامِ وَ هُوَ تَحَرُّکُ الثَّانِیْ۔

فعل مضارع مجہول

یُحْمَرُّ، تُحْمَرُّ، اُحْمَرُّ، نُحْمَرُّ الخ: راازیَحْمَرُّ، تَحْمَرُّ، اَحْمَرُّ، نَحْمَرُّ الخ بنا کردند، ردکردند بسوئے اصلش کہ اصل اویَحْمَرِرُ، تَحْمَرِرُ، اَحْمَرِرُ، نَحْمَرِرُ بودند حرف اول راضمہ دادہ ماقبل آخر رافتحہ دادہ یُحْمَرَرُ، تُحْمَرَرُ، اُحْمَرَرُ، نُحْمَرَرُ الخ شدند پس دوحرف از یک جنس دریک جا بہم آمدند ہردومتحرک حرکت اولی راانداختہ اول رادرثانی ادغام کردہ یُحْمَرُّ، تُحْمَرُّ، اُحْمَرُّ، نُحْمَرُّ الخ شدند۔

اسم فاعل ومفعول

مُحْمَرٌّ: راازیَحْمَرُّ بنا کردند، ردکردہ بسوئے اصلش کہ اصل اویَحْمَرِرُ بودند، یاء حرف مضارعت راحذف کردہ بجائش میم مضمومہ ازبرائے علامت اسم فاعل درآوردہ، ماقبل آخر رابرحال خودگزاشتہ، تنوین تمکن علامت اسمیت رادرآخرش درآوردہ، مُحْمَرِرٌ شد پس دوحرف از یک جنس دریک جا بہم آمدند، ہردومتحرک، حرکت اولی راانداختہ اول رادرثانی ادغام کردہ مُحْمَرٌّ شد۔

(اسم مفعول کویُحْمَرُّ سے اسی طریقہ سے بناء کریں گے)۔

فعل جحد معلوم ومجہول

لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرَرْ الخ: راازیَحْمَرُّ، یُحْمَرُّ الخ بنا کردند چوں لَمْ جازمہ جحد بیدراولینھا درآوردہ وآخرینھا راجزم دادہ علامت جزمی سقوط حرکات شد درپنج صیغہ وسقوط نونات اعرابیہ شد درہفت صیغہ وسقوط چیزے نہ شد دردوصیغہ زیرانچہ مبنی اند وَالْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ الخ پس التقائے ساکنین شد میان ہردو راء بعض صرفیاں راء ثانی راحرکت فتحہ می دہند لِاَنَّ الْفَتْحَةَ اَخَفُّ الْحَرَکَاتِ لَمْ یَحْمَرَّ، لَمْ یُحْمَرَّ می خوانند، وبعض صرفیاں راثانی راحرکت کسرہ می دہند لِاَنَّ السَّاکِنَ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْرِ لَمْ یَحْمَرِّ، لَمْ یُحْمَرِّ می خوانند، وبعض صرفیاں فک ادغام می کنند لَمْ یَحْمَرِرْ، لَمْ یُحْمَرَرْ الخ می خوانند۔

قوانین برائے مادات

﴿سین، شین، جیم والا قانون﴾

قانون نمبر ۱۔

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر سین، شین، جیم میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمے میں واقع ہو جائے تو تائے افتعال کو ان حروف کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے سَمِعَ ، شَبِعَ، جَمَلَ کو باب افتعال پہ لے جائیں تو اِسْتَمَعَ، اِشْتَبَعَ، اِجْتَمَعَ ہو جائیگا، اب ان کو اسی حالت میں پڑھنا جائز ہے، اسے اظہار کہتے ہیں اور مذکورہ قانون سے ادغام کرنا بھی جائز ہے یعنی تینوں میں تائے افتعال کو فاء کلموں سے بدلنا بھی جائز ہے پس اِسْسَمَعَ، اِشْشَبَعَ، اِجْجَمَلَ ہو جائے گا، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، تو اِسَّمَعَ، اِشَّبَعَ، اِجَّمَلَ ہو جائے گا۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿صاد، ضاد، طآء، ظآء والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں، باقی جوازی ہیں۔

اگر صاد، ضاد، طآء، ظآء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو تآء افتعال کو طآء سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِصْتَبَرَ، اِضْتَرَبَ ،اِطْتَلَبَ، اِظْتَلَمَ میں اِصْطَبَرَ ،اِضْطَرَبَ ،اِطَّلَبَ، اِظْطَلَمَ پڑھنا واجب ہے۔ اس کے بعد تین صورتیں ہیں:

۱) اگر فاء کلمہ طاء ہو تو ادغام واجب ہے، جیسے اِطَّلَمَ۔

۲) اگر فاء کلمہ ظاء ہو تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں، ادغام اس طرح کہ طآء کو ظآء کرنا اور ظاء کو طاء کرنا دونوں جائز ہیں، جیسے اِظْطَلَمَ اس میں طاء کو ظاء کر کے اِظَّلَمَ پڑھنا بھی جائز ہے اور ظاء کو طاء کر کے اِطَّلَمَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

۳) اگر فاء کلمہ میں صاد یا ضاد ہو تو اظہار و ادغام دونوں جائز ہیں۔ ادغام اس طرح کہ طاء کو تو صاد، ضاد سے بدلنا جائز ہے لیکن صاد، ضاد کو طاء سے بدلنا جائز نہیں، جیسے اِصْطَبَرَ ، اِضْطَرَبَ میں اِصَّبَرَ، اِضَّرَبَ پڑھنا تو جائز ہے لیکن اِطَّبَرَ ، اِطَّرَبَ پڑھنا منع ہے۔

قانون نمبر ۳۔ ﴿دال، ذال، زآء والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں، باقی جوازی ہیں۔

اگر دال، ذال، زآء میں سے کوئی حرف باب افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو تآء افتعال کو دال سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِدْتَبَرَ، اِذْتَکَرَ، اِزْتَجَرَ سے اِدْدَبَرَ ، اِذْدَکَرَ ،اِزْدَجَرَ۔ اس کے بعد تین صورتیں ہیں:

۱) اگر فاء کلمہ میں دال ہو تو دال کو دال میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اِدَّبَرَ۔

۲)اگر فاءکلمہ میں ذال ہوتو اظہار بھی جائز ہے اور دوطرفہ ادغام بھی، وہ اس طور پر کہ دال کو ذال کر کے ذال کو ذال میں ادغام کرنا جائز ہے، اور اس کا عکس بھی، یعنی ذال کو دال کر کے دال کو دال میں ادغام کرنا بھی جائز ہے، جیسے اِذْدَکَرَ میں اُذَّکَرَ اور اِدَّکَرَ دونوں جائز ہیں۔

۳)اگر فاءکلمہ میں زآء ہوتو اظہار بھی جائز ہے اور یک طرفہ ادغام بھی، یعنی دال کو زآء کر کے زاء کا زاء میں ادغام کرنا تو جائز ہے لیکن اس کا عکس یعنی زاء کو دال کر کے ادغام کرنا منع ہے، جیسے اِزْدَجَرَ میں اِزَّجَرَ تو جائز ہے لیکن اِدَّجَرَ پڑھنا منع ہے۔

قانون نمبر۴۔ ﴿ثاءوالا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر ثآء واقع ہو مقابلہ فاءکلمہ باب افتعال کے تو ادغام اور اظہار دونوں جائز ہیں، ادغام اس طور پر کہ تآء کو ثآء کر کے ثآء کو ثآء میں ادغام کرنا درست ہے اور بالعکس بھی درست ہے یعنی ثآء کو تآء کر کے تآء کو تآء میں ادغام کرنا بھی درست ہے لیکن پہلا قول بہتر ہے۔مثال ثآء کی جو واقع ہو مقابلے فاءکلمہ باب افتعال کے، جیسے ثَبَتَ، اس کو باب افتعال پر لے گئے تو اِثْتَبَتَ ہو گیا، اب اِثْتَبَتَ پڑھیں، تب بھی درست ہے، اس کا نام اظہار ہے اور اگر ادغام کر کے اِثَّبَتَ پڑھیں تب بھی درست ہے اور بالعکس بھی درست ہے، یعنی ثآء کو تآء کر کے پھر تآء کو تآء میں ادغام کر کے اِتَّبَتَ پڑھیں تب بھی درست ہے لیکن پہلا قول بہتر ہے۔

قانون نمبر۵۔ ﴿گیارہ حرفی والا قانون﴾

(ث ، ج ، د ، ذ ، ز ، س ، ش ، ص ، ض ، ط ، ظ)

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی دوصورتیں ہیں:

۱)اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب افتعال کے عین کلمہ میں واقع ہو تو تاءافتعال کو ان حروف کی جنس کرتے ہیں جوازاً پھر جنس کا جنس میں ادغام کرتے ہیں وجوباً، سوائے تاء کے کہ اگر فاءکلمہ میں تاء واقع ہو تو اگر چہ دو حرف ایک جنس کے ہو نگے لیکن پھر بھی ادغام واجب نہیں، بلکہ جائز ہے۔تاء کے علاوہ کی مثال، جیسے اِکْتَثَرَ، اس میں تاءافتعال کو ثاء سے بدلا تو اِکْثَثَرَ ہو گیا، پھر دو حرف ایک جنس کے ایک ہی کلمہ میں جمع ہو گئے اور دونوں متحرک ہیں تو پہلے کی حرکت نقل کر کے ماقبل کاف کو دی تو ہمزہ وصلیہ ما بعد کے متحرک ہونے سے گر گیا، پہلے کو دوسرے میں ادغام کیا تو کَثَّرَ ہو گیا (کَثَّرَ یَکَثِّرُ کِثَّارًا الخ) اسی طرح اِحْتَجَرَ، اِعْتَدَلَ، اِکْتَذَبَ، اِعْتَزَلَ، اِکْتَسَبَ، اِکْتَشَفَ، اِعْتَصَمَ، اِغْتَضَبَ، اِعْتَطَرَ، اِنْتَظَمَ میں حَجَّرَ، عَدَّلَ، کَذَّبَ، عَزَّلَ، کَسَّبَ، کَشَّفَ، عَصَّمَ، غَضَّبَ، غَطَّرَ اور نَظَّمَ پڑھنا جائز ہیں۔تاء کی مثال، جیسے اِقْتَتَلَ، یَقْتَتِلُ، اِقْتِتَالًا میں ادغام

کر کے قَتَّلَ ، یَقَتِّلُ ، قِتَّالًا پڑھنا جائز ہے۔

۲) اگر ان حروف میں سے کوئی حرف باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے فاء کلمہ میں واقع ہو تو تاء تَفَعُّل اور تَفَاعُل کو ان حروف کی جنس کرنا جائز ہے، پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، سوائے تاء کے کہ اگر فاء کلمہ تاء ہو تو ادغام جائز ہے، غیر تاء کی مثال جیسے تَثَبَّتَ اور تَثَابَتَ میں تاء تَفَعُّل وتَفَاعُل کو فاء کلمہ ثاء کی جنس کیا تو ثَثَبَّتَ اور ثَثَابَتَ ہو گیا، دو حرف متجانسین ایک کلمہ میں جمع ہو گئے، دونوں متحرک ہیں، ان کے ماقبل کوئی حرف ساکن نہیں پہلے کی حرکت کو گرا کر دوسرے میں ادغام کیا تو ابتداء سکون کے ساتھ لازم آئی جو کہ محال ہے تو ہمزہ وصلیہ مکسورہ شروع میں لائے تو اِثَّبَّتَ اور اِثَّابَتَ ہو گئے (اِثَّبَّتَ یَثَّبَّتُ اِثَّبُّتًا الخ ،اِثَّابَتَ یَثَّابَتُ اِثَّابُتًا الخ)

اسی طرح تَجَمَّلَ ، تَجَامَلَ ، تَدَبَّرَ ، تَدَابَرَ ، تَذَكَّرَ ، تَذَاكَرَ ، تَزَجَّرَ ، تَزَاجَرَ ، تَسَمَّعَ ، تَسَامَعَ ، تَشَبَّعَ ، تَشَابَعَ ، تَصَبَّرَ ، تَصَابَرَ ، تَضَرَّبَ ، تَضَارَبَ ، تَطَلَّبَ ، تَطَالَبَ اور تَظَلَّمَ ، تَظَالَمَ میں اِجَّمَّلَ ، اِجَّامَلَ ، اِدَّبَّرَ ، اِدَّابَرَ الخ پڑھنا جائز ہے، تاء کی مثال جیسے تَتَرَّكَ ، تَتَارَكَ میں اگر چہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہیں لیکن پھر بھی ادغام کرنا جائز ہے چنانچہ ان میں اِتَّرَّكَ ، اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہیں۔

فائدہ: پہلی صورت میں یہ قانون لگانے کے بعد باب افتعال کے فعل ماضی، اسم فاعل، اسم مفعول اور امر حاضر کا باب تفعیل سے التباس آتا ہے جس سے بچنے کے لیے صرفیوں نے ایک اور قاعدہ جائز کیا ہے کہ اِكْتَثَرَ وغیرہ میں تاء کو مذکورہ قانون سے ثاء سے تبدیل کیا تو اِكْثَثَرَ ہو گیا، دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ میں جمع ہو گئے تو پہلے کی حرکت کو ماقبل نقل کرنے کی بجائے گرادیا اور اول کو ثانی میں ادغام کیا تو کاف وثاء میں التقائے ساکنین آ گیا جسے دور کرنے کے لئے کاف کو اپنی طرف کسرہ کی حرکت دی اور ہمزہ وصلیہ مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے گر گیا تو كِثَّرَ ہو گیا (كِثَّرَ يَكِثُّرُ كِثَّارًا الخ)۔

﴿ابواب رباعی﴾

باب اول: صرف صغیر رباعی مجرد صحیح از باب فَعْلَلَةٌ چوں اَلدَّحْرَجَةُ وَ الدِّحْرَاجُ (پتھر لڑھکانا)۔

مصادر: اَلزَّعْفَرَةُ ، اَلْبَعْثَرَةُ ، اَلْعَسْكَرَةُ ، اَلْبَرْقَعَةُ ، اَلْفَرْقَعَةُ ، اَلزَّخْرَفَةُ ، اَلْحَمْلَقَةُ۔

باب دوم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب تَفَعْلُلٌ چوں اَلتَّدَحْرُجُ (پتھر لڑھکانا)۔

مصادر: اَلتَّزَنْدُقُ ، اَلتَّبَخْتُرُ ۔

باب سوم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِنْلَالٌ چوں الاحرِنْجَامُ (اکٹھا ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر رباعی مزید فیہ صحیح از باب اِفْعِلَّالٌ چوں الاقْشِعْرَارُ (بالوں کا کھڑا ہونا)

مصدر: اَلِاطْمِئْنَان

قوانین برائے مثال

تعلیل: عِدَةٌ کہ دراصل وِعْدٌ بود، کسرہ بر واؤ ثقیل بود لہٰذا مابعد دادہ، آں واؤ را حذف کردہ، عوض او تاء در آخرش در آوردہ، فتحہ را فتحہ دادہ، عِدَةٌ شد۔

قانون نمبرا۔ ﴿عِدَةٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ایسے مصدر کے فاء کلمہ میں واقع ہو جو فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے مضارع معلوم میں یہ واؤ حذف ہوئی ہو تو یَعِدُ کے قاعدے سے اس واؤ کے کسرہ کو مابعد دے کر اسے حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہے، جیسے عِدَةٌ ، سِعَةٌ جو اصل میں وِعْدٌ ، وِسْعٌ تھے، ان کا مضارع یَعِدُ ، یَسَعُ ہے۔

اِقَامَةٌ کا قاعدہ یہ ہے کہ جو حرف مصدر میں گر جائے تو اس کے عوض آخر میں تاء لانا واجب ہے، جیسے اِقَامَةٌ جو اِقْوَامٌ تھا پھر قَامَ ہوا پھر الف کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں تاء لائی تو اِقَامَةٌ ہو گیا، بشرطیکہ وہ حرف ایسا ساکن نہ ہو جو تنوین کے ساتھ ملنے کی وجہ سے گرا ہو، جیسے هُدًى ، مَعْنًى اصل میں هُدَيٌ ، مَعْنَيٌ تھے، پھر هُدَانٌ ، مَعْنَانٌ ہوئے، پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہو گیا تو هُدًى ، مَعْنًى ہو گئے، ایسے ہی لُغَةٌ ، مِئَةٌ کو بھی لُغًى، مِئًى پڑھنا چاہیے۔ (جو دراصل لُغَوٌ ، مِئَيٌ تھے) لیکن ان میں الف محذوفہ کے عوض آخر میں تاء لاتے ہیں، یہ دونوں شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ فاء کلمہ میں نہ ہو جیسے صِنْوٌ۔ ۲) مصدر میں نہ ہو، جیسے وِتْرٌ۔ ۳) مصدر فِعْلٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے وَعْدٌ۔ ۴) مضارع میں واؤ حذف نہ ہوئی ہو، جیسے وِجْلٌ۔

تعلیل: مِيْعَادٌ کہ دراصل مِوْعَادٌ بود، پس واؤ ساکن مظہر ماقبلش مکسور آں واؤ را بیا بدل کردہ مِيْعَادٌ شد۔

قانون نمبر۲۔ ﴿مِيْعَادٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ساکن ہو، مظہر ہو (مدغم نہ ہو) اور اس کا ماقبل مکسور ہو تو اس واؤ کو یا سے بدلنا واجب ہے، جیسے مِوْعَادٌ سے مِيْعَادٌ لیکن دو شرطوں کے ساتھ: ۱) وہ واؤ باب افتعال کے فاء کلمہ میں نہ ہو (کیونکہ اس وقت اسے تاء سے بدلنا واجب ہے) جیسے اِوْتَعَدَ سے اِتَّعَدَ

۲) اس واؤ کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو جیسے مِوَذٌ جو اصل میں مِوْذَذٌ تھا۔

احترازی مثالیں: واؤ ساکن نہ ہو، جیسے عِوَضٌ ۔ ۲) مظہر نہ ہو مدغم ہو، جیسے اِجْلِوَّاذٌ ۔ ۳) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے قَوْلٌ ۔

تعلیل: وَعدتُّ کہ دراصل وَعَدْتُ بود پس دال وتاء قریب المخرج دریک جا بہم آمدند لہذا دال را تاء بدل کردہ وتاء را در تاء ادغام کردہ وَعَدتُّ شد۔

قانون نمبر۳۔ ﴿وَعَدتُّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں: ۱) ہر دال یا طاء ساکن جس کے بعد تاء متحرکہ ہو تو اس دال وطاء کو تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے وَعَدتُّ ، بَسَطْتُّ ، بشرطیکہ تاء، تاءِ افتعال نہ ہو، کیونکہ اس صورت میں تاء افتعال کو دال وطاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے اِدَّبَرَ ، اِطَّلَبَ جو اصل میں اِذْتَبَرَ ، اِطْتَلَبَ تھے۔ ۲) اگر تاء ساکن ہو اور اس کے بعد دال یا طاء متحرک ہوں تو تاء کو دال وطاء سے بدل کر ادغام کرنا واجب ہے، اَثْقَلَت دَّعَوُ ، قَالَت طَّائِفَةٌ۔

تعلیل: اُعِدَ کہ دراصل وُعِدَ بود پس واؤ مضموم واقع شد دراول کلمہ ومابعد دیگر واؤ متحرک نہ بود، آں واؤ را بہمزہ بدل کردہ اُعِدَ شد۔

قانون نمبر۴۔ ﴿اُعِدَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر واؤ مضموم یا مکسور کو دو صورتوں میں ہمزہ سے بدلنا جائز ہے:

۱) واؤ کلمہ کے شروع میں ہو اور اس کے بعد دوسری واؤ متحرک نہ ہو، جیسے وُعِدَ ، وِشَاحٌ میں اُعِدَ ، اِشَاحٌ۔

۲) واؤ مضموم مخفف (غیر مشدد) عین کلمہ میں ہو، ضمہ لازمی ہو اور اس میں وجوبی قانون بھی نہ لگتا ہو، جیسے اَدْوُرٌ میں اَدْءُرٌ۔

اور واؤ مفتوحہ کو ہمزہ سے بدلنا منع ہے۔

تُكْلٰی ، تُرَاث (جو اصل میں وُكْلٰی ، وُرَاث تھے) میں واؤ مضمومہ کو بجائے ہمزہ سے بدلنے کے تاء سے بدلتے ہیں اور اَحَدٌ ، اَنَاةٌ ، اَسْمَاءُ (جو وَحَدٌ ، وَنَاةٌ ، وَسْمَاءُ تھے) میں واؤ کو مفتوحہ ہونے کے باوجود ہمزہ سے بدلتے ہیں، یہ شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں : ۱) واؤ مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے وَعَدَ۔ ۲) اس کے بعد دوسری واؤ متحرک بھی ہو، جیسے وُوَيْعِدَ۔

۳) واؤ مخفف نہ ہو مشدد ہو، جیسے تَعَوُّضَ۔ ۴) ضمہ لازمی نہ ہو، عارضی ہو، جیسے رَاوُوْنَ جو اصل میں رَاوِيُوْنَ تھا۔

۵) عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے دلوٌ۔ ۶) وجوبی قانون لگتا ہو، جیسے يَطُوْلُ جو اصل میں يَطْوُلُ تھا۔

تعلیل: يَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ کہ دراصل يَوْعِدُ تَوْعِدُ اَوْعِدُ نَوْعِدُ بودند، پس واؤ واقع شد میان فتحہ علامت مضارعت وکسرہ حقیقی واین چنیں ثقیل بود لہذا آں واؤ را حذف کردہ يَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ شدند۔

قانون نمبر۵۔ ﴿یَعِدُ تَعِدُ اَعِدُ نَعِدُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر باب مثال واوی کا جو مَنَعَ یَمْنَعُ سے ہو یا اس کی ماضی کلام عرب میں مستعمل نہ ہو یا اس کا مضارع یَفْعِلُ ہو تو اس کے مضارع معلوم میں واؤ کو حذف کرنا واجب ہے۔ مَنَعَ یَمْنَعُ کی مثال: یَضَعُ جو اصل میں یَوْضَعُ تھا، جس باب کی ماضی کلام عرب میں مستعمل نہ ہو، جیسے یَذَرُ، یَدَعُ جو کہ اصل یَوْذَرُ، یَوْدَعُ تھے۔ مضارع یَفْعِلُ ہو، جیسے یَعِدُ جو اصل میں یَوْعِدُ تھا۔ جو باب عَلِمَ یَعْلَمُ سے ہو تو اس کے مضارع معلوم میں واؤ کو حذف کرنا منع ہے، سوائے دو بابوں وَسِعَ یَسَعُ اور وَطِئَ یَطَئُ کے، کہ ان میں واؤ کو وجوبا حذف کرتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) مثال واوی کا باب نہ ہو، جیسے یَنَعَ یَیْنَعُ۔ ۲) مَنَعَ یَمْنَعُ سے نہ ہو، جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ۔ ۳) مضارع یَفْعِلُ نہ ہو، جیسے یَوْجَلُ۔ ۴) ماضی کلام عرب میں مستعمل ہو، جیسے وَجِلَ یَوْجَلُ۔

قانون نمبر۶۔ ﴿وَجِلَ یَوْجَلُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر باب مثال واوی کا جو فَعِلَ یَفْعَلُ سے ہو اور اس کا فاء کلمہ حذف نہ ہوا ہو تو اس کے مضارع معلوم میں اصل کے علاوہ تین وجہیں پڑھنا درست ہیں، جیسے وَجِلَ یَوْجَلُ اس میں یَوْجَلُ کے علاوہ یَاجَلُ، یَیْجَلُ اور یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) مثال واوی نہ ہو، جیسے یَقِظَ یَیْقَظُ۔ ۲) عَلِمَ یَعْلَمُ سے نہ ہو، جیسے وَسُمَ یَوْسُمُ۔ ۳) فاء کلمہ حذف ہوا ہو، جیسے وَسِعَ یَسَعُ۔

تعلیل: اَوَاعِدُ کہ دراصل وَوَاعِدُ بود پس دو واؤ متحرک در اول کلمہ بہم آمدند لہٰذا واؤ اولی را بہمزہ بدل کردہ، اَوَاعِدُ شد۔

قانون نمبر۷۔ ﴿اَوَاعِدُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر دو واؤ جو کلمہ کے شروع میں واقع ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ان میں سے پہلی واؤ کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے وَوَاعِد سے اَوَاعِد، لیکن اُوْلٰی شاذ ہے، کیونکہ یہ اصل میں وُوْلٰی تھا اور اس میں دوسری واؤ کے ساکن ہونے کے باوجود پہلی کو ہمزہ سے بدلا گیا۔

احترازی مثالیں: ۱) دو واؤ نہ ہوں، جیسے وَعَدَ۔ ۲) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے وَوَجَدَکَ۔ ۳) کلمہ کے شروع میں نہ ہوں، جیسے قَوِیَ جو اصل میں قَوِوَ تھا۔ ۴) اکٹھی نہ ہوں، جیسے وَسْوَسَ۔ ۵) دونوں متحرک نہ ہوں، جیسے وُوْرِیَ۔

تعلیل: یُوْسَرُ کہ دراصل یُیْسَرُ بود پس یاء ساکنہ مظہر ماقبلش مضموم آں یاء را بواو بدل کردہ، یُوْسَرُ شد۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿یُوْسَرُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء ساکن جو مظہر ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ، لیکن تین شرطوں کے ساتھ: ۱) وہ یاء باب افتعال کے فاء کلمہ میں نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں اسے تاء سے بدلنا واجب ہے)، جیسے اُیْتُسِرَ سے اُتُّسِرَ۔ ۲) وہ کلمہ فُعْلٰی صفتی کے وزن پر نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں یاء کے ماقبل ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے) جیسے حِیْکٰی، ضِیْزٰی جو اصل میں حُیْکٰی، ضُیْزٰی تھے۔ ۳) وہ کلمہ اَفْعَلُ اور فَعْلَاءُ صفتی کی جمع بھی نہ ہو (کیونکہ اس صورت میں بھی ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے) جیسے بِیْضٌ جو اصل میں بُیْضٌ تھا، یہ جمع ہے اَبْیَضُ بَیْضَآءُ کی۔

احترازی مثالیں: ۱) یاء ساکن نہ ہو، جیسے بُیِعَ۔ ۲) مظہر نہ ہو مدغم ہو، جیسے زُیِّنَ۔ ۳) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے بَیْعٌ۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿واؤ، یاء والا قانون﴾

حکم: ایک شق وجوبی ہے اور ایک جوازی ہے۔

۱) ہر واؤ اور یاء جو ہمزہ سے بدل نہ ہو، اگر بابِ افتعال کے فاء کلمہ میں واقع ہوں تو اکثر اہل حجاز کے نزدیک انھیں تاء سے بدلنا اور تاء کا تاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اِوْتَعَدَ، اِیْتَسَرَ میں اِتَّعَدَ، اِتَّسَرَ پڑھنا واجب ہے۔

۲) اگر واؤ، یاء بابِ تفعّل یا تفاعل کے فاء کلمہ میں واقع ہوں تو بعض اہل حجاز واؤ، یاء کو وجوبًا تاء سے بدلاتے ہیں جب کہ اکثر برحال رکھتے ہیں، چنانچہ واؤ اور یاء کو برحال رکھنا اور تاء سے بدل کر ادغام کرنا دونوں جائز ہیں، جیسے تَوَعَّدَ، تَیَسَّرَ، تَوَاعَدَ، تَیَاسَرَ میں واؤ، یاء کو برحال رکھنا بھی جائز ہے اور واؤ، یاء کو تاء سے بدل کر، تاء کا تاء میں ادغام کرکے اِتَّعَّدَ، اِتَّسَّرَ، اِتَّاعَدَ، اِتَّاسَرَ پڑھنا بھی جائز ہے۔ لیکن اِتَّخَذَ، یَتَّخِذُ شاذ ہے، کیونکہ اِتَّخَذَ اصل میں اِئْتَخَذَ تھا۔ دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو اِیْتَخَذَ ہوگیا، اب قانون کی رو سے اس یاء کو تاء سے بدلنا منع ہے، کیونکہ یہ ہمزہ سے بدل ہے، لیکن خلاف القانون اسے تاء سے بدل کر اِتَّخَذَ پڑھتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) بدل ہمزہ سے ہو، جیسے اِیْتَمَرَ جو اِئْتَمَرَ تھا۔ ۲) فاء کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اِقْتَالَ، اِرْتَضٰی جو اِقْتَوَلَ، اِرْتَضَوَ تھے۔ ۳) باب افتعال میں نہ ہوں، جیسے اُوْعَدَ، اُیْسَرَ۔

﴿ابواب مثال واوی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَعْدُ وَالْعِدَةُ وَالْمِیْعَادُ (وعدہ کرنا)۔

مصادر: اَلْوَزْنُ ، اَلْوِجْدَانُ ، اَلْوِلَادَةُ ، اَلْوَعْظُ ، اَلْوَصْلُ ، اَلْوُثُوْقُ ، اَلْوَثْبُ ، اَلْوُلُوْجُ ، اَلْوُرُوْدُ ، اَلْوِزْرُ ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْوَجَلُ وَالْمَوْجِلُ وَالْمَوْجِلَةُ (ڈرنا)۔ (اَلْوَجْعُ)

صفت مشبہ: وَجِلٌ وَجِلَانِ وَجِلُوْنَ اَوْجَالٌ وَجِلَةٌ وَجِلَتَانِ وَجِلَاتٌ وُجَیْلٌ وَّ وُجَیْلَةٌ ۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْوَضْعُ (رکھنا)۔

مصادر: اَلْهِبَةُ ، اَلْوُقُوْعُ ، اَلْوَدَاعُ ۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعِلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَرَمُ وَالْوِرَامَةُ (سوجنا)۔

مصادر: اَلْوَرَعُ ، اَلْوِرَاثَةُ ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلْوَسْمُ وَالْوِسَامَةُ (داغدار ہونا)۔

﴿ابواب مثال یائی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْیُسْرُ (آسان ہونا) وَالْمَیْسِرُ وَالْمَیْسِرَةُ (جوا کھیلنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْیَقْظُ (جاگنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلْیَنْعُ (پھل کا پکنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال یائی از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلْیُمْنُ (خوش قسمت ہونا)۔

قوانین برائے اجوف

تعلیل: قَالَ کہ دراصل قَوَلَ بود پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آں واؤ را بالف بدل کردہ، قَالَ شد۔

قانون نمبر ۱۔ ﴿قَالَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو متحرک ہو حرکت لازمی کے ساتھ، ماقبل ان کا مفتوح ہو اور کلمہ بھی ایک ہو تو اس واؤ اور یا کو الف کے ساتھ بدلا نا واجب ہے، جیسے قَالَ، بَاعَ جو اصل میں قَوَلَ، بَيَعَ تھے اور دَعَا، رَمَا جو اصل میں دَعَوَ، رَمَيَ تھے، بشرطیکہ:

۱) واؤ، یاء فاء کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں، جیسے فَوَعَدَ۔

۲) واؤ، یاء ملحق کے عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے قَوَلْوَلٌ، بَيَعُوعٌ، جو قَرَبُوسٌ کے ساتھ ملحق ہے، اگر لام کلمہ میں ہوں تو قانون لگے گا، جیسے دَعْوَا، قَلْسَى (جو دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے) جو اصل میں دَعْوَوَ، قَلْسَيَ تھے۔

۳) فعل غیر متصرف کے عین کلمہ میں نہ ہوں، جیسے قَوُلَ، بَيُعَ، لَيْسَ (فعل غیر متصرف سے مراد ایک تو فعل تعجب ہے اور دوسرا وہ جس کی صرف ماضی کلام عرب میں مستعمل ہو) اگر فعل غیر متصرف کے لام کلمہ میں ہوں تو قانون لگے گا، جیسے مَا أَدْعَاهُ، مَا أَرْمَاهُ جو مَا أَدْعَوَهُ، مَا أَرْمَيَهُ تھے۔

۴) ناقص کے عین کلمہ میں نہ ہوں (ناقص سے مراد لفیف مقرون ہے) جیسے قَوِيَ، اگر لام کلمہ میں ہوئے تو قانون لگے گا، جیسے يَقْوٰى، جو اصل میں يَقْوَيُ تھا۔

۵) عین کلمہ کے مقابلے میں بدل حرف صحیح سے نہ ہو، جیسے شَيَرَ جو شَجَرَ تھا، اگر لام کلمہ میں ہوں اور حرف صحیح سے بدل ہوں تو قانون لگے گا، جیسے دَسْيَا، تَلَظْيَا جو اصل میں دَسْسَيَا، تَلَظْظَيَا تھے۔ اس میں ثانی سین اور ظاء کو یاء سے بدلا گیا۔

۶) حکم عین کلمہ ناقص میں نہ ہو، جیسے اِدْعَوَا، اِرْمَيَا جو اصل میں اِدْعَوَوَ، اِرْمَيَيَ تھے (حکم عین کلمہ ناقص سے مراد یہ ہے کہ واؤ، یاء لام کلمہ میں ہو اور لام کلمہ مکرر ہو تو پہلا لام عین کلمہ کے حکم میں ہوگا اور اس کے مقابل جو واؤ، یاء ہوں اس میں قانون نہیں لگے گا، جبکہ دوسرے میں قانون لگے گا جیسے کہ مذکور مثال میں ہے)۔

۷) واؤ، یاء کے بعد ایسا مدہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق و سکون لازم ہو، جیسے سَوَارٌ، طَوِيلٌ، غَيُورٌ (الف کا تحقق اور سکون تو ہمیشہ لازم ہوتا ہے، جبکہ واؤ، یاء، مدہ زائدہ ہوں اور عین کلمہ کے بعد ہوں تو تحقق و سکون لازم ہوگا، اگر لام کلمہ کے بعد ہوں تو تحقق و سکون لازم نہیں ہوگا)۔

۸) ان کے بعد ساکن لازم غیر مدہ نہ ہو جیسے خَوَرْنَقٌ۔

۹)ان کے بعد حرف تثنیہ کا نہ ہو جیسے عَصَوَانِ۔

۱۰)ان کے بعد نون تاکید کا نہ ہو، جیسے لِتُدْعَیَنَّ۔

۱۱)ان کے بعد یاء مشدد نہ ہو، جیسے عَصَوِیٌّ۔

۱۲)ان کے بعد الف علامت جمع مؤنث سالم نہ ہو، جیسے صَلَوَاتٌ۔

۱۳)وہ کلمہ فَعَلٰی اور فَعَلَانٌ کے وزن پر نہ ہو، جیسے صَوَرٰی، سَیَلَانٌ۔

۱۴)وہ کلمہ ایسے کلمہ کے معنٰی میں نہ ہو جس میں تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے سَوِدَ، عَوِرَ جو اِسْوَدَّ، اِعْوَرَّ کے معنٰی میں ہے اور اِجْتَوَرَ جو تَجَاوَرَ کے معنٰی میں ہے (یہ بات دو موقعوں کے ساتھ خاص ہے، ایک یہ کہ اجوف کا باب عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس میں لون اور عیب کا معنٰی پایا جائے تو اس میں تعلیل نہ کریں گے، کیونکہ یہ باب اِفْعِلَالٌ واِفْعِیْلَالٌ کے معنٰی میں ہے اور یہ دونوں اسی معنٰی کے لئے موضوع ہیں، دوسرا اجوف کا باب اگر اِفْتِعَال سے ہو اور اس میں شراکت کا معنٰی پایا جائے تو اس میں بھی تعلیل نہیں ہوگی، کیونکہ یہ تفاعل کے معنٰی میں ہوگا (جو شراکت کے لئے موضوع ہے) جس میں تعلیل نہیں ہوتی) لیکن قَوَدٌ، خَوَنَةٌ میں تمام شرائط پائی جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے، یہ شاذ ہیں۔

فائدہ اولیٰ: الحاق لغت میں ملانے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں ثلاثی میں کچھ زیادتی کرنا تاکہ وہ رباعی، اور رباعی میں زیادتی کرنا تاکہ وہ خماسی کے مشابہ ہو جائے۔

فائدہ ثانیہ: حرکت لازمی وہ ہوتی ہے جو واضع کی وضع سے آئی ہو اور حرکت عارضی وہ ہوتی ہے جو پہلے نہ ہو، کسی عارض سے آئی ہو، پھر اس کی تین صورتیں ہیں:

1۔منقول ہو جیسے جَیَلٌ اصل میں جَیْئَلٌ تھا، ہمزہ کی حرکت یاء کو دیکر ہمزہ کو حذف کر دیا۔

2۔التقائے ساکنین کی وجہ سے ہو جیسے لَوِاسْتَطَعْنَا جو دراصل لَوْاِسْتَطَعْنَا تھا۔

3۔فاء کلمہ کی تابعداری میں ہو، بَیَضَاتٌ جو اصل میں بَیْضَاتٌ تھا، کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو اسم فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کی جمع مؤنث سالم و تثنیہ میں عین کلمہ کو فاء کلمہ کی تبعیت میں فتحہ کی حرکت دیتے ہیں)۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤ، یاء متحرک نہ ہو، جیسے قَوْلٌ، بَیْعٌ۔ ۲)لازمی نہ ہو عارضی ہو، جیسے جَیَلٌ، لَوِاسْتَطَعْنَا، بَیَضَاتٌ۔ ۳)ماقبل مفتوح نہ ہو، جیسے قُوِلَ، بُیِعَ۔

تعلیل: قُلْنَ کہ دراصل قَوَلْنَ بود، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح، آں واؤ را بالف بدل کردہ، قَالْنَ شد پس التقائے ساکنین شد میان الف ولام، الف را حذف کردہ، قَلْنَ شد، پس فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ تا کہ دلالت کند بر حذف واؤ قُلْنَ شد۔

تعلیل: اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ کہ دراصل اِقْوَامٌ اِسْتِقْوَامٌ بودند، واؤ متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن، فتحہ آں رانقل دادہ بماقبل دادہ، آں واؤ را بالف بدل کردہ اِقَاامٌ اِسْتِقَاامٌ شدند، بعض صرفیاں ثانی الف راحذف کردہ ولَانَّهَا زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ عوض او تاء درآخرش درآوردہ، اِقَامَةٌ اِسْتِقَامَةٌ بروزن اِفَعْلَةٌ اِسْتِفَعْلَةٌ شدند۔

قانون نمبر۲۔ ﴿قُلْنَ والاقانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

التقائے ساکنین کی دو قسمیں ہیں : ۱) التقائے ساکنین علیٰ حدہ ۲) التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ

التقائے ساکنین علیٰ حدہ: التقائے ساکنین علیٰ حدہ وہ ہوتا ہے جس میں تین شرائط پائی جائیں :

۱) پہلا ساکن مدہ یا یاء تصغیر ہو ۲) دوسرا ساکن مدغم ہو ۳) دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں، جیسے مَادٌّ ، مُوَيْدٌّ۔

علیٰ حدہ کا حکم یہ ہے کہ اس کے دونوں ساکنوں کو برحال رکھ کے پڑھنا واجب ہے، خواہ حالت وقف میں ہو یا حالت وصل میں۔

التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ: التقائے ساکنین علیٰ غیر حدہ وہ ہوتا ہے جس میں علیٰ حدہ کی مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں، اس کی سات صورتیں ہیں:

۱) مذکورہ شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے جیسے قُلِ الْحقُّ جو قُلْ اَلْحَقُّ تھا ۔

۲) صرف پہلی شرط پائی جائے، جیسے اِضْرِبُوا الْقَوْمَ ۔

۳) صرف دوسری شرط پائی جائے، جیسے لِتَدْعُوْنَّ جو لِتَدْعُوْنَّ تھا۔

۴) صرف تیسری شرط پائی جائے، جیسے لَمْ يَحْمَرَّ جو لَمْ يَحْمَرِرْ تھا۔

۵) پہلی اور دوسری شرط پائی جائے، جیسے اِضْرِبُنَّ جو اِضْرِبُوْنَّ تھا۔

۶) پہلی اور تیسری شرط پائی جائے، جیسے قُلْنَ جو قَالْنَ تھا۔

۷) دوسری اور تیسری شرط پائی جائے، جیسے يَخِصِّمُوْنَ جو يَخْتَصِمُوْنَ تھا۔

علیٰ غیر حدہ کا حکم یہ ہے کہ اگر حالت وقف ہو تو اس کے دونوں ساکنوں کو برحال رکھنا واجب ہے، جیسے غَفُوْرْ، رَحِيْمْ، وَالْفَجْرْ۔

حالت غیر وقف میں علیٰ غیر حدہ کی دو صورتیں ہیں:

۱) اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہو تو اس کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے اِضْرِبُنَّ جو اِضْرِبُوْنَّ تھا اور لَا تُهِيْنَ الْفَقِيْرَ جو اصل میں لَاتُهِيْنَنْ اَلْفَقِيْرَ تھا سوائے تین جگہوں کے : ۱۔مصدر باب اِفْعَالٌ ۲۔مصدر باب اِسْتِفْعَالٌ میں

۳۔صیغہ اسم مفعول (بشرطیکہ تینوں اجوف سے ہوں) ان تینوں میں پہلے ساکن کو حذف کرنا واجب نہیں کیونکہ ان میں صرفیوں کا اختلاف ہے: بعض صرفی پہلے ساکن کو حذف کرتے ہیں اور بعض دوسرے کو۔

۲) اگر پہلا ساکن مدّہ یا نون خفیفہ نہ ہو تو اس کی پھر دو صورتیں ہیں:

1۔دونوں ساکن دو کلموں میں ہوں تو پہلے کو حرکت دینا واجب ہے، جیسے قُلِ الْحَقّ.

2۔اگر دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں تو پھر اگر دوسرا ساکن کلمہ کے آخر میں ہو تو اسے حرکت دینا واجب ہے، جیسے لَمْ یَحْمَرَّ جو لَمْ یَحْمَرْ رْ تھا، اور اگر دوسرا ساکن کلمہ کے آخر میں نہ ہو تو پہلے کو حرکت دینا واجب ہے، جیسے یَخِصِّمُوْن جو یَخْصَصِمُوْنَ تھا۔

فائدہ: التقاء ساکنین کو دور کرنے کے لیے کسرہ کی حرکت دینا اصل ہے لِاَنَّ السَّاکِنَ اِذَا حُرِّکَ حُرِّکَ بِالْکَسْر، فتحہ یا ضمہ کی حرکت کسی عارض کی وجہ سے دی جاتی ہے، مثلاً: ۱) لَمْ یَحْمَرَّ میں بعض صرفی فتحہ کی حرکت دیتے ہیں، کیونکہ فتحہ خفیف ہے۔

۲) اسی طرح مِنْ کے بعد اسم معرف باللام آئے تو مِن کے نون کو فتحہ کی حرکت دیتے ہیں، جیسے مِنَ الْمُلْکِ۔

۳) پہلا ساکن واؤ غیر مدہ علامت جمع یا میم علامت جمع کی ہو تو ضمہ کی حرکت دیتے ہیں جیسے دَعَوُ اللهَ، عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ۔

تعلیل: قُلْنَ طُلْنَ کہ دراصل قَوَلْنَ طَوُلْنَ بودند، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح آں واؤ را بالف بدل کردہ، قَالْنَ طَالْنَ شدند پس التقائے ساکنین شد میان الف ولام الف را حذف کردہ قَلْنَ طَلْنَ شدند پس فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ تا کہ دلالت کنند بر حذفیت واؤ، قُلْنَ، طُلْنَ شدند۔

قانون نمبر۳۔ ﴿واؤ غیر مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو ثلاثی مجرد کے عین کلمہ میں واقع ہو، جب فعل ماضی معلوم میں الف سے بدلنے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ وہ باب مکسور العین نہ ہو، جیسے قُلْنَ ، طُلْنَ جو اصل میں قَوَلْنَ ، طَوُلْنَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ نہ ہو، یاء ہو، جیسے بِعْنَ جو بَیَعْنَ تھا۔ ۲) ثلاثی مجرد نہ ہو، جیسے اَقَلْنَ جو اَقْوَلْنَ تھا۔ ۳) عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے دَعَوْا جو دَعَوُوْا تھا۔ ۴) ماضی نہ ہو، جیسے یَقُلْنَ جو یَقْوُلْنَ تھا۔ ۵) ماضی معلوم نہ ہو، جیسے دُعَتْ جو دُعِیَتْ تھا۔

تعلیل: خِفْنَ، بِعْنَ کہ دراصل خَوِفْنَ، بَیِعْنَ بودند، واو و یاء متحرک ماقبل مفتوح آں واو و یاء را بالف بدل کردہ خافْنَ، باعْنَ شدند پس التقائے ساکنین شد میان الف و فاء در اول کلمہ و میان الف و عین در ثانی کلمہ، الف را حذف کردہ خَفْنَ، بَعْنَ شدند پس فتحہ فاء کلمہ را بکسرہ بدل کردند تا دلالت کند بر حذف یاء خِفْنَ، بِعْنَ شدند۔

تعلیل: بِعْنَ، لِنْنَ، هِبْنَ کہ دراصل بَیِعْنَ، لَیِنْنَ، هَیِبْنَ بودند، یاء متحرک ماقبل مفتوح آں یاء را بالف بدل کردہ باعْنَ، لانْنَ، هابْنَ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان الف و عین در اول کلمہ و میان الف و نون در ثانی کلمہ و میان الف و باء در ثالث کلمہ الف را حذف کردہ بَعْنَ، لَنْنَ، هَبْنَ شدند پس فتحہ فاء کلمہ را بکسرہ بدل کردند تا دلالت کند بر حذف یاء بِعْنَ، لِنْنَ، هِبْنَ شدند۔

قانون نمبر۴۔ ﴿واوَ مکسور العین والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واوَ جو ثلاثی مجرد کے ایسے باب کے عین کلمہ میں واقع ہو جو مکسور العین ہو، اور یاء مطلقاً (یعنی خواہ مکسور العین کے عین کلمہ میں ہو یا غیر مکسور العین کے عین کلمہ میں) جب فعل ماضی معلوم میں الف سے بدلنے کے بعد التقائے ساکنین کی وجہ سے گر جائے تو فاء کلمہ کے فتحہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے خِفْنَ، بِعْنَ جو اصل میں خَوِفْنَ، بَیِعْنَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) ثلاثی مزید ہو، جیسے اَقَلْنَ، اَبَعْنَ جو اصل میں اَقْوَلْنَ، اَبْیَعْنَ تھے۔ ۲) یاء عین کلمہ میں نہ ہو، جیسے رَمَوْا جو اصل میں رَمَیُوْا تھا۔ ۳) واوَ مکسور العین باب میں نہ ہو، جیسے قُلْنَ جو اصل میں قَوَلْنَ تھا۔ ۴) ماضی نہ ہو، جیسے یُخَفْنَ، یُبَعْنَ جو اصل میں یُخْوَفْنَ، یُبْیَعْنَ تھے۔ ۵) الف سے بدل کے نہ گرے، جیسے لَسْنَ جو اصل میں لَیِسْنَ تھا، یاء کے کسرہ کو ثقیل ہونے کی وجہ سے گرادیا گیا تو لَیْسْنَ ہوگیا پھر التقائے ساکنین کی وجہ سے یاء کو خلاف القیاس حذف کیا تو لَسْنَ ہوگیا۔

تعلیل: قِیْلَ بِیْعَ کہ دراصل قُوِلَ، بُیِعَ بودند، کسرہ بر واوَ و یاء ثقیل بود نقل کردہ بماقبل دادہ، قِوْلَ، بِیْعَ شدند، پس واوَ ساکن مظہر ماقبلش مکسور، آں واوَ را بیاء بدل کردہ، قِیْلَ، بِیْعَ شدند ویا کہ

قُوْلَ، بُوْعَ کہ دراصل قُوِلَ، بُیِعَ بودند، پس کسرہ بر واوَ و یاء ثقیل بود آں را انداختند، قُوْلَ، بُیْعَ شدند، پس یاء ساکن مظہر ماقبلش مضموم، آں یاء را بواوَ بدل کردہ، قُوْلَ، بُوْعَ شدند۔

قانون نمبر۵۔ ﴿قِیْلَ بِیْعَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر واوَ اور یاء مکسور، جن کا ماقبل مضموم ہو، ماضی مجہول میں واقع ہوں اور ماضی معلوم میں ان کی تعلیل ہوئی ہو تو اس میں تین وجہیں

پڑھنا جائز ہے:

۱) ان کے کسرہ کو گرانا، جیسے قُوْلَ، بُوْعَ سے قُوْلَ، بُوْعَ اور اُنْقُوْدَ، اُخْتُیِرَ سے اُنْقُوْدَ، اُخْتُوْرَ۔

۲) ان کے کسرہ کو ماقبل نقل کرنا، پھر اگر شروع میں ہمزہ ہو تو اسے بھی تبعاً کسرہ دیا جائے تاکہ تبدیلی ہو، مثالوں میں قِیلَ، بِیعَ، اِنْقِیدَ، اِخْتِیرَ۔

۳) اشمام کرنا۔

فائدہ: اشمام لغت میں بو دینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح صرف میں کسرہ کو ضمہ کی طرف اور یاء کو واؤ کی طرف مائل کر کے پڑھنا۔

احترازی مثالیں: ۱) ضمہ کے بعد نہ ہوں، جیسے اُقْوِلَ، اُبْیِعَ۔ ۲) ماضی معلوم میں تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے عُوِرَ، عُیِنَ ان کی ماضی معلوم عَوِرَ، عَیِنَ ہے۔

تعلیل: یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ، یَبِیْعُ، تَبِیْعُ، اَبِیْعُ، نَبِیْعُ کہ دراصل یَقْوُلُ، تَقْوُلُ، اَقْوُلُ، نَقْوُلُ، یَبْیِعُ، تَبْیِعُ، اَبْیِعُ، نَبْیِعُ بودند، ضمہ و کسرہ بر واؤ و یاء ثقیل، آں را نقل کردہ بماقبل دادہ یَقُوْلُ، تَقُوْلُ، اَقُوْلُ، نَقُوْلُ، یَبِیْعُ، تَبِیْعُ، اَبِیْعُ، نَبِیْعُ شدند۔ و

یُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ، یُبَاعُ، تُبَاعُ، اُبَاعُ، نُبَاعُ کہ دراصل یُقْوَلُ، تُقْوَلُ، اُقْوَلُ، نُقْوَلُ، یُبْیَعُ، تُبْیَعُ، اُبْیَعُ، نُبْیَعُ بودند، پس واؤ و یاء متوسط مفتوح ماقبل حرف صحیح ساکن فتحہ آں را نقل کردہ بماقبل دادہ آں واؤ و یاء را با الف بدل کردہ یُقَالُ، تُقَالُ، اُقَالُ، نُقَالُ، یُبَاعُ، تُبَاعُ، اُبَاعُ، نُبَاعُ شدند۔

مَبِیْعٌ کہ دراصل مَبْیُوْعٌ بود، ضمہ بر یاء ثقیل بود نقل کردہ بماقبل دادہ پس ضمہ منقولی یاء را بکسرہ بدل کردہ از برائے محافظت یاء مَبِیُوْعٌ شد پس التقائے ساکنین شد میان یاء و واؤ بعض صرفیاں یاء را حذف کردند لِاَنَّ الْوَاوَ عَلَامَةٌ وَ الْعَلَامَةُ لَا تُحْذَفُ مَبُوْعٌ شد پس واؤ ساکن غیر مظہر ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ مَبِیْعٌ شد بروزن مَفِیْلٌ می خوانند بعض صرفیاں واؤ را حذف کردند لِاَنَّ الْوَاوَ زَائِدَةٌ وَالزَّائِدَةُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ مَبِیْعٌ بروزن مَفِعْلٌ می خوانند۔

قانون نمبر ۶۔ ﴿یقُوْلُ تقُوْلُ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء متحرک جو فعل یا شبہ فعل کے عین کلمہ میں واقع ہو اور ان کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب ہے، اگر حرکت فتحہ کی ہو تو اسے نقل کرنے کے بعد واؤ، یاء کو الف سے بدلنا واجب ہے، جیسے یَقُوْلُ، یَبِیْعُ، یَخَافُ جو اصل میں یَقْوُلُ، یَبْیِعُ، یَخْوَفُ تھے۔

اجوف یائی کے صیغہ اسم مفعول میں یاء کے ضمہ کو نقل کرنے کے بعد کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَبِیْعٌ جو اصل میں مَبْیُوْعٌ تھا۔

بشرطیکہ:

۱) وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے اِجْوَنْدَدَ ، اِبْیَنْعَعَ جو اِحْرَنْجَمَ کے ساتھ ملحق ہے۔

۲) ناقص نہ ہوں (مراد لفیف مقرون ہے)، جیسے یَقْوٰی ،بعض کے نزدیک اس صورت میں قانون لگے گا، جیسے اِسْتَحْیَنَا جو اصل میں اِسْتَحْیَیْنَا تھا لیکن یہ قلیل ہے۔

۳) لون اور عیب کے معنٰی میں نہ ہو، جیسے اِسْوَدَّ ، اِعْوَرَّ ۔

۴) اسم آلہ کا صیغہ نہ ہو جیسے مِقْوَلٌ ، مِبْیَعٌ ۔

۵) فعل تعجب کا صیغہ نہ ہو، جیسے مَا اَقْوَلَهٗ وَ اَقْوِلْ بِهٖ۔

۶) تعلیل کرنے کے بعد اس کلمہ کا کسی فعل مشہور کے ساتھ التباس نہ آتا ہو، (خواہ التباس حالت وقف میں ہی ہو) جیسے تَصْوِیْرٌ، تَمْیِیْزٌ ، تَقْوَالٌ ان میں اگر تعلیل کر کے تَصِیْرٌ ، تَمِیْزٌ ، تَقَالٌ پڑھیں تو ان کا تَبِیْعُ اور تَخَافُ کے ساتھ التباس آتا ہے، اگر فعل غیر مشہور کے ساتھ التباس آئے تو تعلیل ہو گی، جیسے تِبَاعٌ جو اصل میں تِبْیَعٌ تھا اس کا التباس تَخَافُ کی جوازی صورت تِخَافُ کے ساتھ آتا ہے۔

۷) واؤ اور یاء اصل میں سلامت نہ رہی ہوں، جیسے اَلتَّقْوِلَةُ وَ التَّقْوَالُ جو مصادر ہیں قَوَّلَ کے۔

مَعْیَدَةٌ ،مَشْوَرَةٌ، مَرْیَمُ ، مَدْیَنُ میں شرائط پائی جانے کے باوجود قانون نہیں لگاتے یہ شاذ ہیں۔

اجوف یائی میں تصحیح (تعلیل کے بغیر پڑھنا) زیادہ مستعمل ہے اور اجوف واوی میں کم، جیسے مَعْیُوْبٌ ، مَدْیُوْنٌ کثیر الاستعمال ہیں برخلاف مَقْوُوْلٌ کے، کہ یہ قلیل الاستعمال ہے۔

فائدہ: شبہ فعل سے یہاں دو چیزیں مراد ہیں ۱) جاری مجری الفعل، جیسے مصدر۔ ۲) تین حرفوں سے زائد ہر وہ اسم جو من وجہ فعل کے موافق اور من وجہ مخالف ہو یعنی وزن صوری (حرکات وسکنات) میں فعل مضارع کے موافق ہو اور اپنی بناوٹ یا مخصوص زیادتی کی وجہ سے فعل کے مخالف ہو، جیسے مَقَالٌ جو اصل میں مَقْوَلٌ تھا میم کی زیادتی اور تِبِیْعٌ جو اصل میں تِبْیِعٌ تھا، اپنی بناوٹ یعنی تاء کے کسرہ کی وجہ سے فعل کے مخالف ہے اگر وزن وزیادۃ یا بناوٹ دونوں میں موافقت ہو تو بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے اَبْیَضُ ،اور دونوں میں مخالفت ہو تو بھی تعلیل نہیں ہوگی، جیسے مِقْوَلٌ ۔

تعلیل: قَائِلٌ ، بَائِعٌ کہ دراصل قَاوِلٌ ، بَایِعٌ بودند، پس واؤ و یاء واقع شدند بعد از الف فاعل و دراصل سلامت نہ ماندہ بود، آں واؤ و یاء را بہمزہ بدل کردہ، قَائِلٌ ، بَائِعٌ شدند۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿قائلٌ بائعٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو الف فاعل کے بعد واقع ہوں یا یاء تصغیر فاعل کے بعد واقع ہوں اور اس فاعل کی اصل (فعل ماضی کے پہلے صیغے) میں یہ واؤ، یاء سلامت نہ رہی ہوں، یا اس فاعل کی اصل ہی نہ ہو تو اس واؤ، یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے، پہلے صورت کی مثال: قَائِلٌ ، بَائِعٌ ، قُوَيْئِلٌ ، بُوَيْئِعٌ جو اصل میں قَاوِلٌ ، بَايِعٌ ، قُوَيْوِلٌ ، بُوَيْيِعٌ تھے ان کی اصل قَالَ ، بَاعَ ہے۔ دوسری صورت کی مثال: سَائِفٌ ، غَائِطٌ ، سُوَيْئِفٌ ، غُوَيْئِطٌ جو اصل میں سَايِفٌ ، غَاوِطٌ ، سُوَيْيِفٌ ، غُوَيْوِطٌ تھے۔ (ان کی اصل مستعمل نہیں) لیکن شَاكٍ، شَاكٌ شاذ ہیں، کیونکہ یہ اصل میں شَاوِكٌ تھا، اس میں مذکور قانون سے واؤ کو ہمزہ سے بدلنے کی بجائے بعض نے قلب مکانی کی تو شَاكِوٌ پھر شَاكٍ ہو گیا اور بعض نے واؤ کو حذف کر کے شَاكٌ پڑھ دیا۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ، یاء بعد میں نہ ہوں پہلے ہوں، جیسے وَاعِدٌ ، يَاسِرٌ۔ ۲) الف فاعل کی بجائے الف مفاعل کے بعد ہوں، جیسے مَقَاوِلُ ، مَبَايِعُ۔ ۳) یاء تصغیر کے بعد نہ ہو جیسے اَلْيَوْم۔ ۴) یاء تصغیر فاعل کے بعد نہ ہوں، جیسے اُقَيْوِلٌ ، اُبَيِّعٌ جو اَقْوَلُ ، اَبْيَعُ کی تصغیریں ہیں۔ ۵) اس فاعل کی اصل سلامت ہو، جیسے عَاوِرٌ ، عَايِنٌ جن کی اصل عَوِرَ ، عَيِنَ ہیں۔

تعلیل: قِيَالٌ کہ در اصل قِوَالٌ بود، پس واؤ واقع شد بجائش عین کلمہ در جمع و در واحد سلامت نہ ماندہ بود ما قبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ، قِيَالٌ شد۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿قِيَالٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون تین صورتوں پر مشتمل ہے:

۱) ہر واؤ جو مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہو اور اس کا ما قبل مکسور ہو تو اس کو یاء کے ساتھ بدلنا واجب ہے، بشرطیکہ اس مصدر کی فعل ماضی میں بھی اس واؤ کی تعلیل ہوئی ہو، جیسے قِيَامٌ جو مصدر ہے قَامَ کا، قَامَ اصل میں قَوَمَ تھا۔

۲) واؤ جمع کے عین کلمہ میں واقع ہو، ما قبل اس کا مکسور ہو اور مفرد میں واؤ کی تعلیل ہوئی ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ واؤ کے بعد الف ہو یا نہ ہو، جیسے دَارٌ سے دِيَارٌ ، دِيْمَةٌ سے دِيَمٌ۔

۳) واؤ جمع کے عین کلمہ میں واقع ہو، ما قبل اس کا مکسور ہو اور مفرد میں واؤ ساکن غیر معلل ہو تو واؤ کو یاء سے بدلنے کی شرط یہ ہے اس کے بعد الف ہو، جیسے رَوْضَةٌ سے رِيَاضٌ : بشرطیکہ لام کلمہ معلل نہ ہو۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ نہ مصدر کے عین کلمہ میں ہو نہ جمع کے، جیسے عِوَضٌ، حِوَلٌ۔ ۲) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے صَوَالَۃٌ، قُوَوْلٌ۔ ۳) فعل میں واؤ کی تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے جِوَازٌ جو مصدر ہے جَاوَزَ کا۔ ۴) جمع کے مفرد میں واؤ کی تعلیل نہ ہوئی ہو، جیسے عِوَاذٌ جو جمع ہے عَاوِذٌ کی۔ ۵) مفرد میں واؤ ساکن نہ ہو جیسے طِوِیْلٌ۔ ۶) جمع میں واؤ کے بعد الف نہ ہو، جیسے ثِوَرٌ جو جمع ہے ثَوْرٌ کی۔ ۷) لام کلمہ میں تعلیل ہوئی ہو، جیسے رِوَاءٌ جو رَیَّانٌ کی جمع ہے، اصل میں رِوَایٌ تھا۔

تعلیل: قُوَیْلٌ وَ قُوَیْلَۃٌ کہ در اصل قُوَیْوِلٌ وَ قُوَیْوِلَۃٌ بودند، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود آں واؤ را بیاء بدل کردہ و یاء را در یاء ادغام کردہ، قُوَیْلٌ وَ قُوَیْلَۃٌ شدند۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿قُوَیْلٌ وَ قُوَیْلَۃٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی چار صورتیں ہیں:

۱) واؤ اور یاء ایک کلمہ میں جمع ہوں یا حکماً ایک کلمہ میں جمع ہوں (حکماً ایک کلمہ سے مراد یہ ہے کہ صیغہ جمع مذکر سالم مضاف ہو یاء ضمیر متکلم کی طرف) اور پہلا ساکن ہو تو واؤ کو یاء کر کے یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے قُوَیْلٌ، ضَارِبِیَّ جو اصل میں قُوَیْوِلٌ، ضَارِبُوْیَ تھے، لیکن تین شرطوں کے ساتھ:

1۔ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، جیسے ضَیْوَنٌ جو جَعْفَرٌ کے ساتھ ملحق ہے۔

2۔ اسم اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو، جیسے اَیْوَمُ۔

3۔ ان میں سے پہلا ساکن ہو، سکون عارضی کے ساتھ اور بدل نہ ہو۔ سکون عارضی کی مثال جیسے قُوْیَ جو اصل میں قُوِیَ تھا اور بدل کی مثال جیسے بُوْیِعَ جو بَایَعَ سے بنایا گیا ہے۔

۲) ان میں سے دوسرا اگر لام کلمہ میں ہو تو پھر مطلقاً واؤ کو یاء کرنا اور یاء کا یاء میں ادغام کرنا واجب ہے، خواہ پہلا بدل ہو یا غیر بدل، بدل کی مثال جیسے مَدَاعِیَّ جو کہ اصل میں مَدَاعِیْوُ تھا اور یہ اصل میں مَدَاعِوُوْ تھا۔ غیر بدل کی مثال مَرْمِیٌّ جو مَرْمُوْیٌ تھا۔

۳) واؤ، یاء تصغیر کے بعد واقع ہو اور زائد ہو جیسے عُجَیِّزٌ جو تصغیر ہے عَجُوْزَۃٌ کی، یا عین کلمہ کے مقابلے میں ہو جیسے ذُلَیِّوٌ جو تصغیر ہے ذَلُوْ کی، یا مقابلے عین کلمہ حقیقی یا حکمی کے ہو اور مفرد و مکسر میں وہ واؤ متحرک نہ ہو (یعنی اس کی تعلیل ہوئی ہو) جیسے مُقَیْوِلٌ جو تصغیر ہے مِقْوَالٌ کی، تو ان تینوں صورتوں میں واؤ کو یاء سے بدلنا اور یاء کو یاء میں ادغام کرنا واجب ہے چنانچہ مذکورہ مثالوں میں عُجَیِّزٌ، ذُلَیٌّ، مُقَیِّلٌ پڑھنا واجب ہے۔

۴) واؤ عین کلمہ حقیقی یا حکمی میں ہو اور یاءِ تصغیر کے بعد واقع ہو اور مفرد مکبر میں واؤ متحرک ہو (یعنی اس کی تعلیل نہ ہوئی ہو) اس واؤ کو یاء سے بدلنا اور برحال رکھنا دونوں جائز ہیں عین کلمہ حقیقی کی مثال: مُقَیِّلٌ جو تصغیر ہے مِقْوَلٌ کی اس میں مُقَیْوِلٌ و یا کہ مُقَیِّلٌ دونوں پڑھنا جائز ہیں۔ عین کلمہ حکمی کی مثال: جُدَیْوِلٌ جو تصغیر ہے جَدْوَلٌ کی اس جُدَیْوِلٌ و یا کہ جُدَیِّلٌ دونوں پڑھنا جائز ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) واؤ اور یاء جمع ہی نہ ہوں، جیسے لَنْ تُوْفِیَ ۔ ۲) ایک کلمہ میں جمع نہ ہوں جیسے اَبُوْ یَعْقُوْب ۔
۳) حکماً ایک کلمہ میں نہ ہوں یَدَیْ وَاصِل ۔ ۴) پہلا ساکن نہ ہو، دوسرا ہو، جیسے طَوِیْلٌ ، یَوْمٌ ۔

تعلیل: قُوْلَنَّ کہ در اصل قُلْ بود، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخریشاں متصل شد ماقبلش مبنی برفتحہ گشت، پس واؤ محذوفہ در یجا باز آمد؛ زیرا آنچہ علت حذفیت او زائل شد، قُوْلَنَّ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿قُوْلَنَّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو کسی سبب کی وجہ سے گر جائے یا کسی حرف سے بدل جائے تو اس سبب کے چلے جانے کے بعد وہ حرف علت واپس اپنے حال پر لوٹ آئے گا، گرنے کی مثال: قُوْلَنَّ جو قُلْ سے بنایا گیا ہے قُلْ اصل میں قُوْلُ تھا۔ بدلنے کی مثال مَیْسُوْرٌ جو بنایا گیا ہے یُوْسَرُ سے، یُوْسَرُ اصل میں یُیْسَرُ تھا۔

﴿ابواب اجوف﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْقَوْلُ وَ الْقِیْلُ وَالْمَقَالُ وَالْمَقَالَةُ (کہنا)۔

مصادر: اَلْعَوْدُ ، اَلطَّوَافُ ، اَلدَّوَامُ ، اَلصَّوْمُ ، اَلْفَوْزُ ، اَلْعَوْذُ ، اَلذَّوْقُ ، اَلذَّوْبُ ، اَلسَّوْقُ ، اَلتَّوْبَةُ ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْخَوْفُ وَالْمَخَافُ وَالْمَخافَةُ (ڈرنا) : (اَلنَّوْمُ)

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فَعُلَ یَفْعُلُ چوں اَلطُّوْلُ وَالطَّوَالَةُ (لمبا ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْبَیْعُ وَالْبَیْعَةُ (بیچنا)۔

مصادر: اَلزِّیَادَةُ ، اَلْغَیْبُ ، اَلطَّیَرَانُ ، اَلْعَیْشُ ، اَلْخِیَاطَةُ ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْهَیْبَةُ (ڈرنا)۔

قوانین برائے ناقص

تعلیل: دُعَاءٌ کہ دراصل دُعَاوٌ بود، پس واؤ واقع شد بعد از الف زائدہ بر طرف، آں واؤ را بہمزہ بدل کردہ، دُعَاءٌ شد۔

قانون نمبر ا۔ ﴿دُعَاءٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو الف زائدہ کے بعد واقع ہو اسے دو صورتوں میں ہمزہ سے بدلنا واجب ہے:

ا) حرف علت بر طرف ہو یعنی کلمہ کے آخر میں ہو اور اس کے بعد دیگر کوئی حرف نہ ہو، جیسے دُعَاءٌ، رِمَاءٌ، صَحْرَاءٌ جو اصل میں دُعَاوٌ، رِمَايٌ، صَحْرَا تھے۔

۲) بر طرف کے حکم میں ہو یعنی کلمہ کے آخر میں اسکے بعد ایسا حرف ہو جو لازم نہ ہو، یہ دو لفظ ہو سکتے ہیں:

1۔ تاء مفارقہ، خواہ جنس اور وحدت میں فرق کرنے کے لیے ہو، جیسے اِصْطِفَاءٌ، اِصْطِفَائَةٌ، جو اصل میں اِصْطِفَاوٌ، اِصْطِفَاوَةٌ تھے، یا مذکر اور مؤنث میں فرق کرنے کے لیے ہو، جیسے سَقَّاءٌ، سَقَّائَةٌ جو اصل میں سَقَّايٌ، سَقَّايَةٌ تھے۔

2۔ الف ونون مزیدتین، جیسے مِدْعَائَانِ، مِرْمَائَانِ جو اصل میں مِدْعَاوَانِ، مِرْمَايَانِ تھے۔

احترازی مثالیں: ا) حرف علت بعد میں نہ ہو، جیسے وَاعِدٌ، يَاسِرٌ۔ ۲) الف زائدہ کے بعد نہ ہو، جیسے وَاوٌ، رَايٌ جو اصل میں وَوَوٌ، رَوَيٌ تھے ۳) بر طرف نہ ہو، جیسے مَقَاوِلٌ۔ ۴) بر طرف کے حکم میں نہ ہو، جیسے هِدَايَةٌ۔

تعلیل: دُعِيَ کہ دراصل دُعِوَ بود، پس واؤ واقع شد بجائش لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، دُعِيَ شد۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿دُعِيَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ متحرک جو لام کلمہ میں واقع ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ اسم میں ہو یا فعل میں، اسم کی مثال دَاعِيَةٌ، رَاضِيَةٌ جو اصل میں دَاعِوَةٌ، رَاضِوَةٌ تھے اور فعل کی مثال دُعِيَ، رُضِيَ جو اصل میں دُعِوَ، رُضِوَ تھے۔

احترازی مثالیں: ا) واؤ لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے عِوَضٌ، حِوَنٌ۔ ۲) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے دَعْوٰی، دَلْوٌ۔

تعلیل: دُعَا کہ دراصل دُعِيَ بود، پس یاء واقع شد در آخر فعل ثلاثی مجرد ماقبلش مکسور، کسرہ آں را بفتحہ بدل کردہ جوازاً، دُعَيَ شد، پس یاء متحرک ماقبلش مفتوح، آں یاء را بالف بدل کردہ، دُعَا شد۔

قانون نمبر۳۔ ﴿دُعَا والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر یاء جو مفتوح ہو اور ماقبل اس کا مکسور ہو تو دوصورتوں میں اس کے ماقبل کسرہ کو فتحہ سے بدلنا جائز ہے، پھر یاء ماقبل مفتوح کو الف سے بدلنا واجب ہے:

۱) یاء مفتوحہ فعل ثلاثی مجرد کے آخر میں ہو اور اس کا فتحہ غیر اعرابی ہو، یعنی کسی عامل کی وجہ سے نہ آیا ہو، جیسے دُعِیَ ، رُضِیَ ان میں دُعَا ، رُضَا پڑھنا جائز ہے۔

۲) یاء مفتوحہ ایسے اسم کے لام کلمہ میں واقع ہو جو فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو جیسے دَاعِیَةٌ ،رَاضِیَةٌ ان میں دَاعَاةٌ ،رَاضَاةٌ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) آخر میں نہ ہو، جیسے قِیَمٌ۔ ۲) ثلاثی مجرد نہ ہو، جیسے اُرْمِیَ ۔ ۳) فعل نہ ہو، جیسے دَاعِیَ ۔

۴) فتحہ اعرابی ہو، جیسے لَنْ یَرْمِیَ ۔ ۵) ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے ظَبْیٌ۔ ۶) فَاعِلَةٌ کا وزن نہ ہو، جیسے دَوَاعِیَ ۔

تعلیل: یَدْعُوْ ،تَدْعُوْ ،اَدْعُوْ ،نَدْعُوْ ،یَرْمِیْ ،تَرْمِیْ ،اَرْمِیْ ،نَرْمِیْ کہ دراصل یَدْعُوُ ،تَدْعُوُ ،اَدْعُوُ ، نَدْعُوُ ، یَرْمِیُ ، تَرْمِیُ ، اَرْمِیُ ، نَرْمِیُ بودند، پس ضمہ بر واؤ و یاء ثقیل بود، آں را انداختہ ، یَدْعُوْ ،تَدْعُوْ ،اَدْعُوْ ،نَدْعُوْ ، یَرْمِیْ ، تَرْمِیْ ، اَرْمِیْ ، نَرْمِیْ شدند۔

قانون نمبر۴۔ ﴿یَدْعُوْ تَدْعُوْ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ اور یاء جو مضموم یا مکسور ہو، لام کلمہ میں واقع ہو اور اس کا ماقبل بھی مضموم یا مکسور ہو تو اس واؤ، یاء کی حرکت کو دور کرنا واجب ہے، پھر دور کرنا دو قسم پر ہے: ۱) نقل کے ساتھ ۲) حذف کے ساتھ۔

نقل: دوصورتوں میں واؤ، یاء کی حرکت کو نقل کرنا واجب ہے:

۱) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کا ماقبل مکسور ہو اور ان کے مابعد واؤ ساکنہ ہو، جیسے دُعُوْا ، رُمُوْا جو اصل میں دُعِوُوْا ، رُمِیُوْا تھے۔

۲) واؤ، یاء مکسور ہوں، ان کا ماقبل مضموم ہو اور ان کے بعد یاء ساکنہ ہو، جیسے تَدْعِیْنَ ، تَنْهِیْنَ جو اصل میں تَدْعُوِیْنَ ، تَنْهُیِیْنَ تھے۔

حذف: مذکورہ دوصورتوں کے علاوہ باقی تمام صورتوں میں واؤ، یاء کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے، یہ کل چھ صورتیں ہیں:

۱) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کا ماقبل مکسور ہو، لیکن بعد میں واؤ ساکن نہ ہو، جیسے یَرْمِیْ جو اصل میں یَرْمِیُ تھا۔

۲) واؤ، یاء مضموم ہوں، ان کے بعد واؤ ساکن ہو، لیکن ماقبل مکسور نہ ہو، جیسے یَدْعُوْنَ جو اصل میں یَدْعُوُوْنَ تھا۔

۳) واؤ، یاء مضموم ہوں، نہ ماقبل مکسور ہو، نہ بعد میں واؤ ساکن ہو، جیسے یَدْعُوْ جو یَدْعُوُ تھا۔

۴)واؤ، یاء مکسور ہوں، ماقبل مضموم ہو، لیکن بعد میں یاء ساکن نہ ہو، جیسے بتلُقٍ جو اصل میں بتلقُوٍ تھا۔

۵)واؤ، یاء مکسور ہو، بعد میں یاء ساکن ہو، لیکن ماقبل مضموم نہ ہو، جیسے ترْمِیْنَ جو اصل میں ترْمِییْنَ تھا۔

۶)واؤ، یاء مکسور ہو لیکن نہ ماقبل مضموم ہو اور نہ ان کے بعد یاء ساکن ہو، جیسے بدَاعٍ جو اصل میں بدَاعِوٍ تھا۔

لیکن قانون کی مذکورہ تمام صورتوں میں حرکت کو حذف یا نقل کرنے کے لیے چار شرائط ہیں:

۱)واؤ، یاء، جوازی قانون کی وجہ سے ہمزہ سے بدل نہ ہوں، جیسے مُسْتَهْزِئُوْنَ جو اصل میں مُسْتَهْزِئُوْنَ تھا، اگر وجوبی قانون کی وجہ سے ہمزہ سے بدل ہو تو قانون لگے گا، جیسے جَاءٍ ، جَآئُوْنَ جو اصل میں جَاءِءٌ ، جَآئِئُوْنَ تھے، پھر جَآئِيٌ ،جَآئِيُوْنَ ہو گئے۔

۲)واؤ اور یاء کا ضمہ یا کسرہ ہمزہ سے نقل ہو کر نہ آیا ہو، جیسے یَدْعُوْ لِئِکَ ،یَرْمِيْ بِلٌ جو اصل میں یَدْعُوْاُولِئِکَ ، یَرْمِی اِبِلٌ تھے۔

۳)یاء کو الف سے بدلنے کا سبب موجود نہ ہو، جیسے قَوَايَا جو اصل میں قَوَائِيُ تھا۔

۴)یاء کے حذف ہونے کا کوئی سبب بھی نہ ہو، جیسے رُخَيٌّ جو اصل میں رُخَيِّيٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤ، یاء نہ مضموم ہوں نہ مکسور بلکہ مفتوح ہوں، جیسے دَعَا ،رَمَا جو دراصل دَعَوَ ، رَمَیَ تھے۔ ۲)لام کلمہ میں نہ ہوں، جیسے قَوِلَ ، بُيِعَ ۔ ۳)ماقبل مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے دَلْوٌ ، ظَبْيٌ ۔

تعلیل: یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ کہ دراصل یُدْعَوَانِ ، تُدْعَوَانِ بودند، پس واؤ بود در موضع ثالث اکنوں صاعد گشت حرکت ماقبل او مخالف شد، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ شدند۔

قانون نمبر ۵۔ ﴿یُدْعَیَانِ تُدْعَیَانِ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر واؤ جو اصل میں تیسری جگہ واقع ہو، پھر صاعد ہو جائے، یعنی اس سے پہلے کچھ حروف کی زیادتی ہو جائے، جس کی وجہ سے وہ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ چلی جائے اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے مخالف ہو (مراد صرف فتحہ کی حرکت ہے) تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے یُدْعَیَانِ ، تُدْعَیَانِ جو اصل میں یُدْعَوَانِ ، تُدْعَوَانِ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤ اصل میں تیسری جگہ نہ ہو، جیسے اِقْتَالَ جو اصل میں اِقْتَوَلَ تھا، اس کی اصل قَوَلَ ہے۔

۲)صاعد نہ ہو، جیسے دَعَوَا۔ ۳)ماقبل حرکت موافق ہو، جیسے یَدْعُوَانِ ۔

تعلیل: دُعَاةٌ کہ دراصل دَعَوَةٌ بود، پس واؤ متحرک ماقبلش مفتوح، آں واؤ را بالف بدل کردہ، دَعَاةٌ شد، پس فتحہ فاء کلمہ را بضمہ بدل کردہ تاکہ متلبس نہ شود بصَلٰوۃٌ و زَکٰوۃٌ و قَنَاةٌ کہ ایشاں مفرد اند، دُعَاةٌ شد۔

قانون نمبر ٦۔ ﴿دُعَاةٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر جمع ناقصوں کی جو فَعَلَةٌ کے وزن پر ہو تو اس کے فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ کے ساتھ بدلنا واجب ہے، خواہ ناقص واوی ہو یا ناقص یائی، جیسے دُعَاةٌ ، رُمَاةٌ جو اصل میں دَعَوَةٌ ، رَمَيَةٌ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) جمع ہی نہ ہو، جیسے زَكٰوةٌ ، صَلٰوةٌ ۔ ۲) ناقص کی جمع نہ ہو، جیسے قَالَةٌ جو جمع ہے قَائِلٌ کی۔

تعلیل: دِعِيٌّ کہ دراصل دُعُوْوٌ بود، پس واؤ واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش واؤ مدہ زائدہ بود، آں واؤ را بیا بدل کردہ دُعُوْيٌ شد، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین از ایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود، آں واؤ را بیا بدل کردہ و یاء را در یاء ادغام کردہ دُعُيٌّ شد، پس یاء مشدد واقع شد در آخر اسم متمکن ماقبلش مضموم، ضمہ ماقبلش را بکسرہ بدل کردہ دُعِيٌّ شد، پس ضمہ اولی را بکسرہ نیز بدل کردہ از برائے مطابقت ثانی دِعِيٌّ شد۔

قانون نمبر ۷۔ ﴿دِعِيٌّ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون چار صورتوں پہ مشتمل ہے:

۱) ہر واؤ جو لازم ہو، اسم متمکن کے لام کلمہ میں واقع ہو، اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، خواہ مفرد میں ہو یا جمع میں، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ہمزہ سے بدل نہ ہو، مفرد کی مثال تَدَعٍّ جو اصل میں تَدَعُّوٌ تھا اور جمع کی مثال دُخٍ جو اصل میں دُخُوٌّ تھا۔

۲) واؤ جمع کے لام کلمہ میں ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دُعِيٌّ جو اصل میں دُعُوْوٌ تھا، سوائے اسم مفعول کے جمع مذکر سالم کے، کیونکہ اس میں قانون لگانا واجب نہیں، اس لیے کہ یہ جمع، مفرد کے حکم میں ہے، چنانچہ مَدْعُوُّوْنَ میں تعلیل واجب نہیں۔

۳) واؤ مفرد کے لام کلمہ میں واقع ہو اور اس سے پہلے واؤ مدہ زائدہ ہو تو وہ دو حال سے خالی نہیں:

1) اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے بھی واؤ متحرک ہو تو آخر والی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَقْوِيٌّ جو اصل میں مَقْوُوْوٌ تھا۔

2) اگر واؤ مدہ زائدہ سے پہلے دیگر واؤ متحرک نہ ہو تو پھر آخر والی واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے، جیسے مَدْعُوٌّ اس میں مَدْعِيٌّ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤلازم نہ ہو، جیسے ضَارِبُوْ زَیْدٍ۔ ۲)ہمزہ سے بدل ہو، جیسے کُفُوٌ جو اصل میں کُفْوْءٌ تھا۔
۳)آخر میں نہ ہو، جیسے قُوُوْلٌ۔ ۴)اسم میں نہ ہو فعل میں ہو، جیسے رَخُوَ۔ ۵)متمکن میں نہ ہو، جیسے ھُوَ۔
۶)ماقبل مضموم نہ ہو، جیسے دَلْوٌ۔ ۷)مدہ نہ ہو، جیسے خَوٌّ۔ ۸)زائدہ نہ ہو، جیسے قُوٌّ۔

قانون نمبر۸۔ ﴿یاء مشدد، مخفف والا قانون﴾

حکم: دو شقیں وجوبی ہیں اور دو جوازی ہیں۔

۱)ہر یاء مشدد یا مخفف، جو اسم متمکن کے آخر میں واقع ہو اور اس سے پہلے ایک حرف مضموم ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1۔اگر وہ حرف مضموم کلمہ کے شروع میں نہ ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَرْمِیٌّ جو اصل میں مَرْمُوْیٌ تھا۔

2۔وہ حرف مضموم کلمہ کے شروع میں ہو تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے، جیسے طُیٌّ میں طِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔

۲)اگر یاء سے پہلے دو حرف مضموم ہوں تو یاء کے ساتھ والے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے، خواہ یاء مشدد ہو یا مخفف۔ جیسے دُعِیٌّ، رُخِیٌّ جو اصل میں دُعُیٌّ، رُخُیٌّ تھے، لیکن پہلے حرف کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا تب جائز ہے، جب یاء مشدد ہو، مخفف نہ ہو، چنانچہ دُعِیٌّ کو دِعِیٌّ پڑھنا جائز ہے لیکن رُخِیٌّ میں رِخِیٌّ پڑھنا منع ہے۔

احترازی مثالیں: ۱)یاء آخر میں نہ ہو، جیسے بَیِّعٌ، بُیُوْعٌ۔ ۲)اسم متمکن میں نہ ہو، جیسے رَمُیَ۔
۳)یاء سے پہلے کوئی حرف مضموم نہ ہو، جیسے ظَبْیٌ۔

تعلیل: دَوَاعٍ کہ دراصل دَوَاعِوُ بود، پس واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور آں واؤ را بیا بدل کردہ دَوَاعِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و در قولے یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ و بر قولے ثانی عوض از یاء یا عوض از ہر دو تنوین در آخرش در آوردہ دَوَاعٍ شد۔ و یا کہ دَوَاعٍ کہ دراصل دَوَاعِوٌ بود واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور آں واؤ را بیاء بدل کردہ دَوَاعِیٌ شد، پس ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ دَوَاعِیْنْ شد، پس التقائے ساکنین شد میان یاء و تنوین یاء را حذف کردہ دَوَاعٍ شد۔

قانون نمبر۹۔ ﴿دَوَاعٍ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء جو مَفَاعِل حالی یا مَفَاعِل مآلی کے آخر میں واقع ہو تو حالت رفع اور جر میں اس یاء کو حذف کر کے اس کے عوض میں تنوین لانا واجب ہے، مَفَاعِل حالی کی مثال دَوَاعٍ اور رَوَامٍ جو اصل میں دَوَاعِوُ، رَوَامِیُ تھے۔ مَفَاعِل آلی کی مثال مَدَاعٍ، مَرَامٍ جو اصل میں مَدَاعِیُ، مَرَامِیُ تھے، پھر مَدَاعِوُ، مَرَامِیُ ہوئے، پھر مذکورہ قانون سے مَدَاعٍ، مَرَامٍ ہو گئے۔

مفاعل حالی سے مراد وہ اسم ہے جو واضع کی وضع سے ہی مفاعل کے وزن صوری پر ہو۔ اور مفاعل مالی سے مراد وہ اسم ہے جو پہلے مفاعیل کے وزن پر ہو اور بعد میں مفاعل کے وزن پر ہو جائے۔

احترازی مثالیں: ۱) یاء آخر میں نہ ہو، جیسے مَبَابِعُ ۔ ۲) مَفَاعِل کے آخر میں نہ ہو، جیسے مَوَاضِیُّ ۔ ۳) نہ مفاعل حالی ہو نہ مفاعل مالی، جیسے دَاعِی للہ۔ ۴) حالت نصبی ہو، جیسے رَئَیْتُ دَوَاعِیَ لِلّٰہ ۔

تعلیل: **مَدَاعٍ** کہ در اصل مَدَاعِیٌّ بود، پس یاء مشدد واقع شد در آخر مفاعیل و ایں چنیں ثقیل بود لہٰذا یاء مدغم را در قولے یا، مدغم فیہ را جوازًا از برائے خفت حذف کردہ و اعراب بر یاء مدغم جاری کردہ مَدَاعِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و بر قولے ثانی یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ یا از یاء محذوفہ یا از ہر دو، تنوین در آوردہ مَدَاعٍ شد۔

مَرَامٍ کہ در اصل مَرَامِیٌّ بود، پس یاء مشدد واقع شد در آخر مفاعیل و ایں چنیں ثقیل بود لہٰذا یاء مدغم را در قولے یاء مدغم فیہ را جوازًا از برائے خفت حذف کردہ و اعراب بر یاء مدغم جاری کردہ مَرَامِیُ شد، ضمہ بر یاء ثقیل بود آں را انداختہ و بر قولے ثانی یاء را نیز انداختہ عوض از ضمہ یا از یاء محذوفہ یا از ہر دو تنوین در آوردہ، مَرَامٍ شد۔

قانون نمبر ۱۰۔ **﴿مَدَاعٍ ، مَرَامٍ والا قانون﴾**

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر یاء مشدد جو مَفَاعِیل کے آخر میں واقع ہو، اس کی دو یاؤں میں سے ایک کو حذف کرنا جائز ہے، خواہ مدغم کو حذف کریں یا مدغم فیہ کو، لیکن جب ایک کو حذف کریں تو دوسری میں یاء مفاعل کا حکم جاری کرنا واجب ہے (یاء مفاعل کا حکم گزر چکا ہے) جیسے مَدَاعٍ ، مَرَامٍ جو اصل میں مَدَاعِیٌّ ، مَرَامِیٌّ تھے۔

احترازی مثال: یاء مفاعیل کے آخر میں نہ ہو، جیسے مَرْمِیٌّ ۔

تعلیل: لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یُدْعَ الخ را از یَدْعُوْ ، یُدْعٰی الخ بنا کردند، چوں لَمْ جازمہ جحد بہ در اولیشاں در آوردہ و آخر شاں را جزم دادہ، علامت جزمی سقوط حرف علت شد در پنج پنج صیغہ و سقوط نونات اعرابیہ شد در ہفت ہفت صیغہ و سقوط چیزے نہ شد در دو دو صیغہ زیرا آنچناں مبنی اند وَ الْمَبْنِیُّ مَا لَا یَتَغَیَّرُ الخ، لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یُدْعَ الخ شدند۔

قانون نمبر ۱۱۔ **﴿لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یُدْعَ والا قانون﴾**

حکم: ایک صورت جوازی ہے، باقی قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف علت جو فعل مضارع کے آخر میں واقع ہو دو صورتوں میں اسے حذف کرنا واجب ہے اور ایک صورت میں حذف کرنا جائز ہے:

وجوبی صورتیں:

۱)اس فعل مضارع پہ کوئی عامل جازم داخل ہو، جیسے یَدْعُوْ ،یَرْمِیْ ، یَخْشٰی ، سے لَمْ یَدْعُ ، لَمْ یَرْمِ ، لَمْ یَخْشَ ۔

۲)فعل مضارع سے امر حاضر معلوم حقیقی کی بناء کی جائے ،جیسے تَدْعُوْ ، تَرْمِیْ ، تَخْشٰی سے اُدْعُ ، اِرْمِ ، اِخْشَ۔

جوازی صورت:

فعل مضارع پہ وقف کیا جائے تو اس حرف علت کو حذف کرنا جائز ہے، جیسے وَالَّیْلِ اِذَا یَسْرُ جو اصل میں یَسْرِیْ تھا، یاء کو جوازاً حذف کر کے ماقبل کو ساکن کر دیا گیا۔

فائدہ:امر حاضر معلوم کے چھ صیغوں کو امر حقیقی کہتے ہیں اور فعل تعجب کے دوسرے صیغہ کو امر حکمی کہتے ہیں۔ یہ قانون امر حقیقی کے لیے ہے۔

احترازی مثالیں: ۱)حرف علت آخر میں نہ ہو، جیسے یَقُوْلُ ، یَبِیْعُ ۔ ۲)فعل مضارع میں نہ ہو، جیسے اِنْدَعَا ۔

۳)حروف نواصب داخل ہوں، جیسے لَنْ یَّدْعُوَ ، لَنْ یَرْمِیَ ۔ ۴)امر حکمی ہو، جیسے اَدْعِی بِہٖ ۔

تعلیل:لِتُدْعَوُنَّ ، لِتُدْعَیِنَّ کہ دراصل لِتُدْعَوُ ، لِتُدْعَیُ بودند، چوں نون تاکید ثقیلہ بآخر ایشاں متصل شد، لِتُدْعَوُنَّ ، لِتُدْعَیَنَّ شدند، پس التقائے ساکنین شد میان واؤ و نون در اول کلمہ و میان یاء و نون در ثانی مدغم علٰی غیر حدّہٖ چوں اول ایشاں واؤ جمع و یا ساکنہ علٰی غیر حدہ بودند آں واؤ را حرکت ضمہ و یاء را حرکت کسرہ دادند، لِتُدْعَوُنَّ ، لِتُدْعَیِنَّ شدند۔

قانون نمبر۱۲۔ ﴿لِتُدْعَوُنَّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پہ مشتمل ہے۔

۱)التقائے ساکنین علٰی غیر حدہٖ ہو اور پہلا ساکن جمع کی واؤ ہو، جو غیر مدہ ہو، (صیغہ مذکر کا ہو) تو اس واؤ کو ضمہ کی حرکت دینا واجب ہے غالبًا، خواہ فعل میں ہو یا اسم میں۔ فعل کی مثال: دَعَوُا جو اصل میں دَعَوْا اللّٰہ تھا۔ اسم کی مثال مُصْطَفَوُا اللّٰہ جو اصل میں مُصْطَفَوْا اللّٰہ تھا۔

غالبًا کا مطلب یہ ہے کہ اکثر تو ضمہ کی حرکت دینگے اور کبھی کبھی فتحہ یا کسرہ کی حرکت بھی دیں گے، جیسے اُولٰئِکَ الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَۃَ میں ایک قراءت میں اِشْتَرَوَا الضَّلٰلَۃَ اور اِشْتَرَوِا الضَّلٰلَۃَ ہے۔

۲)التقائے ساکنین علٰی غیر حدہ ہو اور پہلا ساکن یاء وحدت ہو جو غیر مدہ ہو اور صیغہ واحدہ مؤنث مخاطبہ ہو تو یاء کو کسرہ دینا واجب ہے، جیسے لِتُدْعَیِنَّ جو اصل میں لِتُدْعَیْنَّ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱)واؤ جمع کی نہ ہو، جیسے لَوِ اسْتَطَعْنَا۔ ۲)مدہ ہو، جیسے اِضْرِبُوْنَّ سے اِضْرِبُنَّ۔ ۳)دوسری صورت میں پہلا مدہ ہو، جیسے اِضْرِبِنَّ جو اصل میں اِضْرِبِیْنَّ تھا۔ ۴)یاء وہ صورت کی نہ ہو تثنیہ کی ہو، جیسے ضَارِبَی الْغُلَامِ۔

تعلیل: دُعْیٰ کہ دراصل دُعْوٰی بود، پس واؤ واقع شد بجائے لام کلمہ در فُعْلٰی اسمی، آں واؤ را بیاء بدل کردہ، دُعْیٰ شد۔

قانون نمبر ۱۳۔ ﴿دُعْیٰ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پہ مشتمل ہے۔

۱)ہر واؤ جو فُعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واقع ہو، اسے یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دُعْیٰ جو اصل میں دُعْوٰی تھا۔

۲)ہر یاء جو فَعْلٰی اسمی کے لام کلمہ میں واقع ہو، اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے تَقْوٰی جو اصل میں تَقْیٰی تھا۔

احترازی مثالیں: ۱)فُعْلٰی نہ ہو، جیسے دَعْوٰی۔ ۲)فُعْلٰی اسمی نہ ہو، صفتی ہو، جیسے غُزْوٰی۔ ۳)واؤ لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے قُوْلٰی۔ ۴)دوسری صورت میں فَعْلٰی اسمی نہ ہو، صفتی ہو، جیسے صَدْیٰی۔ ۵)فَعْلٰی کے وزن پہ ہی نہ ہو، جیسے رُمْیٰی۔

تعلیل: رَمُوَ کہ دراصل رَمُیَ بود، پس یاء واقع شد در آخر فعل بعد از ضمہ آں یاء را بواؤ بدل کردہ، رَمُوَ شد۔

قانون نمبر ۱۴۔ ﴿رَمُوَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر یاء جو فعل کے آخر میں واقع ہو اور ماقبل اس کا مضموم ہو تو اس یاء کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے رَمُوَ، نَهُوَ جو اصل میں رَمُیَ، نَهُیَ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱)یاء فعل کے آخر میں نہ ہو، جیسے تَرَقُّیٌ۔ ۲)آخر میں نہ ہو، جیسے بِيْعَ جو اصل میں بُيِعَ تھا۔ ۳)ضمہ کے بعد نہ ہو، جیسے خَشِيَ۔

تعلیل: دَخَایَا را از دَخِيَّةٌ بنا کردند، رد کردند بسوئے اصلش کہ اصل او دَخِيْوَةٌ بود، حرف اول را بر حال خود گذاشتہ، ثانی را فتحہ دادہ، سوم جا الف از برائے علامت جمع اقصٰی در آوردہ، حرفیکہ مابعد از علامت جمع اقصٰی شد آں را کسرہ دادہ، تاء واحدہ را حذف کردہ، تنوین تمکن علامت اسمیت را مقدر نمودند از برائے ضدیت منع صرف، دَخَايِوُ شد، پس یاء واقع شد بعد از الف مفاعل آں یاء را

ہمزہ بدل کردہ، رَخَائِوُ شد، پس واوٗ واقع شد بجائے لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واو را بیاء بدل کردہ، رخائی شد، پس ہمزہ واقع شد بعد از الف مفاعل قبل از یاء ودر مفرد قبل از یاء نہ بود، آں ہمزہ را بیاء مفتوحہ بدل کردہ، پس واوٗ بجائے ہمزہ آمد، برائے تحصیل تجانس [illegible] زائد شد، رَخَایَوُ شد، پس واوٗ بود در موضع ثالث اکنوں صاعد گشت آں واو را بیاء بدل کردہ، رخایی شد، پس یاء متحرک ماقبلش مفتوح، آں یاء را بالف بدل کردہ، رَخَایَا شد۔

قانون نمبر ۱۵۔

﴿رَخَایَا والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں۔

۱) ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد واقع ہو اور یاء سے پہلے ہو اور مفرد میں یاء سے پہلے ہمزہ نہ ہو، عام ہے کہ مفرد میں ہمزہ ہی نہ ہو یا ہو لیکن یاء سے پہلے نہ ہو تو ان دونوں صورتوں میں ہمزہ کو یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، پہلے کی مثال: رَخَایَا جو رَخِیَّۃٌ کی جمع ہے، اصل میں رَخَائِیُ تھا، دوسرے کی مثال: خَطَایَا جو خَطِیْئَۃٌ کی جمع ہے، اصل میں خَطَائِیُ تھا۔

۲) ہر ہمزہ جو الف مفاعل کے بعد یاء سے پہلے واقع ہو اور مفرد میں چوتھی جگہ الف کے بعد واو ہو تو اس ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَدَاوٰی جو اَدَاوَۃٌ کی جمع ہے، اصل میں اَدَائِیُ تھا۔ لیکن اَشَاوٰی، اور ھَدَاوٰی شاذ ہیں، کیونکہ ان کے مفرد (اَشْیَآءٌ، ھَدِیَّۃٌ) میں الف کے بعد واو نہ ہونے کے باوجود ان میں ہمزہ کو واو مفتوحہ سے بدلاتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ الف مفاعل سے پہلے ہو، جیسے مَنَاھِیُ۔ ۲) الف مفاعیل کے بعد ہو، جیسے مَیَائِیْسُ۔ ۳) یاء سے پہلے نہ ہو، جیسے شَرَائِفُ۔ ۴) مفرد میں یاء سے پہلے ہو، جیسے شَوَآءٍ جو شَائِیَۃٌ کی جمع ہے۔

تعلیل: رُخَیٌّ وَ رُخَیَّۃٌ را از رَخِیٌّ وَ رَخِیَّۃٌ بنا کردند، رد کردہ بسوئے اصلش کہ اصل او رَخِیْوٌ وَ رَخِیْوَۃٌ بودند، حرف اول را ضمہ دادہ، ثانی را فتحہ دادہ سوم جا یاء ساکنہ از برائے علامت تصغیر در آوردہ، حرفیکہ مابعد از یاء ساکنہ علامت تصغیر بود، آں را کسرہ دادہ، باقیاں را بر حال خود گذاشتہ رُخَیْوٌ وَ رُخَیْوَۃٌ شدند، پس دو حرف از یک جنس در یک جا بہم آمدند، اول ساکن ثانی متحرک اول را در ثانی ادغام کردند، رُخَیِّوٌ وَ رُخَیِّوَۃٌ شدند، پس واو واقع شد بجائش لام کلمہ ماقبلش مکسور، آں واو را بیاء بدل کردند، رُخَیِّیٌ وَ رُخَیِّیَۃٌ شدند، پس اجتماع ثلاثہ یایات شد در یک کلمہ، اول مدغم در ثانی وثالث بجائے لام کلمہ آں یاء ثالث را حذف کردند نسیاً منسیاً، رُخَیٌّ وَ رُخَیَّۃٌ شدند۔

قانون نمبر ۱۶۔ ﴿رُخَيٌّ وَّ رُخَيَّةٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

اگر تین یاء ایک کلمہ میں اس ترتیب سے جمع ہوں کہ پہلی دوسری میں مدغم ہو اور تیسری لام کلمہ کے مقابل ہو تو تیسری یاء کو نسیاً منسیاً حذف کرنا واجب ہے، جیسے رُخَيٌّ وَّ رُخَيَّةٌ جو اصل میں رُخَيِّيٌ وَّ رُخَيِّيَةٌ تھا، بشرطیکہ: ۱) وہ کلمہ فعل نہ ہو، جیسے حَيِّي جو حَيِّيَ تھا۔ ۲) جاری مجری فعل نہ ہو، جیسے مُحَيٌّ جو دراصل مُحَيِّيٌ تھا، پھر مُحَيِّيْ، پھر مُحَيٌّ ہوا۔

فائدہ: ۱) نسیاً منسیاً کو منوی کے مقابل ذکر کیا گیا ہے، مراد یہ ہے کہ کسی حرف کو حذف کرنے کے بعد یہ فرض کرنا کہ یہاں کوئی حرف نہیں تھا، چنانچہ اس کے ماقبل کو آخری حرف سمجھ کے اس کی حرکت اسے دے دی جائے گی، جیسے رُخَيِّيٌ میں آخری یاء کو حذف کرکے اس کا ضمہ ماقبل یاء کو دیا تو رُخَيٌّ ہوگیا، لیکن محذوف منوی سے مراد وہ حرف ہے جسے حذف کرنے کے بعد بھی اس کا اعتبار کیا جائے، چنانچہ اس کی حرکت ماقبل کو نہیں دی جاتی، جیسے دَوَاعِيُ میں یاء کو ضمہ سمیت حذف کیا اور اس کے عوض میں تنوین لائے تو دَوَاعٍ ہوگیا۔

۲) جاری مجری فعل سے مراد شبہ فعل ہے اور شبہ فعل سے یہاں صفت کے پہلے چھ صیغے مراد ہیں۔ یعنی تصغیر مراد نہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) تین یاء نہ ہو، جیسے اَلْحَيُّ۔ ۲) ایک کلمہ میں نہ ہو، جیسے اَلْحَيُّ يَعْقُوْبُ۔ ۳) پہلی کی بجائے دوسری مدغم ہو، جیسے مَحَايِيُّ۔ ۴) تیسری لام کلمہ میں نہ ہو، جیسے مُقَيِّيْلٌ۔

تعلیل: مَرْضِيٌّ کہ دراصل مَرْضُوْوٌ بود، واؤ واقع شد درآخر اسم متمکن ماقبلش واؤ مدہ زائدہ بود، آں واؤ را بیاء بدل کردند، مَرْضُوْيٌ شد، پس واؤ و یاء در یک کلمہ بہم آمدند نخستین ازایشاں ساکن لازم بدل از چیزے نہ بود، آں واؤ را یاء کردہ و یاء را در یاء ادغام کردند، مَرْضُيٌّ شد، پس یاء مشدد واقع شد درآخر اسم متمکن ماقبلش مضموم آں را بکسرہ بدل کردہ، مَرْضِيٌّ شد۔

قانون نمبر ۱۷۔ ﴿مَرْضِيٌّ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ناقص واوی کے جن مقامات میں لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا جائز ہے، اگر عَلِمَ يَعْلَمُ کا باب ہو تو ان مقامات میں لام کلمہ کی واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے مَرْضِيٌّ جو اصل میں مَرْضُوْوٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) ناقص یائی ہو، جیسے مَخْشِيٌّ جو مَخْشُوْيٌ تھا۔ ۲) عَلِمَ يَعْلَمُ سے نہ ہو، جیسے مَدْعِيٌّ جو دراصل مَدْعُوْوٌ تھا۔

﴿ابواب ناقص واوی ویائی﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلدُّعَاءُ (دعا کرنا)، وَ الدَّعْوَةُ (کھانے پر بلانا)، وَالدِّعْوَةُ (چھوٹے قد کا ہونا)، وَالدُّعْوَةُ (جہاد کرنا)، وَالدَّعْوٰی (دعویٰ کرنا)۔

مصادر: اَلرَّجَاءُ، اَلنَّجَاةُ، اَلبُدُوُّ، اَلعَدْوُ، اَلعَفْوُ، اَلتِّلَاوَةُ، اَلخُلُوُّ، اَلدُّنُوُّ، اَلعُلُوُّ، اَلعُتُوُّ، اَلسَّهْوُ، اَلمَحْوُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلرِّضَاءُ وَ الرِّضْوَانُ وَالرُّضِيُّ (خوش ہونا)، وَالمَرضَاةُ (پسند کرنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص واوی از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلرَّخَاءُ وَالرِّخْوَةُ (سست اور نرم ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلرَّمْيُ وَالرِّمَايَةُ (تیر چلانا)۔

مصادر: اَلْجَرْيُ، اَلسِّقَايَةُ، اَلقَضَاءُ۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد ناقص یائی از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْخَشْيُ وَالْخَشْيَةُ (ڈرنا)۔

مَصَادر: اَلنِّسْيَانُ، اَلبَقَاءُ۔

﴿ابواب لفیف مفروق ومقرون﴾

باب اول: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَقْيُ وَالْوِقَايَةُ (محفوظ کرنا)۔

مصدر: اَلْوَفَاءُ۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْوَجْيُ (ننگے پاؤں ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مفروق از باب فَعِلَ يَفْعِلُ چوں اَلْوَلْيُ وَالْوِلَايَةُ (نزدیک ہونا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلطَّيُّ (لپیٹنا)۔

مصادر: اَلْغَيُّ، اَلرِّوَايَةُ

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرد لفیف مقرون از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْقُوَّةُ (طاقت ور ہونا)۔

قوانین مہموز

قانون نمبر ۱۔ ﴿رَأْسٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ ساکنہ جو مظہر ہو اور ماقبل اس کا متحرک ہو تا اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، جیسے رَأْسٌ، بُؤْسٌ اور ذِئْبٌ میں رَاسٌ ، بُوْسٌ اور ذِیْبٌ پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ:

۱) ماقبل متحرک حرف اگر ہمزہ ہو تو وہ اسی کلمہ میں نہ ہو(کیونکہ اس صورت میں ثانی ہمزہ کو حرف علت سے بدلنا واجب ہوگا، جیسے اٰمَنَ)۔

۲) حرکت دینے کا کوئی سبب موجود نہ ہو، ہمزہ کو حرکت دینے کے دو سبب ہیں:

1۔ ہمزہ ساکنہ کے بعد دو حرف متجانسین متحرکین کا آنا، جیسے یَئْمُمُ سے یَئُمُّ۔

2۔ ہمزہ ساکنہ کے بعد واؤ، یا متحرکہ کا آنا، جیسے یَئْوُسُ ، یَئْیِدُ سے یَئُوْسُ ، یَئِیْدُ۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ ساکنہ نہ ہو، جیسے سَئَلَ۔ ۲) مظہر نہ ہو، مدغم ہو، جیسے سَئَّلَ۔ ۳) ماقبل متحرک نہ ہو، جیسے قَرْءٌ۔
۴) ماقبل بھی ہمزہ ہو اور اسی کلمہ میں ہو، جیسے آمَنَ۔

قانون نمبر ۲۔ ﴿اٰمَنَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ ساکنہ جو مظہر ہو اور اس کے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرکہ اسی کلمہ میں ہو تو ہمزہ ساکنہ کو ہمزہ متحرکہ کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا واجب ہے، جیسے اَئْمَنَ ، اُئْمِنَ ، اِئْمَانًا میں اٰمَنَ ، اُوْمِنَ ، اِیْمَانًا پڑھنا واجب ہے۔ بشرطیکہ ہمزہ ساکنہ کو حرکت دینے کا کوئی سبب نہ ہو، جیسے اَئُمُّ ، اَئُوْسُ جو اصل میں اَئْمُمُ ، اَئْوُسُ تھے۔ لیکن کُلْ ، خُذْ ، مُرْ شاذ ہیں، کیونکہ یہ اصل میں اُؤْکُلْ ، اُؤْخُذْ ، اُؤْمُرْ تھے، ہمزہ ساکنہ کو حرف علت سے بدلنے کی بجائے پہلے دو میں وجوبًا اور آخری میں جوازًا خلاف القیاس حذف کر دیا گیا، پھر پہلے ہمزہ کو مابعد متحرک ہونے کی وجہ سے حذف کر دیا گیا۔

اگر پہلا ہمزہ کسی سبب سے گر جائے تو دوسرا ہمزہ (جو حرف علت سے بدل چکا ہو) اپنے حال پہ لوٹ آئے گا، جیسے فَأْتُوْا جو اصل میں اِیْتُوْا تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ ساکنہ نہ ہو، جیسے اَئَادِمُ۔ ۲) مظہر نہ ہو، جیسے أَءٌّ۔ ۳) اس سے پہلے ہمزہ نہ ہو، جیسے رَأْسٌ۔
۴) ماقبل ہمزہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے اَلْقَارِئُ اؤْتُمِنَ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿جُوْنٌ مِیَرٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ مفتوحہ کو دو صورتوں میں ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے:

۱) ہمزہ مفتوحہ ہو اور اس سے پہلے غیر ہمزہ مضموم یا مکسور ہو تو مطلقاً (یعنی خواہ اس کلمہ میں ہو یا نہ ہو) جیسے جُوْنٌ مِئَرٌ، ھٰذَا غُلَامُ اَحَدٍ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ اَحَدٍ میں جُوَنٌ ، مِیَرٌ ، ھٰذَا غُلَامُ وَحَدٍ ، مَرَرْتُ بِغُلَامِ یَحَدٍ پڑھنا جائز ہے۔

۲) ہمزہ مفتوحہ ہو اور اس سے پہلے ہمزہ مضمومہ یا مکسورہ ہو، بشرطیکہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے ھٰذَا الْمَرْءُ اَمِیْنٌ ، غُلَامُ الْمَرْءِ اَمِیْنٌ میں ھٰذَا الْمَرْءُ وَمِیْنٌ ، غُلَامُ الْمَرْءِ یَمِیْنٌ پڑھنا جائز ہے۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ مفتوحہ نہ ہو، جیسے سُئِلَ ۔ ۲) ماقبل مضموم یا مکسور نہ ہو، جیسے سَئَلَ ۔ ۳) ماقبل ہمزہ ہو اور اسی کلمہ میں ہو، جیسے اُئَیْدِمُ، (جس میں اُوَیْدِمُ پڑھنا واجب ہے)۔

قانون نمبر۴۔ ﴿أَئِمَّةٌ والا قانون﴾

حکم: ایک شق جوازی ہے باقی قانون وجوبی ہے۔

یہ قانون دو صورتوں پر مشتمل ہے۔

۱) ہر دو ہمزے جو متحرک ہوں ایک ہی کلمہ میں ہوں اور ان میں سے ایک مکسور ہو تو ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے جَآءٍ جو اصل میں جَآءِءٌ تھا، سوائے أَئِمَّةٌ کے کلمہ کے، کیونکہ اس میں ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے۔

۲) دو ہمزے متحرک ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں لیکن ان میں سے کوئی بھی مکسور نہ ہو تو ہمزہ ثانیہ کو واؤ سے بدلنا واجب ہے، جیسے أَوَادِمُ، أُوَیْدِمٌ جو اصل میں أَئَادِمُ ، أُئَیْدِمُ، تھے، بشرطیکہ:

1۔ دونوں ہمزے لام کلمہ کے مقابلے میں نہ ہوں کیونکہ اس صورت میں ہمزہ ثانیہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے قَرَئْیٌ جو اصل میں قَرَءْءٌ تھا۔

2۔ پہلا ہمزہ واحد متکلم کا نہ ہو، کیونکہ اس صورت میں ہمزہ ثانیہ کو واؤ سے بدلنا واجب نہیں بلکہ جائز ہے، جیسے أَئُوْبُ میں أَوُوْبُ پڑھنا جائز ہے۔لیکن اُکْرِمُ ، اَئَاخِذُ شاذ ہیں، کیونکہ اُکْرِمُ دراصل اُئَکْرِمُ تھا اس میں ثانی ہمزہ کو وجوبا خلاف القیاس حذف کرتے ہیں اور اَئَاخِذُ میں ثانی ہمزہ کو وجوبا برحال چھوڑتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے جمع نہ ہوں، جیسے سَئَلَ ۔ ۲) دونوں متحرک نہ ہوں، جیسے اَئْمَنَ۔ ۳) جمع نہ ہوں، جیسے اَزْئَرَ۔ ۴) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اَلْمَرْءُ اَمِیْنٌ ۔

قانون نمبر۵۔ ﴿سَلْ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ متحرکہ جس کا ماقبل ساکن ہو مظہر ہو اور حرکت کے قابل ہو یعنی الف نہ ہو تو اس ہمزہ کی حرکت کو نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں جوازاً اور ہمزہ کو حذف کرتے ہیں وجوباً خواہ ایک کلمہ میں ہو جیسے اِسْئَلْ میں سَلْ یا دو کلمہ میں ہو قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَفْلَحَ تین شرائط کے ساتھ:

1۔ ماقبل ساکن حرف یاء تصغیر نہ ہو، جیسے اُفَیْئِسٌ۔

2۔ نون انفعال نہ ہو، جیسے اِنْئَمَرَ۔

3) واؤ یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہو، جیسے خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوْئَۃٌ۔

اگر واؤ، یاء مدہ زائدہ اسی کلمہ میں نہ ہوں تو قانون لگانا جائز ہے، جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ، بِيْعِیْ اَمْوَالَهُمْ میں بَاعُوَمْوَالَهُمْ، اور بِیْعِیَ مْوَالَهُمْ پڑھنا جائز ہے۔ لیکن مَرَاۃٌ، يَرٰی، يُرٰی اور اَرٰی، يُرِیْ شاذ ہیں، کیونکہ مَرَاۃٌ دراصل مَرْأَۃٌ تھا اس میں ہمزہ کی حرکت نقل کرنے کے بعد ہمزہ کو حذف کرنے کی بجائے الف سے بدلاتے ہیں اور يَرٰی، يُرٰی، اَرٰی، يُرِیْ اصل میں يَرْاٰی، يُرْاٰی اور اُرْئٰی، يُرْئِیُ تھے، ان میں قانون جوازاً کی بجائے وجوباً لگاتے ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ماقبل ساکن نہ ہو، جیسے سَئَلَ۔ ۲) مظہر نہ ہو، جیسے سَئَّلَ۔ ۳) قابل حرکت کے نہ ہو، جیسے قَائِلٌ۔

قانون نمبر۶۔ ﴿خَطِیْئَۃٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ جو یاء تصغیر یا واؤ، یاء مدہ زائدہ کے بعد اسی کلمہ میں واقع ہو تو ہمزہ کو اس واؤ، یاء کی جنس کرنا جائز ہے پھر جنس کو جنس میں ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اُفَیْئِسٌ، خَطِیْئَۃٌ، مَقْرُوْءَۃٌ میں اُفَیِّسٌ، خَطِیَّۃٌ، مَقْرُوَّۃٌ پڑھنا جائز ہے لیکن نَبِیٌّ، بَرِیَّۃٌ جو اصل میں نَبِیْءٌ، بَرِیْئَۃٌ تھے، ان میں قانون جوازاً لگنا چاہیے لیکن وجوباً لگاتے ہیں، یہ شاذ ہیں۔

احترازی مثالیں: ۱) ساکن حرف ہمزہ سے پہلے نہ ہو، بعد میں ہو، جیسے مُئَیْمِرٌ ۲) یاء تصغیر کی نہ ہو، جیسے جَیْئَلٌ ۳) واؤ، یاء مدہ نہ ہو، جیسے جَیْئَلٌ، حَوْئَبٌ ۴) زائدہ نہ ہو اصلی ہو، جیسے يَجِیْءُ، يَسُوْءُ ۵) ایک کلمہ میں نہ ہو، جیسے بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ۔

قانون نمبر۷۔ ﴿کلمہ غیر موضوع علی التضعیف والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر دو ہمزے ایسے کلمے میں واقع ہوں جو غیر موضوع علی التضعیف ہوں، (یعنی واضع نے اس کو مشدّد نہ بنایا ہو) تو ان میں سے دوسرے ہمزہ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔لیکن دو شرطوں کے ساتھ:

۱) دونوں ہمزے لام کلمے کے مقابلے میں ہوں۔

۲) ان میں پہلا ساکن ہو، جیسے قِرْءِیٌ جو کہ اصل میں قِرْءِءٌ تھا۔

احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قَرَأَ۔ ۲) اکٹھے نہ ہوں، جیسے اَقْرَأَ۔ ۳) ایک کلمہ میں نہ ہوں، جیسے اَلْمَرْءُ اَمِیْنٌ۔ ۴) کلمہ موضوع علی التضعیف میں ہوں، جیسے سَئَّلَ ۵) لام کلمہ کے مقابلہ میں نہ ہوں، جیسے اَوَادِمُ جو دراصل اَءَادِمُ تھا۔

قانون نمبر ۸۔ ﴿اخفش والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اس قانون کی دو صورتیں ہیں:

۱) ہمزہ منفردہ جو مکسورہ ہو اور ضمہ کے بعد واقع ہو تو اخفشؒ کے نزدیک اسے واؤ سے بدلنا جائز ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا۔ جیسے سُئِلَ میں سُوِلَ۔

۲) ہمزہ منفردہ جو مضمومہ ہو جب کسرہ کے بعد واقع ہو تو اخفشؒ کے نزدیک اسے یاء سے بدلنا جائز ہے، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا۔ جیسے مُسْتَهْزِءٌ میں مُسْتَهْزِیٌ۔

فائدہ: بین بین کو تسہیل بھی کہتے ہیں اور اصطلاح میں بین بین کی دو قسمیں ہیں: ۱) بین بین قریب ۲) بین بین بعید

بین بین قریب: ہمزہ کو اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے اداء کرنا، جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور کسرہ کے موافق حرف یاء کے مخرج کے درمیان سے اداء کرنا۔

بین بین بعید: ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان سے اداء کرنا۔ جیسے سُئِلَ میں ہمزہ کو اپنے مخرج اور ضمہ کے موافق حرف واؤ کے مخرج کے درمیان سے اداء کرنا۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ منفردہ نہ ہو، جیسے اُئِیَّةٌ ۲) مکسورہ، ضمہ کے بعد نہ ہو، جیسے اَزْئِرُ ۳) مضمومہ، کسرہ کے بعد نہ ہو، جیسے یَقْرَءُ۔

قانون نمبر ۹۔ ﴿ہمزہ منفردہ متحرکہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

ہر ہمزہ منفردہ متحرکہ جس کی اور اس کے ماقبل کی حرکت ایک ہو تو ہمزہ کو اس حرکت کے موافق حرف علت سے بدلنا جائز ہے، نزد بعض، جبکہ جمہور کے نزدیک بین بین ہوگا جیسے سَأَلَ میں سَالَ۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ منفردہ نہ ہو، جیسے أَءَادِمُ ۲) متحرک نہ ہو، جیسے بُؤْسٌ ۳) ماقبل ساکن ہو، جیسے یَسْئَلُ ۴) دونوں کی حرکت مختلف ہو، جیسے سُئِلَ۔

قانون نمبر ۱۰۔ ﴿ہمزہ وصلیہ مفتوحہ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر ہمزہ وصلیہ جو مفتوحہ ہو جب اس پہ ہمزہ استفہامیہ داخل ہو جائے تو اس ہمزہ وصلیہ کو گرانے کی بجائے الف سے بدلنا واجب ہے، پھر التقائے ساکنین علی غیر حدّہ آئے گا اسے برحال چھوڑنا واجب ہے، جیسے آلْحَسَنُ، آیْمَنُ اللهِ، جو دراصل أَالْحَسَنُ، أَایْمَنُ اللهِ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) ہمزہ وصلیہ نہ ہو، جیسے ءَ اَنْذَرْتَهُمْ ۲) مفتوحہ نہ ہو ءَ اِكْتَسَبَ ۳) اس پر ہمزہ استفہامیہ داخل نہ ہو، جیسے جَآءَ الْعَالِمُ۔

﴿ابواب مہموز﴾

مہموز الفاء

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعَلَ يَفْعُلُ چوں اَلْاَمْرُ (حکم کرنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعِلَ يَفْعَلُ چوں اَلْإِذْنُ (اجازت دینا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْاَدْبُ وَالْاَدِيْبُ وَالْإِدَابُ وَالْإِدَابَةُ (ادب کرنا)۔

مہموز العین

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعَلَ يَفْعَلُ چوں السَّئْلُ وَالسُّؤَالُ (چاہنا) وَالْمَسْئَلُ وَالْمَسْئَلَةُ (پوچھنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں الزَّئْرُ وَالزَّئْرَةُ (شیر کا دھاڑنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز العین از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَللَّئْمُ (کم ہونا) وَالْمَلْئَمُ وَالْمَلْئَمَةُ (ملامت کرنا)۔

مہموز اللّام

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللّام از باب فَعَلَ يَفْعَلُ چوں اَلْقَرْءُ وَالْقِرَاءَةُ وَالْقُرْاٰنُ (پڑھنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللّام از باب فَعَلَ يَفْعِلُ چوں اَلْهَنْئُ وَالْهَنَآءُ وَالْهَنَاءَةُ (خوشگوار ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز اللّام از باب فَعُلَ يَفْعُلُ چوں اَلْجُرْئَةُ (بہادر ہونا)۔

مضاعف کے قوانین

﴿متجانسین والا قانون﴾

قانون نمبرا۔

حکم: یہ قانون اکثر وجوبی ہے۔

یہ قانون تین شقوں پر مشتمل ہے۔

شق اول۔ دو حرف متجانسین ثلاثی مجرّد یا رباعی مطلق کے شروع میں واقع ہوں تو ان میں ادغام کرنا منع ہے، جیسے دَدَنٌ، تَتَرْجعُ، تَتَدَحْرَجُ ۔

اگر دو حرف متجانسین ثلاثی مزید کے اوّل میں واقع ہوں تو ان میں ادغام کرنا جائز ہے، مگر مضارع میں اس شرط کے ساتھ کہ ادغام کے بعد ہمزہ وصلیہ کی ضرورت نہ پڑے، جیسے تَتَارَکَ، فَتَتَارَکَ اور سَتَتَنَزَّلُ میں اِتَّارَکَ ، فَتَّارَکَ اور سَتَّنَزَّلُ پڑھنا جائز ہے، لیکن تَتَنَزَّلُ میں اِتَّنَزَّلُ پڑھنا منع ہے۔

شق ثانی۔ اگر دو حرف متجانسین اول کلمہ میں واقع نہ ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن ہو اور دوسرا متحرک ہو تو ادغام کرنا واجب ہے، جیسے اَلْمَدَّةُ جو اصل میں اَلْمَدْدَةُ تھا، بشرطیکہ:

۱۔ وہ متجانسین کلمہ غیر موضوع علی التضعیف کے دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قِرْئِیٌ جو اصل میں قِرْءْءٌ تھا۔

۲۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ہاء وقف نہ ہو، جیسے اُغْزُہْ ھِلَالًا۔

۳۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ایسا مدّہ نہ ہو جو جوازی قانون کے ذریعے حرف مدّہ بنا ہو، جیسے رِیْیَا، یُوْوِیْ جو کہ اصل میں رِئْیَا، یُئْوِی تھے اگر ابدال وجوبی قانون سے ہوا ہو تو قانون لگے گا، جیسے مَرَامِیُّ۔

۴۔ متجانسین میں سے پہلا حرف ایسا مدّہ نہ ہو جو کلمہ کے آخر میں ہو، جیسے فِیْ یَوْمٍ۔

۵۔ ادغام کے بعد ایک وزن قیاسی کا دوسرے وزن قیاسی کے ساتھ التباس نہ آئے، جیسے قُوْوِلَ، تُقُوْوِلَ میں ادغام کرنے سے ان کا قُوِّلَ، تُقُوِّلَ کے ساتھ التباس آتا ہے۔

شق ثالث۔ اگر دو حرف متجانسین کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور دونوں متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے، جیسے یَحْمَرُّ جو اصل میں یَحْمَرِرُ تھا، مگر نو شرائط کے ساتھ:

۱۔ متجانسین میں سے دوسرے حرف کی حرکت عارضی نہ ہو، جیسے اُرْدُدِالْقَوْمَ جو اصل میں اُرْدُدْ اَلْقَوْمَ تھا۔

۲۔ متجانسین میں سے پہلا حرف تاء افتعال نہ ہو، جیسے اِقْتَتَلَ ۔

۳۔ متجانسین باب افعلال کی دو واؤ نہ ہوں، جیسے اِحْوَوٰی ۔

۴۔متجانسین دو کلموں میں نہ ہوں، جیسے مَكَّنَنِيْ،مَنَا سِكَكُمْ۔

چنانچہ دو کلموں میں ادغام واجب تو نہیں ہوسکتا، البتہ جائز ہے لیکن دو شرطوں کے ساتھ: 1) متجانسین دو ہمزے نہ ہوں، جیسے قَرَأَ آيَةً۔ 2) ان کے ماقبل متحرک یا حرف لین ہو، چنانچہ ثَوْبُ بَكْرٍ اور مَنَاسِكَكُمْ میں ثَوْبُبَّكْرٍ اور مَنَاسِكُّمْ جائز ہے لیکن ضَرْبُ بَكْرٍ میں ادغام کے ساتھ ضَرْبُبَّكْرٍ منع ہے۔

۵۔متجانسین دو یاء نہ ہو، جیسے حَيِيَ ، رُمَيِّيَانِ ۔البتہ جواز کے لیے شرط یہ ہے کہ ثانی متجانسین کی حرکت کسی عامل ناصب، الف ونون مزیدتین یا تاءِ تانیث کے سبب سے نہ ہو، جیسے لَنْ يُحْيِيَ ، رُمَيِّيَانِ ، مُحْيِيَةٌ چنانچہ حَيِيَ میں حَيَّ پڑھنا جائز ہے۔

۶۔متجانسین میں سے پہلا حرف مدغم فیہ نہ ہو، جیسے حَبَّبَ ۔

۷۔ان میں سے ایک الحاق کے لیے زائدہ نہ کیا گیا ہو، جیسے جَلْبَبَ ، شَمْلَلَ جو دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہیں۔

۸۔ان میں سے کوئی تعلیل کا تقاضہ نہ کرتا ہو(کیونکہ اعلال مقدم ہے ادغام پر) جیسے قَوِيَ جو اصل میں قَوِوَ تھا۔

۹۔جس کلمہ میں متجانسین واقع ہوں وہ ان پانچ اوزان میں سے کسی وزن پر نہ ہو: فَعَلٌ، فِعِلٌ، فُعُلٌ، فِعَلٌ، فُعَلٌ، جیسے سَبَبٌ، رِدِدٌ، سُرُرٌ، عِلَلٌ، دُرَرٌ۔

پھر متحرک کے ادغام کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اس کا ماقبل متحرک یا حرف علت ساکن زائد ہو تو اس کی حرکت کو حذف کرنا واجب ہے، جیسے اِحْمَرَّ، مَادٌّ، مُوَيْدٌّ جو اصل میں اِحْمَرَرَ، مَادِدٌ، مُوَيْدِدٌ تھے اور حرکت کو ماقبل نقل کرنا قلیل ہے، جیسے رُدَّ میں رِدَّ پڑھنا قلیل ہے۔

اگر ماقبل متحرک نہ ہو ساکن ہو، یا ماقبل حرف علت ساکن اصلی ہو تو حرکت کو نقل کیا جائے گا، جیسے ،اِقْشَعَرَّ، مِوَدٌّ جو اصل میں اِقْشَعْرَرَ، مِوْدَدٌ تھے اور حرکت کو حذف کرنا قلیل ہے، جیسے اِقْتَتَلَ میں قِتَّلَ۔

فائدہ: ہاءِ وقف وہ ہوتی ہے جو کلمہ کے آخر میں اس وقت لائی جاتی ہے جب کلمہ میں کوئی حرف حذف ہوا ہو: اگر باقی ایک حرف بچا ہو تو ھاءِ وقف لانا واجب ہے، جیسے قِهْ جو تَقِيْ سے بنایا گیا ہے اور اگر باقی بچنے والے حروف ایک سے زائد ہوں تو ھاءِ وقف لانا جائز ہے، جیسے اُغْزُهْ جو تَغْزُوْ سے بنا ہے۔

احترازی مثالیں: شق ثانی کی احترازی مثالیں: ۱) دو ہمزے بھی نہ ہوں اور کلمہ بھی موضوع علی التضعیف نہ ہو، جیسے مُدٌّ جو اصل میں مُدُدٌ تھا۔ ۲) دو ہمزے ہوں اور کلمہ موضوع علی التضعیف ہو، جیسے سَئَّلَ ، تَسَئَّلَ ۔ ۳) ھاءِ وقف کی نہ ہو، جیسے اِشْبَهْ هٰذَا ۔ ۴) مدہ نہ ہو، جیسے عَصَوْ وَّكَانُوْا ۔ ۵) مبدلہ نہ ہو، جیسے مَدْعُوٌّ ۔ ۶) آخر کلمہ میں نہ ہو، جیسے مَرْجُوٌّ ۔

شق ثالث کی احترازی مثالیں: ۱) حرکت اصلی ہو، جیسے مَدَّ ۔ ۲) اول متجانسین تاءِ افتعل نہ ہو، جیسے وَتَّ ۔ ۳) باب انفعال میں دو واؤ کے علاوہ کوئی دو حروف ہوں، جیسے اِحْمَرَّ ۔

قانون نمبر۲۔ ﴿مَدَدْنَ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون جوازی ہے۔

اگر دو حروف متجانسین ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلا متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو اس کی تین صورتیں ہیں:

۱) اگر اس کا سکون حروف جوازم کی وجہ سے ہو یا امر حاضر معلوم حقیقی کی وجہ سے ہو ادغام اور اظہار دونوں بالاتفاق جائز ہیں، جیسے لَمْ یَفْرِرْ میں لَمْ یَفِرَّ، لَمْ یَفِرِّ، لَمْ یَفِرُّ اور اِفْرِرْ میں فِرَّ، فِرِّ، اِفْرِرْ پڑھنا جائز ہیں۔

۲) اگر اس کا سکون فعل امر حاضر معلوم حکمی (فعل تعجب) کی وجہ سے ہو تو صرف امام کسائی کے نزدیک ادغام جائز ہے باقی صرفیوں کے نزدیک منع ہے، جیسے اَمْدِدْ بِہٖ میں امام کسائی کے نزدیک اَمِدَّ بِہٖ ، اَمِدِّ بِہٖ ۔ پھر ان دونوں صورتوں میں ادغام کے دوسرے متجانسین کو عموماً فتحہ اور کسرہ کی حرکت دیتے ہیں کما مرّ اور کبھی کبھی ضمہ کی حرکت بھی دیتے ہیں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ عین کلمہ مضموم ہو، اتباعاً للعین، جیسے لَمْ یَمْدُدْ میں لَمْ یَمُدَّ ، لَمْ یَمُدِّ ، لَمْ یَمُدُّ ، لَمْ یَمْدُدْ ۔

۳) اگر سکون ضمیر مرفوع متصل کی وجہ سے ہو تو ادغام منع ہے البتہ ایک لغت ضعیفہ کے مطابق جائز ہے، اس طور پہ کہ ادغام کر کے ثانی متجانسین کو فتحہ کی حرکت دیں فقط یا اس کے بعد الف کا بھی اضافہ کریں، جیسے مَدَدْنَ ، میں مَدَّنَ اور مَدَّانَ۔

قانون نمبر۳۔ ﴿فِعَّالٌ والا قانون﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

مصدر کے علاوہ ہر اسم جو فِعَّالٌ کے وزن پر ہو تو اس کے پہلے حرف تضعیف کو یاء سے بدلنا واجب ہے، جیسے دِیْنَارٌ ، شِیْرَازٌ جو اصل میں دِنَّارٌ اور شِرَّازٌ تھے۔

احترازی مثالیں: ۱) فِعَّالٌ کے وزن پہ نہ ہو، جیسے کُبَّارٌ۔ ۲) مصدر کے علاوہ نہ ہو بلکہ مصدر ہو، جیسے کِذَّابٌ۔

قانون نمبر۴۔ ﴿قانون زائدہ﴾

حکم: یہ قانون وجوبی ہے۔

ہر حرف جو موزون میں زائد ہو تو وزن کرتے وقت اسی حرف زائد کو وزن میں ذکر کرنا واجب ہے، جیسے یَضْرِبُ بروزن یَفْعِلُ اور شَرِیْفٌ بروزن فَعِیْلٌ ۔ لیکن دو صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں:

۱) حرف زائد حرف اصلی کی جنس سے ہو اور کثیر الاستعمال کلمہ میں ہو تو اس کی تعبیر حرف اصلی سے ہوگی، جیسے اِحْدَوْدَبَ بروزن اِفْعَوْعَلَ، اِحْمَرَرْنَ بروزن اِفْعَلَلْنَ ، مَرْمَرِیْسٌ بروزن فَعْلَلِیْلٌ ۔ اگر یہ دونوں شرطیں نہ پائی جائیں تو اس کی تعبیر بلفظہٖ ہوگی،

حرف اصلی کی جنس سے نہ ہو، جیسے: مَضْرُوْبٌ بروزن مَفْعُوْلٌ ،کلمہ کثیر الاستعمال میں نہ ہو، جیسے سَخْنُوْنٌ بروزن فَعْلُوْلٌ ۔اگر مذکورہ دونوں باتوں کا احتمال ہو تو دو وجہیں درست ہیں، جیسے خِلْطِیْطٌ بروزن اِفْعِلِیْطٌ یا فِعْلِیْلٌ ۔

۲) حرف زائدہ تاء افتعال ،تفعل یا تفاعل سے بدل ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں:

1) اگر وہ حرف اصلی میں مدغم ہو تو اس کی تعبیر حرف اصلی سے ہوگی، جیسے کَثَّرَ ،اِدَّبَّرَ ،اِذَّاکَرَ بروزن فَعَّلَ ،اِفَّعَّلَ ،اِفَّاعَلَ ،یہ اصل میں اِکْتَثَرَ ، تَدَبَّرَ اور تَذَاکَرَ تھے۔

2) اگر وہ مدغم نہ ہو تو جمہور کے نزدیک اس کی تعبیر تاء سے کرنا واجب ہے اور بعض صرفیوں کے نزدیک حرف مبدل سے کرنا واجب ہے، جیسے اِصْطَبَرَ کا وزن جمہور کے نزدیک اِفْتَعَلَ اور بعض کے نزدیک اِفْطَعَلَ ہے۔

فائدہ۔ زائدہ کے حرف اصلی کی جنس سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے لانے سے حرف اصلی کا تکرار مقصود ہو۔

ابواب مضاعف

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْمَدُّ وَالْمَدَّۃُ (کھینچنا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْفَرُّ وَالْفِرَارُ (بھاگنا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مضاعف ثلاثی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْعَضُّ (کاٹنا، ڈنگ مارنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مضاعف ثلاثی از باب چوں فَعَلَ یَفْعُلَ چوں اَلْحُبُّ وَالْمَحَبَّۃُ (دوستی کرنا)۔

ابواب مرکبات

باب اوّل: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز الفاء واجوف واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَوْبُ وَالْاِیَابُ (واپس ہونا)۔

باب دوم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز الفاء واجوف یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْاَیْدُ (طاقتور ہونا)۔

باب سوم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز الفاء وناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَلْوُ (کوتاہی کرنا)۔

باب چہارم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز الفاء وناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْاَتْیُ وَالْاِتْیَانُ (آنا اور لانا)۔

باب پنجم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز العین ومثال واوی از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَئْدُ (زندہ دفن کرنا)۔

باب ششم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز العین ومثال یائی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْیَاْسُ (ناامید ہونا)۔

باب ہفتم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز العین وناقص واوی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلدَّئْوُ (فریب دینا)۔

باب ہشتم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد مہموز العین وناقص یائی از باب فَعَلَ یَفْعَلُ چوں اَلرَّئْیُ وَالرُّؤْیَۃُ (دیکھنا)۔

باب نہم: صرف صغیر ثلاثی مجرّد ولفیف مفروق ومہموز العین از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْوَئْیُ (وعدہ کرنا)۔

باب دہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ولفیف مقرون از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْاَئُّ (پناہ لینا)۔

باب یازدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف واوی ومہموز اللام از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلسُّوْءُ (بدکار ہونا، برا ہونا)۔

باب دوازدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مہموز الفاء ومضاعف ثلاثی از باب فَعَلَ یَفْعُلُ چوں اَلْاَمُّ وَالْاِمَامُ وَالْاِمَامَۃُ (رہنما ہونا)۔

باب سیزدہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد اجوف یائی ومہموز اللام از باب فَعَلَ یَفْعِلُ چوں اَلْمَجِیْئُ وَ الْمَجِیْئَۃُ (آنا)۔

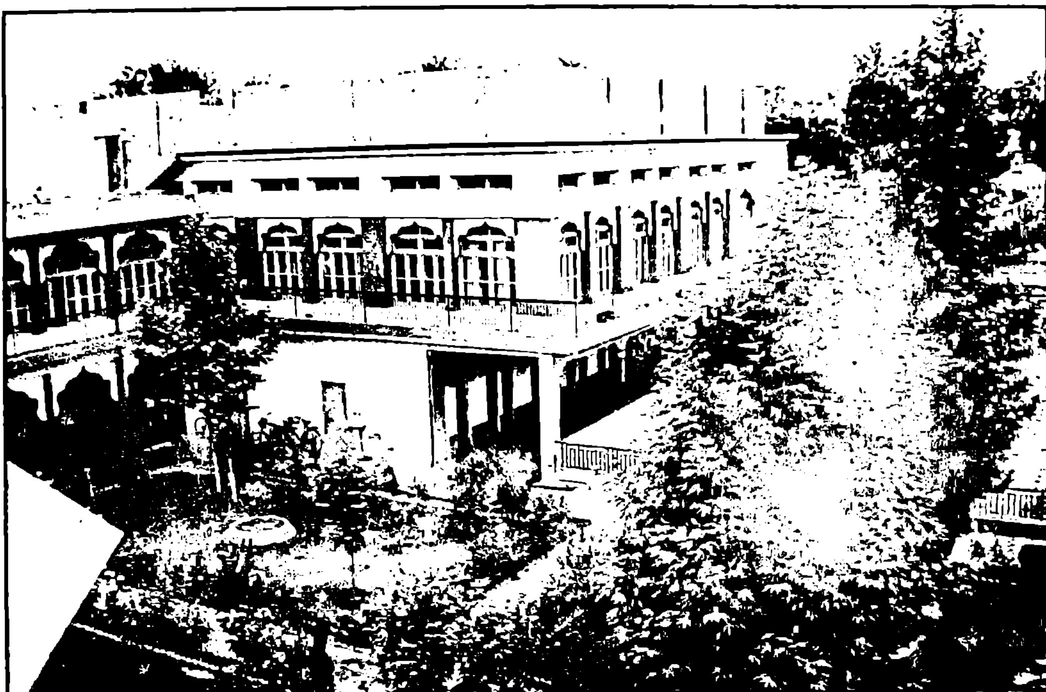
باب چہاردہم: صرف صغیر ثلاثی مجرد مثال واوی ومضاعف ثلاثی از باب فَعِلَ یَفْعَلُ چوں اَلْوَدُّ وَ الْوِدَادُ وَ الْمَوَدَّۃُ (دوستی کرنا)۔

صفت مشبہ کے اوزان

صَعْبٌ ، صِفْرٌ ، صُلْبٌ ، حَسَنٌ ، خَشِنٌ ، نَدُسٌ ، رِئَمٌ ، بِلِزٌّ ، حُطَمٌ ، جُنُبٌ ، اَحْمَرُ ، کَبِرٌ ، کَبِیْرٌ ، غَفُوْرٌ ، جَیِّدٌ ، جَبَانٌ ، هِجَانٌ ، شُجَاعٌ ، عَطْشَانُ ، عَطْشٰی ، حُبْلٰی ، حَمْرَآءُ ، عُشَرَآءُ .

صیغہ مبالغہ کے اوزان

ضَرَّابٌ ، طُوَّالٌ ، حَذِرٌ ، عَلِیْمٌ ۔





جامعہ دارالعلوم تعلیم الاسلام کاملپور موسٰی اٹک